عمران سیریز
ریڈ کرافٹ
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ریڈ کرافٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک ناکارہ اور ناقابل عمل سائنسی فارمولے کے حصول کیلئے جدوجہد کرتے دکھائی دیتے ہیں حالانکہ بظاہر یہ بات واقعی عجیب لگتی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسے ناکارہ فارمولے کے حصول کیلئے جدوجہد کرے۔ لیکن اس ناول میں ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کا ایک المیہ بھی سامنے لایا گیا ہے کہ ایسے ممالک کے سائنسدان اور ماہرین ملک و قوم کے مفاد کو سامنے رکھنے کی بجائے صرف اپنی نوکریوں کے تحفظ، اپنی تنخواہوں اور الاؤنسز کے حصول کو ہی ترجیح دیتے ہیں اور بجائے کسی فارمولے پر محنت کرنے کے وہ اُسے ناکارہ اور ناقابلِ عمل قرار دے کر سٹور میں پھینکوا دیتے ہیں اور پھر کسی نئے فارمولے پر کام شروع کر دیتے ہیں جس کا انجام بھی آخر کار یہی ہوتا ہے۔ لیکن یہی ناکارہ اور ناقابل عمل فارمولا جب ان لوگوں کے ہاتھ آتا ہے جو محنت کرنا جانتے ہیں تو پھر اس ناکارہ اور ناقابل عمل فارمولے سے ایسی ایسی حیرت انگیز ایجادات سامنے آجاتی ہیں جو پوری دنیا میں انقلاب برپا کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد انداز کی کہانی آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پوری اُترے گی۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

موضع بخاریاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ سے محمد شہباز کھوکھر صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند آتے ہیں۔ آپ کے ناول پلاٹ، کردار اور واقعات ہر لحاظ سے بے مثال ہوتے ہیں لیکن ایک بات وضاحت طلب ہے کہ آخر ہر مشن میں عمران ہی کیوں کامیاب ہوتا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں تنظیمیں اور مجرم بھی کافی طاقت ور ہوتے ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ ضرور وضاحت فرمائیں گے۔

محترم محمد شہباز کھوکھر صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی وضاحت طلب بات کا تعلق ہے۔ ہر مشن میں عمران کی ہی کامیابی واقعی دعوتِ فکر دیتی ہے لیکن اگر آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کے کام کرنے کے انداز۔ ان کی مسلسل جدوجہد، ان کے مقاصد کی اخلاقی سطح، جذبے اور خلوص اور ان کے مقابل تنظیموں یا مجرموں کے کام کرنے کے انداز۔ ان کی کارکردگی۔ ان کے مقاصد اور ان مقاصد کی اخلاقی سطح جیسے عوامل کا بغور اور ٹھنڈے دماغ سے تجزیہ کریں تو آپ کو خود ہی اس سوال کا جواب مل جائے گا کہ ہر مشن میں عمران ہی کیوں کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ ویسے ایک بات اور بھی نوٹ کر لیں کہ کامیابی خود بخود نہیں ملا کرتی کامیابی کو باقاعدہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اُمید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چونیاں ضلع قصور سے سرفراز نواز علی مسعود اپنے بارہ صفحات پر مشتمل خط میں لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول نوجوان نسل کے پختہ کردار کی تربیت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ آج کے دور میں جب ہر طرف فحاشی اور سیکس پھیلا ہوا ہے آپ کا یہ قلمی جہاد واقعی اندھیروں میں ایک روشن مینار جیسی اہمیت رکھتا ہے۔ میرے خیال میں تو لاکھوں قارئین آپ کے ناول خاص طور پر اسی وجہ سے پسند کرتے ہیں کہ آپ کے ناول ہر قسم کی فحاشی، ذومعنی جملوں اور سیکس وغیرہ سے پاک ہوتے ہیں البتہ چند شکایات بھی ضرور ہیں۔ پہلی تو یہ کہ آپ نے طویل عرصے سے اپنے ناولوں میں ایک ہی سیٹ اپ رکھا ہوا ہے۔ وہی دانش منزل۔ وہی ایکسٹو۔ وہی ٹیم۔ وہی کردار، کبھی کبھی نئے کردار سامنے آتے ہیں تو ایک خوشگوار تبدیلی کا احساس ہوتا ہے لیکن آپ نئے کرداروں کو جلد ہی انڈر گراؤنڈ کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے ناولوں میں ایکشن اور سائنسی ایجادات کا بہت زیادہ سہارا لیا جاتا ہے۔ اسی طرح میک اپ کا استعمال بھی آپ بہت زیادہ دکھاتے ہیں۔ اُمید ہے آپ میری ان گزارشات پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم سرفراز نواز علی مسعود صاحب! اس قدر بھرپور خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے میری رہنمائی کے لئے اس قدر محنت سے خط لکھا ہے۔ جہاں تک آپ کی شکایات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیٹ اپ جب کامیابی سے چل رہا ہے تو پھر صرف ذائقہ کی تبدیلی کیلئے حکومتی سطح پر اتنا بڑا سیٹ اپ تبدیل کرنا یقیناً ملکی مفاد کے خلاف ہوگا۔ نئے کردار بھی سامنے آتے رہتے ہیں جہاں تک ان کے انڈر گراؤنڈ جانے کی بات ہے تو ایسا اس لئے

ہوتاہے کہ اس خلا کو پُر کرنے کیلئے یقیناً نئے کردار سامنے آئیں گے ورنہ اگر وہی کردار ہی ہر ناول میں آتے رہیں تو پھر نئے کرداروں کی گنجائش ہی ختم ہوجاتی ہے۔ ایکشن اور سسپنس کی کمی بیشی کے سلسلے میں پہلے بھی میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ یہ دونوں عناصر مشن کی ساخت کے مطابق کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔ جہاں تک سائنسی ایجادات کا تعلق ہے تو اس بے پناہ تیز سائنسی ترقی کے دور میں اب عمران اور اس کے ساتھی پتھر کے دور کے لوگ تو نہیں بن سکتے جبکہ مقابل میں مجرم اور مجرم تنظیمیں جدید ترین سائنسی ایجادات کا بے دریغ استعمال کر رہی ہوں۔ اس جدید سائنسی دور میں سائنس سے ہٹ کر تو زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ میک اَپ کا استعمال بھی ضرورت کے مطابق ہی کیا جاتا ہے ورنہ آپ نے کبھی یہ نہیں دیکھا ہوگا کہ عمران اور اس کے ساتھی صرف تفریح طبع کیلئے میک اَپ کرتے رہیں۔ جہاں مشن کی تکمیل کے لئے میک اَپ کی ضرورت ہوتی ہے وہیں میک اَپ کا استعمال سامنے آتا ہے۔ امید ہے اس وضاحت کے بعد آپ کی شکایات کا ازالہ ہو جائے گا اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام
آپ کا مخلص
مظہر کلیم ایم۔اے۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود ایک سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب"...... دوسرے لمحے سلیمان نے سٹنگ روم کے دروازے سے جواب دیا۔ وہ واقعی کسی جن کی طرح فوری طور پر نمودار ہو گیا تھا۔

"فون سنو اور جو پوچھے اسے کہہ دو کہ صاحب آج فون سننے کے موڈ میں نہیں ہیں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جب کہ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران چونکہ انتہائی پیچیدہ سائنسی تحقیقاتی مضمون پڑھنے میں مصروف تھا اس لئے وہ اپنی توجہ نہ ہٹانا چاہتا تھا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے اس کے موڈ کو سمجھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھالیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... سلیمان نے فون اٹھاتے ہی کہا۔

"عمران سے بات کراؤ"...... دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی غصیلی آواز سنائی دی تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔

"سس۔ سلام بڑی بیگم صاحبہ۔ وہ۔ صاحب آج"...... سلیمان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہنا شروع ہی کیا تھا کہ عمران نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔ کتاب اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی۔ کیونکہ سلیمان کی بوکھلاہٹ اور بڑی بیگم صاحبہ کے الفاظ سنتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ کس کا فون ہے اور اسے یقین تھا کہ اگر سلیمان نے یہ کہہ دیا کہ عمران کا فون سننے کا موڈ نہیں ہے تو پھر جو قیامت برپا ہو گی اور زلزلہ آئے گا اسے شاید عمران بھی نہ سنبھال سکتا۔ اس لئے اس نے سلیمان کا فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا تھا۔

"اماں بی السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے رسیور چھینتے ہی بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام جیتے رہو۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ ایک بوڑھا آدمی تمہارا پوچھتا ہوا کوٹھی آگیا تھا۔ غریب سا آدمی ہے میں نے اس سے پوچھا بھی کہ وہ تم سے کیوں ملنا چاہتا ہے تو اس نے صرف اتنا ہی بتایا ہے کہ وہ ایک نیک کام کے سلسلے میں تم سے ملنا چاہتا ہے۔

مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی کہ اب نیک کام کے لئے لوگ تم سے ملتے ہیں۔ میں نے اسے ڈرائیور کے ساتھ تمہارے فلیٹ پر بھجوا دیا ہے اور فون اس لئے کیا ہے کہ خبردار اگر تم نے کسی نیک کام کے سلسلے میں انکار کیا"...... اماں بی کی شفقت بھری آواز آخر میں آکر غصیلی ہو گئی تھی۔

"نیک کام کیا ہوتا ہے اماں بی"...... عمران نے حیران ہو کر بے ساختہ لہجے میں پوچھا۔

"کیا مطلب کیا تم نیک کاموں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ کیوں"...... اماں بی کے لہجے میں یکلخت جلال سا آگیا تھا۔

"اوہ۔ اچھا اچھا میں سمجھ گیا اماں بی۔ آپ فکر نہ کریں ایک تو کیا میں ایک ہزار نیک کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آخر آپ جیسی دیندار خاتون کا بیٹا ہوں"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا کیونکہ وہ اماں بی کے موڈ سے واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اماں بی دین کے معاملے میں کس قدر حساس واقع ہوئی ہیں۔

"اسی لئے تو میں نے اسے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اچھا خدا حافظ"...... اماں بی نے خوش ہو کر جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ نیک کام کیا ہوتا ہے سلیمان تم ہی کچھ بتا دو"...... عمران نے رسیور رکھ کر سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا جو کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ بوڑھا کسی مسجد کے لئے چندہ مانگنا چاہتا ہوگا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر یہ بات ہوتی تو اماں بی اسے مجھ سے زیادہ دے دیتیں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ان معاملات میں وہ کتنی فیاض ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی دینی جلسہ وغیرہ کرانا چاہتا ہو اور کسی نے اسے بتا دیا ہو کہ ایسے دینی جلسے کی صدارت کے لئے اس پورے دارالحکومت میں آپ سے بڑھ کر کوئی دینی شخصیت نہیں ہو سکتی"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"اس بات میں کوئی شک تو نہیں ہے بشرطیکہ صدارت کے بعد عطیہ وغیرہ نہ دینا پڑتا ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"وہ بزرگوار پہنچ گئے ہیں شاید"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور سٹنگ روم کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"لوگ بھی نہ جانے کہاں کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اچھا خاصا سائنسی مضمون پڑھ رہا تھا"...... عمران نے کتاب اٹھا کر اسے بند کرتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا اسی لمحے اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"جی ہاں عمران صاحب کا فلیٹ ہے۔ آیئے تشریف لایئے"۔ سلیمان کی بڑی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ سلیمان اس قدر مؤدبانہ انداز میں کیوں بول رہا ہے کیونکہ آنے والے کو بڑی بیگم صاحبہ نے بھجوایا ہے۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان ایک بزرگ آدمی کے ساتھ چلتا ہوا سٹنگ روم میں آگیا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بزرگ خاصی عمر کے تھے۔ ان کی سفید داڑھی تھی۔ جسم خاصا کمزور تھا۔ جسم پر سادہ سا لباس تھا اور سوتی کپڑے کی قمیض انہوں نے پہن رکھی تھی سر پر ٹوپی تھی البتہ چہرے پر بے حد افسردگی سی طاری تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کافی دیر تک روتے رہے ہوں۔

"السلام علیکم"...... بزرگ نے اندر داخل ہوتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"وعلیکم السلام جناب آیئے تشریف رکھئے"...... عمران نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر انہیں بڑے ادب سے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"سلیمان چائے لے آؤ"... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی اچھا"...... سلیمان نے جواب دیا اور خاموشی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔

"میں آپ کے پاس ایک خاص کام سے آیا ہوں"...... بزرگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے آپ اپنا تعارف کرا دیجئے تاکہ بات چیت میں آسانی رہے" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام باسط علی ہے اور میں محکمہ دفاع سے بطور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ریٹائر ہوا ہوں ۔میری کوئی اولاد نہیں ہے ۔ایک بیٹے کو گود لے کر پالا تھا وہ اب پاکیشیا سے باہر ایک مغربی ملک میں نوکری کر رہا ہے ۔اس نے شادی بھی وہیں کر لی ہے اور وہ وہاں خوش ہے ۔میری بیگم چند سال پہلے وفات پا گئی ہیں ۔اس لئے اب میں یہاں اکیلا ہوں جاشی بازار کے عقب میں جاشی محلے کے ایک چھوٹے سے مکان میں میری رہائش ہے" ...... بزرگ باسط علی نے پوری تفصیل سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جی اب فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

"میں ایک ملک دشمن کا خاتمہ کرانا چاہتا ہوں" ...... بزرگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ملک دشمن کا خاتمہ کیا مطلب" ...... عمران باسط علی کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ باسط علی اس قسم کی بات کریں گے۔

"میں اپنی بات دوبارہ عرض کر دیتا ہوں میں ایک ملک دشمن کا خاتمہ کرانا چاہتا ہوں" ...... بزرگ نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لیکن آپ نے میری والدہ سے تو یہ کہا تھا کہ آپ کسی نیک کام کے سلسلے میں مجھ سے ملنا چاہتے ہیں" ...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔اس کے لہجے میں ناگواری موجود تھی۔

"جی ہاں میں نے درست کہا تھا۔ کسی ملک دشمن کا خاتمہ نیکی کا ہی کام ہے" ...... باسط علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ ملک دشمن یقیناً انسان ہوگا اور میرے پاس کون سا اختیار ہے کہ میں کسی انسان کو قتل کر دوں" ...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ آپ ملک دشمنوں کا فوری خاتمہ کر دیا کرتے ہیں" ...... باسط علی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"آپ کو کس نے بتایا ہے کہ میں یہ کام کرتا ہوں" ...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ سلیمان نے خاموشی سے چائے کے دو کپ میز پر رکھنے کے ساتھ ساتھ ٹرالی سے سنیکس بھی نکال کر میز پر رکھ دیئے۔

"آپ کی اس مہمان نوازی کا بے حد شکریہ لیکن میں صرف چائے لوں گا" ...... باسط علی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چائے کی پیالی اٹھا لی اور اسے منہ سے لگا لیا۔ سلیمان خالی ٹرالی ایک طرف دھکیل کر خاموشی سے واپس چلا گیا۔ باسط علی نے مسلسل چائے پینا شروع کر دی ۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہاں آیا ہی صرف چائے پینے کے لئے ہو۔عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔

"آپ نے مجھ سے پوچھا ہے کہ مجھے آپ کا نام کس نے بتایا ہے۔ یہی بات پوچھی تھی ناں آپ نے"...... باسط علی نے چائے کی خالی پیالی میز پر رکھتے ہوئے ایک بار پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"محکمہ دفاع کا ہی ایک ریٹائرڈ ملازم ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ایسے کام کرنے کے آپ ماہر ہیں لیکن وہ آپ کی رہائش کے بارے میں نہ جانتا تھا البتہ اس نے آپ کے والد کی رہائش گاہ کے بارے میں مجھے بتا دیا تھا۔ وہاں آپ کی والدہ سے ملاقات ہو گئی اور انہوں نے مجھے یہاں بھجوا دیا"...... باسط علی نے جواب دیا۔

"آپ نے میری والدہ کو اس کام کی تفصیل بتائی تھی"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہ انہوں نے پوچھا اور نہ میں نے بتائی۔ میں نے ان سے آپ کا پتہ پوچھا انہوں نے کہا کہ مجھے آپ سے کیا کام ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ ایک نیکی کا کام ہے اور ایک نیک شخصیت کے حوالے سے میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا مجھے کسی رقم وغیرہ کی ضرورت تو نہیں اگر ایسا ہے تو وہ خود اس کا انتظام کرا سکتی ہیں لیکن میں نے انہیں کہا کہ نہیں مجھے کسی رقم کی ضرورت نہیں ہے۔ جس پر انہوں نے مجھے یہاں بھجوا دیا"...... باسط علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ آدمی کون ہے جسے آپ ملک دشمن کہہ رہے ہیں اور اس کا کیا ثبوت ہے"...... عمران نے اس بار ایک طویل سانس لیتے ہوئے

"اس آدمی کا نام ماٹھو ہے اس کا تعلق ملک سوانکا سے ہے لیکن وہ یہاں کافی عرصے سے رہ رہا ہے"...... باسط علی نے جواب دیا۔

"آپ نے میری اس بات کا جواب نہیں دیا کہ آپ اس ماٹھو کو ملک دشمن کیسے کہہ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیونکہ یہ شخص ایک مجرم تنظیم کا آلہ کار ہے اور یہاں یہ مجرم تنظیم پاکیشیا کے انتہائی اہم دفاعی راز چوری کر رہی ہے اور اس کا اصل کردار یہی ماٹھو ہے۔ اگر ماٹھو کو ہلاک کر دیا جائے تو پاکیشیا کے بہت سے اہم دفاعی راز بچ جائیں گے"...... باسط علی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کو کیسے ان ساری باتوں کا علم ہوا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا اس محکمہ کے آدمیوں سے رابطہ رہتا ہے اس لئے مجھے کسی نہ کسی طرح اطلاع مل جاتی ہے۔ لیکن میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے"...... باسط علی نے جواب دیا۔

"اس کا پورا پتہ بتا دیں۔ میں پہلے چیک کروں گا اس کے بعد سوچوں گا کہ آپ کا کام کیا جائے یا نہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جاشن مارکیٹ میں اس کا ہوٹل ہے۔ سوانکا ہوٹل۔ اس کا وہ مالک ہے"...... باسط علی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں دیکھوں گا کہ اس سلسلے میں کیا کر سکتا

ہوں"...... عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ اب مجھے یقین ہے کہ یہ کام ہو جائے گا۔ اچھا خدا حافظ"...... باسط علی نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے اس نے عمران کو سلام کیا اور اسی طرح تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ اس کے قدموں کی آواز راہداری میں گونجتی رہی۔ پہلے دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے عقبی الماری کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور دوبارہ کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اس نے اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے کال دینا شروع کر دی۔

"یس ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"پلیئرز کلب میں باس اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"جاشن مارکیٹ میں ایک ہوٹل ہے سوانکا ہوٹل۔ اس کے مالک کا نام ماٹھو ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ ماٹھو کسی مجرم تنظیم کا آلہ کار ہے اور پاکیشیا کے اہم دفاعی رازچوری کرنے میں ملوث ہے۔ تم اس بارے میں معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دو اوور"۔ عمران نے کہا

"یس باس اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا اور اس نے چائے کے برتن سمیٹنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور پھر میز پر رکھی ہوئی کتاب اٹھا لی۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرسی پر بیٹھا ہوا ایک طیم شحیم غیر ملکی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر قدرے ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا جس کے چہرے پر جوش کے شدید تاثرات نمایاں تھے۔

" باس باس کام ہو گیا۔ کام ہو گیا"...... آنے والے نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

" اطمینان سے بیٹھ جاؤ سوراج اور مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے باس نے سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا تو نوجوان جسے سوراج کے نام سے پکارا گیا تھا کرسی پر بیٹھ گیا۔

" باس ابھی ابھی ماٹھو نے اطلاع دی ہے کہ اس نے تھری ایکس فائل کا سودا کر لیا ہے۔ یہ فائل ہمیں آج ہی مل سکتی ہے"۔ سوراج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ یہ تو واقعی اہم خبر ہے لیکن کس طرح پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... اس بار باس کے لہجے میں بھی جوش کا عنصر موجود تھا جیسے اسے بھی یہ خبر سن کر انتہائی مسرت ہوئی ہو۔

" آپ کو تو معلوم ہے کہ ماٹھو کافی عرصے سے اس فائل پر کام کر رہا تھا لیکن یہ فائل جس آدمی کے قبضے میں تھی وہ کسی قیمت پر اس کی کاپی دینے کے لئے تیار نہ تھا لیکن ماٹھو اپنے کام میں لگا رہا۔ پھر ماٹھو کو معلوم ہوا کہ اس آدمی کا لڑکا جوا کھیلتا ہے اور اس جوئے کے سلسلے میں وہ یہاں کے ایک جرائم پیشہ گروہ کا مقروض ہو چکا ہے اور یہ قرض اس قدر ہے کہ جو کسی صورت ادا نہیں ہو سکتا تھا اور اس جرائم پیشہ گروہ نے اسے قتل کرنے کی دھمکی دی ہے اور وہ لڑکا سخت پریشان ہے۔ چنانچہ ماٹھو نے اس لڑکے سے رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ وہ اس کا قرض ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے باپ سے تھری ایکس فائل کی کاپی لا کر اس کے حوالے کر دے لیکن اس لڑکے نے بتایا کہ اس کا باپ ان معاملات میں بے حد سخت ہے لیکن جب ماٹھو نے اسے بتایا کہ اگر اس نے فائل حاصل نہ کی اور رقم ادا نہ کی تو یہ مجرم گروپ اسے گولی مار دے گا تو اس لڑکے نے کہا کہ وہ کوشش کرے گا اور آج اس لڑکے نے اطلاع دی ہے کہ وہ یہ کام کرنے کے لئے تیار ہے"...... سوراج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کس طرح کہیں وہ ماٹھو کو بے وقوف نہ بنا رہا ہو"...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس اس لڑکے نے بڑی ذہانت سے کام کیا ہے۔اس نے باپ کے کانفیڈنشل باکس سے چابی چوری کی اور پھر اس کی نقل بنوا کر اس نے چابی واپس رکھ دی۔وہ چونکہ دفتر میں آتا جاتا رہتا ہے اس لئے دفتر والے اس سے واقف ہیں۔وہ وہاں گیا تو اس کا باپ کسی میٹنگ کے سلسلے میں مصروف تھا۔اس نے اس کی خصوصی الماری کھولی اور اس میں سے وہ فائل اٹھالی اور پھر الماری بند کر کے وہ فائل سمیت واپس آگیا۔پھر اس نے یہ عقل مندی کی کہ اس فائل کی فوٹو سٹیٹ کرالی۔اس کے بعد اس نے فائل واپس جا کر الماری میں رکھ دی اور اسے بند کر دیا۔اس طرح کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس فائل کی کاپی ہو چکی ہے۔اب وہ کاپی اس لڑکے کے پاس ہے۔اس نے یہ ہوشیاری کی ہے کہ فائل کے پہلے دو صفحے ماٹھو کو دیئے ہیں اور باقی فائل اس نے کسی خفیہ لاکر میں رکھوا دی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ ماٹھو اسے رقم دے تو وہ اس لاکر کی چابی اس کے حوالے کر دے گا اور ماٹھو وہاں سے فائل حاصل کر لے"...... سوراج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنی رقم میں سودا ہوا ہے"...... باس نے پوچھا۔

"پچاس لاکھ روپے میں"...... سوراج نے جواب دیا۔

"ماٹھو نے چیک کر لیا ہے کہ فائل اصل ہے"...... باس نے کہا۔

"یس سر آپ کو تو معلوم ہے کہ وہ ان معاملات میں کس قدر ہوشیار ہے"...... سوراج نے جواب دیا۔

"او کے اسے فوراً ادائیگی کر دو اور فائل لے آؤ میں اس دوران چیف سے بات کرتا ہوں"...... باس نے کہا تو سوراج سر ہلاتا ہوا اٹھا اور جس تیزی رفتاری سے آیا تھا اسی تیز رفتاری سے واپس چلا گیا۔اس کے باہر جاتے ہی باس اٹھا اور اس نے عقبی دیوار میں موجود الماری کھولی اس کے نچلے خانے میں ایک خاصا بڑا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔لیکن یہ فکسڈ فریکونسی کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو شراما کالنگ اوور"...... باس نے لہجہ بدل کر کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس منڈوپ اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجے میں بے پناہ کرختگی تھی۔

"تھری ایکس کی کاپی مل گئی ہے چیف اوور"...... شراما نے کہا۔

"اوہ کس طرح اوور"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا تو شراما نے سوراج کی بتائی ہوئی تفصیل کو مختصر لفظوں میں دوہرا دیا۔

"گڈ شو۔سپیشل وے سے اسے فوراً ڈیری فارم کے پتے پر ارسال کر دو اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف اوور"...... شراما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو تم سب بھی فوری طور پر واپس آجاؤ۔تاکہ اگر کل کو اس بارے میں کسی کو معلومات مل بھی جائیں تو وہ لنک پیدا نہ کر سکیں

اوور"...... منڈوپ نے کہا۔

"ایسا نہیں ہوگا چیف ہم نے پہلے ہی اس کا انتظام کر لیا تھا۔ ہمارے کاغذات بھی جعلی ہیں اور ہم نے نام بھی بدل رکھے ہیں اور حلیے بھی اور مانٹو سے ہمارا تعلق صرف کوڈ کی بنا پر ہے اوور"...... شراما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر بھی احتیاط ضروری ہے اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور شراما نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک میگزین تھا اور سامنے میز پر چائے کی پیالی رکھی ہوئی تھی۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران بھی ان دنوں مسلسل مطالعے میں مصروف تھا۔ چونکہ دنیا بھر کے شائع ہونے والے سائنسی اور دوسرے علوم پر میگزین مسلسل اسے پہنچتے رہتے تھے اس لئے جب بھی اسے فرصت ملتی تھی وہ ان کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتا تھا لیکن اس کا یہ مطالعہ سلیمان کے لئے عذاب بن جاتا تھا کیونکہ وہ عمران کے لئے چائے بنا بنا کر تنگ آجاتا تھا لیکن چونکہ عمران مطالعے کے دوران سنجیدہ رہتا تھا اس لئے سلیمان بیچارے کو احتجاج کرنے کا بھی موقعہ نہ ملتا تھا۔ البتہ وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگتا رہتا تھا کہ سیکرٹ سروس کو کوئی مشن مل جائے تاکہ اس کی جان اس چائے بنانے کے عذاب سے چھوٹ جائے۔

"سلیمان"....... عمران نے اچانک سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب"....... سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ اسے لے جاؤ اور گرم کر کے لے آؤ"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اس کی نظریں مسلسل رسالے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"بہتر صاحب۔ جب آپ کا یہ مضمون ختم ہو جائے تو مجھے آواز دے دیجئے گا"....... سلیمان نے آگے بڑھ کر میز پر پڑی ہوئی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مضمون تو بے حد طویل ہے تم چائے گرم کر کے لے آؤ"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں چولہا لا کر یہاں میز پر رکھ دوں اور اس پر چائے رکھ دوں تاکہ آپ کے مضمون ختم ہونے تک یہ گرم رہے"....... سلیمان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے رسالہ ایک طرف ہٹایا اور اس طرح سلیمان کو دیکھنے لگا جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

"کیا مطلب کیا اب تم اتنا سا کام بھی نہیں کر سکتے کہ چائے ٹھنڈی ہو جائے تو اسے گرم کر دو"....... عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"میں نے چائے گرم کرنے سے تو انکار نہیں کیا لیکن ظاہر ہے مضمون طویل ہے اس لئے اس نے دوبارہ ٹھنڈی ہو جانا ہے"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ جب مضمون ختم ہو جائے گا تو میں جا کر ہوٹل سے چائے پی لوں گا"....... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسالے پر نظریں جما دیں۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں فون کر لوں"....... سلیمان نے کہا۔

"اس میں اجازت کی کیا ضرورت ہے ظاہر ہے بل تم نے ہی ادا کرنا ہے۔ جس قدر جی چاہے کالیں کرو"....... عمران نے جواب دیا تو سلیمان نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"میں سلیمان بول رہا ہوں کرم دین بڑی بیگم صاحبہ سے بات کراؤ"....... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب یہ تم اماں بی سے کیا کہنا چاہتے ہو"....... عمران نے یکلخت چونک کر کہا۔

"میں صرف انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ آج صبح سے آپ نے کتنی پیالیاں چائے کی پی ہیں"....... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ نانسنس"....... عمران نے جلدی سے کریڈل دباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا صاحب اس میں کیا حرج ہے"....... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ تو تمہارا مطلب ہے کہ اماں بی جوتی اٹھائے سیدھی فلیٹ

پر پہنچ جائیں اور پھر میرا دماغ کئی روز تک اس قابل ہی نہ رہے کہ میں مطالعہ کر سکوں یہی پلان ہے ناں تمہارا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ کا حکم ہے کہ جب آپ دو پیالیوں سے زیادہ چائے ایک دن میں مانگیں تو انہیں اطلاع دی جائے اور صبح سے اب تک آپ بلامبالغہ چالیس پیالیاں چائے پی چکے ہیں اور چالیس پیالیاں ہی چالیس بار گرم کر کے دی ہوں گی۔ میں تو صرف تعداد بتانا چاہتا ہوں"...... سلیمان نے زیرلب مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی کیونکہ عمران نے مسلسل کریڈل پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جب کہ رسیور ابھی تک سلیمان کے ہاتھ میں تھا۔ فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے چونک کر ہاتھ ہٹایا اور پھر جھپٹ کر اس نے سلیمان کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ اماں بی کا فون ہوگا۔ ملازم کرم دین نے انہیں اطلاع دی ہو گی کہ سلیمان کا فون ہے اور جب اماں بی نے رسیور اٹھایا ہوگا تو لائن کٹ چکی ہو گی اور ظاہر ہے اماں بی کو تشویش تو ہونی ہی تھی اس لئے انہوں نے ہی یہاں فلیٹ پر فون کیا ہوگا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ اور قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سلیمان نے فون کیا تھا۔ کیوں کیا ہوا ہے"...... دوسری

طرف سے اماں بی کی پریشان کن آواز سنائی دی۔

"وہ آپ سے چھٹی مانگنا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں نے اسے چھٹی دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اب وہ چھٹیاں بہت کرنے لگا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیوں کیا کرنا ہے اس نے چھٹی لے کر"...... اماں بی نے پوچھا۔

"کہہ رہا تھا کہ گاؤں جانا ہے۔ میں نے پوچھا بھی سہی کہ کیوں جانا ہے لیکن یہی اس کی ضد ہے کہ ایک ہفتے کی چھٹی دی جائے۔ میں نے انکار کر دیا تو اس نے مجھے دھمکی دی کہ وہ آپ کو فون کر کے آپ سے چھٹی لے لے گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر وہ چھٹی مانگ رہا ہے تو اسے ضرور کوئی کام ہوگا۔ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ تم ایسا کرو اسے چھٹی دے دو اور خود یہاں کوٹھی آ جاؤ مجھے"...... دوسری طرف سے اماں بی نے جواب دیا۔

"لیکن اماں بی وہ خواہ مخواہ چھٹی کرنے لگ گیا ہے۔ کوئی کام نہیں ہے بس ویسے ہی"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اس کا تو خیال تھا کہ اماں بی خواہ مخواہ چھٹی کرنے پر سلیمان کو ڈانٹتی لیکن یہاں تو کام ہی الٹا ہو گیا تھا۔

"تم میری بات کراؤ اس سے میں پوچھتی ہوں کہ وہ کیوں چھٹی کرنا چاہتا ہے"...... اماں بی نے کہا تو عمران نے مائیک پر ہاتھ رکھ لیا۔

"خبردار اگر اماں بی کو اصل بات بتائی"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رسیور سلیمان کے ہاتھ میں دے دیا۔

"السلام علیکم بڑی بیگم صاحبہ آپ کے مزاج کیسے ہیں"۔ سلیمان نے رسیور ہاتھ میں لیتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام جیتے رہو۔ عمران بتا رہا ہے کہ تم چھٹی لے کر گاؤں جانا چاہتے ہو کیوں کیا ہوا ہے"...... اماں بی کی شفقت بھری آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کی وجہ سے عمران اب ساری گفتگو سن رہا تھا۔

"بڑی بیگم صاحبہ آج میں مارکیٹ گیا تو وہاں گاؤں کا ایک آدمی ملا اس نے بتایا ہے کہ میری بہن کہہ رہی تھی کہ وہ یہاں میرے پاس آئے گی۔ میں نے سوچا کہ اس کے یہاں آنے سے پہلے میں گاؤں جا کر اس سے مل آؤں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیوں اگر وہ یہاں آجائے گی تو کیا ہوگا"...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہوگا تو کچھ نہیں بڑی بیگم صاحبہ دراصل صاحب کو پریشانی ہوتی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرنا کہ جب تمہاری بہن آئے تو اسے لے کر میرے پاس آجانا وہ میرے پاس رہے گی سمجھے"...... اماں بی نے کہا۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے بڑی بیگم صاحبہ بڑی مہربانی"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تو تمہیں چھٹی لینے کی ضرورت نہیں رہی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور سلیمان نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے اماں بی سے جھوٹ کیوں بولا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ میں جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ آج واقعی مارکیٹ میں یہ بات ہوئی ہے میں نے یہی سوچا تھا کہ وہ آئے گی تو اسے کوٹھی پر چھوڑ آؤں گا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا پھر ٹھیک ہے اب جا کر چائے گرم کر کے لے آؤ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں وہ بیگم صاحبہ کو میں نے تعداد بتائی تھی چلو یہ چائے پی لیں پھر کروں گا بات"...... سلیمان نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ رسالہ اٹھا کر کھول لیا اور پڑھنا شروع کر دیا کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بجنی شروع ہو گئی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اسے اب یاد آیا تھا کہ اس نے اس کے ذمے اس ماٹھو کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کام لگایا تھا اور پھر مطالعے کے سلسلے میں وہ سرے سے ہی یہ بات بھول گیا تھا اور ٹائیگر نے بھی شاید آج چوتھے روز فون کیا تھا۔

"بہت دن لگا دیئے تم نے رپورٹ دینے میں"...... عمران نے

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" باس میں ان دنوں اس کی مسلسل نگرانی کرتا رہا ہوں لیکن باس وہ تو ایک عام سا جرائم پیشہ آدمی ہے۔اس کے ہوٹل میں خفیہ طور پر جوا وغیرہ ہوتا ہے اور مقامی شراب بھی سپلائی ہوتی ہے۔ویسے نہ ہی اس سے کوئی غیر ملکی ان چار دنوں میں ملنے آیا ہے اور نہ ہی وہ خود کسی سے جا کر ملا ہے۔البتہ یہاں کا ایک مجرم گروپ ہے جو جواریوں کو قرضہ وغیرہ دیتا ہے۔مجھے معلوم ہوا ہے کہ ماٹھو کی وجہ سے انہیں چالیس لاکھ روپے کی رقم اکٹھی موصول ہوئی ہے اور انہوں نے ماٹھو کا شکریہ ادا کیا تھا کہ ان کی ڈوبی ہوئی رقم اس کی وجہ سے مل گئی ہے۔مجھے جب یہ اطلاع ملی تو میں نے اس گروپ کے سرغنہ سے پوچھ گچھ کی اس نے بتایا کہ محکمہ دفاع کے کسی ملازم جس کا نام اوصاف خان ہے کا لڑکا جوا کھیلتا ہے۔اس نے ان سے بھاری رقمیں لے کر جوئے میں ہار دیں۔تو انہوں نے اسے قتل کی دھمکی دی۔ان کا خیال تھا کہ وہ گھر سے زیورات وغیرہ چوری کر کے لے آئے گا لیکن اس لڑکے نے اچانک پورے چالیس لاکھ روپے لا کر انہیں دے دیئے۔اس کے علاوہ بھی اس کے پاس بھاری رقم تھی جس پر انہوں نے اس سے پوچھا کہ اتنی بھاری رقم اس نے کہاں سے لی ہے تو اس نے انہیں بتایا کہ یہ رقم ماٹھو کے ذریعے اسے ملی ہے اس نے ماٹھو کا ایک کام کیا تھا جس کے معاوضے میں اس نے یہ رقم لی ہے۔اس پر اس سرغنے نے ماٹھو کا شکریہ ادا کیا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" پھر تم نے اس لڑکے سے پوچھ گچھ کی ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں باس۔اگر آپ حکم دیں تو میں اس سے پوچھ گچھ کروں اور اگر کہیں تو اس ماٹھو سے بھی پوچھ لیا جائے۔ویسے میرا خیال ہے کہ یہ شراب کے کسی سودے کا چکر ہوگا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ماٹھو سے زیادہ اس لڑکے سے پوچھ گچھ آسان رہے گی کیونکہ اس ماٹھو کی سرگرمیوں کے بارے میں بھی مجھے محکمہ دفاع کے ایک ریٹائرڈ آدمی نے اطلاع دی تھی کہ وہ اہم قومی رازوں کی چوری میں ملوث ہے اور کسی مجرم تنظیم کا آلہ کار ہے اور اب تم نے بتایا ہے کہ اس لڑکے کا باپ بھی محکمہ دفاع میں ملازم ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ ٹھیک ہے باس پھر تو یہ بات کافی اہم ہے۔میں معلومات حاصل کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" لیکن اب یہ کام جلدی ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد ٹائیگر کی کال آگئی۔

" کچھ پتہ چلا"...... عمران نے پوچھا۔

" یس باس اس لڑکے کا باپ محکمہ دفاع میں سب میرین شعبے کا سپرنٹنڈنٹ ہے۔وہ انتہائی ایماندار اور اصول پرست آدمی ہے۔اس لڑکے کو ماٹھو نے کہا کہ وہ اس کا قرض ادا کرے گا اگر وہ اس کے باپ کی تحویل میں ایک فائل جس کا نام تھری ایکس ہے کی نقل اسے لا کر دے۔چنانچہ اس لڑکے نے باپ کے کانفیڈنشل باکس سے اس کی

خصوصی الماری کی چابی چوری کی اور اس کی نقل بنوالی پھر دفتر آکر اس نے جب اس کا باپ میٹنگ میں مصروف تھا۔ اس کی خصوصی الماری کھولی اور اس میں سے فائل نکال کر اس نے اس کی فوٹو سٹیٹ نقل تیار کی اور فائل واپس رکھ دی اور وہ نقل اس نے ماٹھو کے حوالے کر دی اور اس سے پچاس لاکھ روپے لے لئے"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس لڑکے سے کیسے معلومات حاصل کی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے اسے ایک جوئے خانے میں جا کر گھیرا تھا اور معمولی سے تشدد پر اس نے ساری تفصیل بتا دی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں پہلے اس فائل کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کر لوں پھر اگر ضروری ہوا تو میں تمہیں ٹرانسمیٹر کال کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سر سلطان سے بات کراؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز

سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب آپ سیکرٹری دفاع کو فون کر کے اپنے طور پر معلوم کریں کہ ان کے سب میرین شعبے میں فائل تھری ایکس کی کیا تفصیل ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ خیریت ہے تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو"...... سر سلطان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ایسی پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے گذشتہ کئی روز سے مطالعے میں مصروف ہوں اس لئے دماغ خشک ہو گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سائنسی رسالے پڑھ رہے ہو گے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ظاہر ہے اب میں نے آپ کی طرح وہ تصویروں والے رسالے تو نہیں پڑھنے"...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"جب میری عمر میں پہنچ جاؤ گے تو شاید ایسے رسالے بھی پڑھنا شروع کر دو۔ ویسے میرا ایک مشورہ ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"واقعی اب آپ کی عمر ایسی ہے کہ آپ مشورے دے سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بڑا بے ضرر سا مشورہ ہے اور وہ یہ کہ یہ سائنسی رسالے تم باتھ روم میں شاور کے نیچے بیٹھ کر پڑھا کرو"...... سر سلطان نے کہا اور

عمران سر سلطان کی اس خوبصورت طنز پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ سر سلطان نے دماغی خشکی کا علاج بتایا تھا۔

"اوقعی بے ضرر سا نسخہ ہے لیکن مسلسل شاور کے نیچے بیٹھنے کے بعد آپ سے ملاقات کسی ہسپتال میں ہی ہو گی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے وہ کیوں"...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔ وہ شاید آج پورے موڈ میں تھے۔

"اس لئے کہ مسلسل پانی اگر دماغ پر پڑتا رہا تو پھر ظاہر ہے ہسپتال میں ہی ملاقات ہو گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم شاور چلا بھی لینا"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ آج واقعی سر سلطان حاوی تھے۔

"میرا خیال ہے کہ میرے دماغ کی خشکی کا آپ کے ذہن کی تری سے کوئی خاص رابطہ ہے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان ہنس پڑے۔

"او کے میں معلوم کرتا ہوں اس فائل کے بارے میں"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ بزرگ بھی اگر موڈ میں آجائیں تو کان کترنے لگتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس علی عمران ایم ایس، سی ڈی ایس سی (آکسن) زیر شاور بول رہا

ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ فون سر سلطان کا ہو گا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب یہ زیر شاور کیا ہوتا ہے"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ارے تم۔ میں سمجھا سر سلطان کا فون ہو گا۔ یہ شاور والا سلسلہ ان سے اٹیچ تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سلطان کی خوبصورت بات دوہرا دی تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"سر سلطان جب موڈ میں ہوں تو واقعی انتہائی دلچسپ اور خوبصورت باتیں کرتے ہیں۔ بہرحال میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ حکومت سوانگا سے ایک آفیشل لیٹر موصول ہوا ہے۔ یہ لیٹر سوانگا کے سپیشل انوسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کی طرف سے ہے۔ لیٹر کے مطابق ان تک یہ اطلاعات پہنچی ہیں کہ سوانگا کا کوئی خفیہ مجرم گروپ پاکیشیا کے دفاعی راز چوری کرنے اور انہیں کسی اور ملک کے ہاتھ فروخت کرنے کی کارروائی میں ملوث ہے۔ لیکن اس بارے میں تفصیلات انہیں نہیں مل سکیں اس لئے انہوں نے ہمیں صرف اطلاع دی ہے کہ ہم اس سلسلے میں پاکیشیا میں ضروری احتیاطیں کر لیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جیسے ہی انہیں تفصیلات ملیں وہ ہمیں ٹرانسفر کر دیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ خاصا اہم لیٹر ہے۔ مجھے بھی اسی قسم کی اطلاع ملی ہے اور اس

سلسلے میں میں نے سر سلطان کو فون کیا تھا۔ تم ایسا کرو کہ اس سربراہ کو براہ راست فون کر کے اس سے مزید تفصیلات معلوم کرو"۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا لیکن اب اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ باسط علی کی اطلاع اب واقعی اہمیت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں بیٹے۔ میں نے سیکرٹری دفاع سے بات کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ تھری ایکس فائل دراصل پاکیشیا میں بنائی جانے والی ایک خاص قسم کی سب میرین کے ابتدائی خاکوں پر مشتمل ہے لیکن جب ان خاکوں کی مدد سے مزید ریسرچ کی گئی تو یہ سارا پراجیکٹ ہی ناقابل عمل قرار پایا۔ اس لئے یہ منصوبہ ناکام قرار دے کر ختم کر دیا گیا ہے البتہ اس کا لیٹر چونکہ بروقت جاری نہیں ہو سکا تھا اس لئے فائل ابھی تک سیکشن میں موجود تھی۔ ورنہ اسے سرکاری طور پر جلا دیا جاتا"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"آپ ایسا کریں کہ یہ فائل وہاں سے منگوا کر مجھے یہاں فلیٹ پر بھجوا دیں۔ میں خود دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیسا پراجیکٹ تھا اور اسے کیوں ناقابل عمل اور ناکام قرار دیا گیا ہے"...... عمران نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"وزارتوں میں تو ایسا ہوتا رہتا ہے عمران بیٹے۔ مختلف قسم کے منصوبے اور پراجیکٹس کے خاکے تیار کئے جاتے ہیں لیکن جب ان پر مزید ریسرچ ہوتی ہے اور وہ کسی بھی وجہ سے غیر اہم، ناقابل عمل یا غیر مفید ثابت ہوتے ہیں تو انہیں ترک کر دیا جاتا ہے۔ تم اس فائل میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو"...... سر سلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے اس سرکاری روٹین کا علم ہے لیکن یہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ اس فائل کے پیچھے ایک اور ملک کی تنظیم کام کر رہی ہے اس لئے لامحالہ اس کی کسی نہ کسی طور پر تو حیثیت موجود ہے۔ میں وہی دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی منگوا کر تمہیں بھجواتا ہوں"...... سر سلطان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"سلیمان میں دانش منزل جا رہا ہوں۔ سر سلطان کی طرف سے فائل کا پیکٹ آئے گا وہ تم نے خود دانش منزل پہنچانا ہے"...... عمران نے سلیمان کو اونچی آواز میں ہدایت دیتے ہوئے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری سے گزر کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بڑے سے ہال کمرے میں ایک بڑی سی بیضوی میز رکھی ہوئی تھی جس کے گرد اونچی پشت کی چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک سائیڈ پر ایک کرسی علیحدہ موجود تھی۔ ان چاروں کرسیوں پر چار افراد موجود تھے لیکن وہ اپنے لباس اور چہروں مہروں سے مفکر یا سائنس دان لگتے تھے۔ چاروں ہی ادھیڑ عمر تھے۔ ان سب کی آنکھوں پر موٹے موٹے فریموں کی نظر کی عینکیں موجود تھیں اور وہ سب ایک دوسرے سے بے نیاز اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنے آپ کو اس کمرے میں اکیلا محسوس کر رہے ہوں۔ قومیت کے لحاظ سے وہ ایکریمی لگتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس بڑے ہال نما کمرے کے وسط میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی موٹے فریم کی عینک موجود تھی اور جسم پر بڑے بڑے خانوں والا تھری پیس سوٹ تھا۔ لیکن لباس کی وضع قطع خاصی جدید

تھی جب کہ کپڑا ڈیزائن کے لحاظ سے صدیوں پرانا لگتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔ اس کے عقب میں ایک خوبصورت نوجوان لڑکی تھی جس کے ہاتھ میں ایک کاپی پکڑی ہوئی تھی۔ آنے والا علیحدہ رکھی ہوئی کرسی پر آکر بیٹھ گیا جب کہ نوجوان لڑکی اس کے ساتھ ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی البتہ اس نے کاپی کھول لی تھی۔ اس نے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا بال پوائنٹ پکڑا ہوا تھا۔

"مسٹر ساوَچ رپورٹ تیار ہو گئی ہے"...... آنے والے نے چند لمحے تک چاروں کو غور سے دیکھنے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ پر بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مسٹر نارمن"...... اس آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پھولا ہوا لفافہ نکال کر نارمن کی طرف بڑھا دیا۔

"رپورٹ کا نتیجہ لکھوائیں"...... نارمن نے میز پر رکھا ہوا بریف کیس کھولتے ہوئے ساوَچ سے کہا۔

"یہ منصوبہ ناقابل عمل ہے"...... ساوَچ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو لڑکی نے اس کا بولا ہوا فقرہ کاپی پر لکھ لیا۔

"کیا یہ حتمی رپورٹ ہے"...... نارمن نے اس بار ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... ساوَچ نے جواب دیا۔

"او کے آپ جا سکتے ہیں"...... نارمن نے کہا اور ساوَچ کرسی سے

اٹھا اور خاموشی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ میں سے جس کے پاس یہی نتیجہ ہو وہ لکھوا کر اور رپورٹ دے کر جا سکتے ہو"...... نارمن نے باقی تین افراد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہماری رپورٹ کے مطابق منصوبہ ناقابل عمل نہیں ہے لیکن غیر مفید ہے۔ اس سے وہ مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کیئے جا سکتے جو نکلنے چاہئیں"...... ایک اور آدمی نے جیب سے لفافہ نکال کر نارمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور نارمن نے سرہلاتے ہوئے لڑکی کی طرف دیکھا جس کا قلم تیزی سے کاپی پر چل رہا تھا۔

"ٹھیک ہے شکریہ"...... نارمن نے کہا اور وہ آدمی اٹھ کر خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر نارمن ہماری بھی یہی رپورٹ ہے کہ یہ منصوبہ ناقابل عمل ہے"...... تیسرے آدمی نے جیب سے لفافہ نکال کر نارمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ بھی جا سکتے ہیں"...... نارمن نے سپاٹ لہجے میں کہا اور وہ آدمی اٹھ کر مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کیا کہتے ہیں مسٹر شلائر"...... نارمن نے چوتھے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہماری رپورٹ ان سب سے مختلف ہے۔ یہ منصوبہ ضروری تبدیلیوں کے بعد نہ صرف قابل عمل ہے بلکہ یہ دنیا بھر کے لئے ایک

انقلابی ایجاد بھی ثابت ہو سکتی ہے"...... شلائر نے جواب دیا تو نارمن کے چہرے پر بے اختیار ایک اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"آپ کی رپورٹ"...... نارمن نے کہا تو شلائر نے جیب سے ایک سرخ رنگ کی مڑی ہوئی فائل نکال۔ نارمن ں طرف بڑھا دی۔

"اس میں میں نے ان ضروری تبدیلیوں اور ان سے نکلنے والے ممکنہ نتائج کے بارے میں ابتدائی خاکہ دے دیا ہے۔ اگر آپ نے اسے اپروو کر دیا تو پھر اس پر تفصیلی ریسرچ ہو سکے گی"...... شلائر نے فائل دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں تو حتمی نتائج چاہئیں تھے اور آپ کے گروپ کو انتہائی بھاری معاوضہ بھی اس لئے ہی ادا کیا گیا تھا"...... نارمن نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ کام خاصا طویل ہے۔ اس پر ریسرچ مکمل ہونے میں اور اسے مکمل فارمولے میں تبدیل کرنے میں کم از کم ایک ماہ لگ سکتا ہے۔ یہ انتہائی پیچیدہ سائنسی کام ہے اس کا معاوضہ بھی آپ چیئرمین صاحب سے علیحدہ طے کریں گے"...... شلائر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ کے چیئرمین سے بات ہو جائے گی۔ آپ جا سکتے ہیں"...... نارمن نے کہا تو شلائر خاموشی سے اٹھا اور واپس چلا گیا۔ جب وہ کمرے سے چلا گیا تو نارمن کرسی سے اٹھا۔ اس نے فائل اور تینوں لفافے اس بریف کیس میں رکھے۔ بریف کیس بند کیا اور پھر اسے اٹھا کر وہ بھی اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم ان چاروں رزلٹس کو ٹائپ کر کے مجھے دے جاؤ"۔ دروازے سے باہر راہداری میں پہنچتے ہی نارمن نے مڑ کر اپنے پیچھے آنے والی لڑکی سے کہا۔

"یس باس"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک اور سائی پر بڑھ گئی جب کہ نارمن تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحو بعد وہ ایک دروازہ کھول کر ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے ہو دفتر میں پہنچ گیا۔ اس نے بڑی سی دفتری میز کے پیچھے رکھی ہو ریوالونگ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بریف کیس کو میز پر رکھا اور سام رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر فون سیٹ کے نیچے لگے ہوئے بٹن پریس کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"نارمن بول رہا ہوں باس"...... نارمن نے قدرے مؤدبانہ لہ میں کہا۔

"یس کیا رپورٹس ہیں"...... دوسری طرف سے باس نے پوچھا۔

"شلائر گروپ کے علاوہ باقی سب گروپس نے اسے ناقابل عمل اور غیر مفید قرار دیا ہے۔ لیکن شلائر گروپ کے مطابق اگر اس میں چ تبدیلیاں کی جائیں تو نہ صرف یہ قابل عمل ہو جائے گا بلکہ دنیا بھر لئے انقلابی ایجاد بھی ثابت ہو گا"...... نارمن نے جواب دیا۔

"شلائر گروپ تو خاصا بااعتماد گروپ ہے۔ اگر یہ ان کی رپور ہے تو اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"...... باس نے جواب دیا۔

"انہوں نے مطلوبہ تبدیلیوں اور اس کے بعد اس سے نکلنے والے نتائج کے بارے میں صرف ابتدائی خاکے اپنی رپورٹ میں دیئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ہم نے اسے اپروو کر دیا تو پھر اس پر تفصیلی ریسرچ ہو گی جس پر کم از کم ایک ماہ لگ سکتا ہے۔ اس کے بعد مکمل اور حتمی فارمولا تیار ہو گا لیکن اس کے لئے انہوں نے علیحدہ معاوضے کی بات کی ہے اور کہا ہے کہ یہ معاوضہ ان کا چیئرمین خود طے کرے گا"...... نارمن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں بات کر لوں گا پہلے یہ تو طے ہو جائے کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست بھی ہے۔ تم ایسا کرو تمام رپورٹس حتمی نتائج کے ساتھ فوری طور پر مجھے بھجوا دو تاکہ میں انہیں اپنے سائنس دانوں تک پہنچا دوں۔ اس کے بعد جو رپورٹ ملے گی اس کے مطابق بات آگے بڑھائی جائے گی"...... باس نے کہا۔

"یس باس ویسے میرا خیال ہے کہ شلائر گروپ کو حتمی طور پر آرڈر کرنے سے پہلے آپ اسرائیل سے بات کر لیں۔ کیونکہ میرا آئیڈیا ہے کہ اس ایجاد پر بے پناہ لاگت آئے گی ایسا نہ ہو کہ بعد میں اس کے خریداروں کا کال پڑ جائے"...... نارمن نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ فیکٹری لگانے سے پہلے خریدار تیار کر لئے جائیں۔ نہیں نارمن اس طرح تو فارمولا آؤٹ ہو جائے گا اور ایک بار فارمولا آؤٹ ہو گیا تو پھر ہمارے گروپ کے لئے انتہائی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ دنیا بھر کے ایجنٹ اس فارمولے کے حصول کے لئے

نوٹ پڑیں گے"...... باس نے جواب دیا۔

"مگر باس میں نے تو اس لئے اسرائیل کی بات کی تھی کہ وہ بہرحال ہمارے سب سے اچھے گاہک بھی ہیں اور سرپرست بھی"...... نارمن نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن بنی ہوئی چیز خریدنا اور بات ہے اور فارمولا حاصل کر لینا اور بات ہے۔ اگر ہم یہودی ہیں تو اسرائیل کے حکام بھی تو یہودی ہیں اس لئے وہ بھی یہ سوچ سکتے ہیں کہ مال خریدنے کی بجائے فارمولا ہی کیوں نہ حاصل کر لیا جائے۔ اس طرح انہیں مسلسل مال خریدنے سے ہی نجات مل جائے گی اور پھر وہ ہتھیار صرف ان کے پاس ہی رہ جائے گا"...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس باس آپ واقعی بہت گہری بات سوچتے ہیں"...... نارمن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم رپورٹس بھجواؤ فوراً"...... باس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نارمن نے رسیور رکھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی لڑکی اندر داخل ہوئی جو اس کے ساتھ بطور اسسٹنٹ ہال میں گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

"یہ تیار ہو گئے باس"...... اس لڑکی نے فائل نارمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"...... نارمن نے فائل لیتے ہوئے کہا اور لڑکی خاموشی سے مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ نارمن نے

فائل کھولی اور اس میں موجود صفحات پڑھنے شروع کر دیئے پھر اس نے میز پر پڑا ہوا بریف کیس کھولا اور یہ فائل بھی اندر رکھ کر بریف کیس بند کیا اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور دراز سے ایک خصوصی ساخت کا پلاس نکال کر اس نے بریف کیس کے دونوں تالوں کو پلاس کے دونوں سروں میں رکھ کر جب پریس کیا تو دونوں تالوں کی ساخت ہی بالکل بدل گئی۔ اس نے وہ پلاس واپس دراز میں رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ایک طرف موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ کو فوراً میرے پاس بھیجو"...... نارمن نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک خوش پوش نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... نوجوان نے اندر آکر بڑے مؤدبانہ انداز میں نارمن کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بریف کیس ولنگٹن ہیڈ کوارٹر چیف تک پہنچانا ہے۔ براہ راست چیف تک"...... نارمن نے بریف کیس اٹھا کر آنے والے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... آنے والے نے بریف کیس پکڑتے ہوئے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"خیال رکھنا یہ انتہائی قیمتی ہے"...... نارمن نے کہا۔

"بے فکر رہیں باس یہ بریف کیس خالی بھی ہو تو میرے لئے انتہائی اہم ہے"...... رابرٹ نے کہا اور نارمن کے سرہلانے پر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس کے باہر جاتے ہی نارمن نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے کندھوں سے کوئی بہت بھاری بوجھ اتر گیا ہو۔ لیکن اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... نارمن نے کہا۔

"باس سوانگا سے منڈوپ کا فون ہے"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز نے کہا۔

"منڈوپ کا۔ ٹھیک ہے بات کراؤ"...... نارمن نے کہا تو چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو منڈوپ بول رہا ہوں"...... بولنے والے کے لہجے میں قدرے کرختگی تھی۔

"یس نارمن بول رہا ہوں"...... نارمن کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"مسٹر نارمن آپ کی طرف سے معاوضے کی دوسری قسط ابھی تک نہیں پہنچی"...... منڈوپ کے لہجے میں سختی تھی۔

"نہیں پہنچی کیا مطلب۔ وہ تو فائل ملتے ہی بھجوا دی گئی تھی۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم اصول کی خلاف ورزی نہ خود کرتے ہیں اور نہ کسی کو کرنے دیتے ہیں"...... نارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں وہ مجھ تک نہیں پہنچی جب کہ تمہارے اس کام کی وجہ سے مجھے اب خاصی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن یہ تو بہرحال ہمارا کام ہے لیکن معاوضہ نہ ملنا یہ غلط بات ہے"...... منڈوپ نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ آن کرو میں معلوم کرتا ہوں"...... نارمن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سٹیفن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نارمن بول رہا ہوں منڈوپ گروپ کا بقیہ معاوضہ بھجوا دیا گیا ہے یا نہیں"...... نارمن نے کہا۔

"بھجوا دیا گیا ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب اور کس طرح تفصیل بتاؤ کیونکہ ان کا فون آیا ہے کہ انہیں معاوضہ نہیں ملا"...... نارمن نے تلخ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ باس میں چیک کر کے تفصیل بتاتا ہوں"۔ سٹیفن نے کہا اور نارمن نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہیلو باس"...... چند لمحوں بعد سٹیفن کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... نارمن نے جواب دیا۔

"باس معاوضہ بھجوا دیا گیا ہے جو اکاؤنٹ نمبر اور بنک کی شاخ انہوں نے لکھوائی تھی اس میں جمع کرا دیا گیا ہے۔ رسید ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے"...... سٹیفن نے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ اکاؤنٹ نمبر بنک کا نام تاریخ اور رسید نمبر وغیرہ"...... نارمن نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئیں۔

"اوکے"...... نارمن نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ کر اس نے میز پر رکھا ہوا رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو"...... نارمن نے کہا۔

"یس"...... دوسری طرف سے منڈوپ کی آواز سنائی دی۔

"معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا گیا تھا۔ تفصیلات نوٹ کر لو"...... نارمن نے کہا اور وہی تفصیلات دوہرا دیں جو اسے سٹیفن نے بتائی تھیں۔

"اوہ اچھا تو اس اکاؤنٹ میں جمع ہوا ہے۔ ٹھیک ہے اب میں چیک کر لوں گا۔ میرا خیال تھا کہ تم اسی اکاؤنٹ میں جمع کراؤ گے جس میں تم نے پیشگی معاوضہ جمع کرایا تھا"...... منڈوپ نے جواب دیا۔

"تم نے خود ہی تو دو اکاؤنٹ دیئے تھے کہ ان میں سے کسی میں جمع کرا دیا جائے"...... نارمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے آئی ایم سوری"...... منڈوپ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ لیکن تم پریشانیوں کا ذکر کر رہے تھے۔ کس قسم کی پریشانیاں ہمارے کام کی وجہ سے تمہیں پیش آ رہی ہیں"۔ نارمن نے کہا۔

"ہمارا وہ آدمی جو پاکیشیا میں ہمارے لئے مستقل طور پر کام کرتا تھا اسے اچانک ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ وہی آدمی ہے جس نے تمہارے والا کام کیا تھا۔ اب چونکہ وہاں ہمارا کوئی آدمی نہیں رہا اس لئے نیا آدمی وہاں منتخب کرنے کے سلسلے میں مجھے خاصی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے"...... منڈوپ نے جواب دیا۔

"کیا اسے ہمارے کام کے سلسلے میں ہلاک کیا گیا ہے"۔ نارمن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکا وہ بس اچانک غائب ہو گیا اور اس کے بعد اس کی لاش سڑک پر پڑی ہوئی ملی۔ لیکن یہ تمہارے کام کے فوراً بعد ہوا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہی اس کی موت کا سبب بنا ہو"۔ منڈوپ نے جواب دیا۔

"پھر تو تمہارے اس آدمی کی وجہ سے وہ تمہارے متعلق بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں"...... نارمن نے کہا۔

"اوہ نہیں اس کے پاس ون سائیڈ ٹرانسمیٹر ہے جس پر صرف میں خود کال کر سکتا ہوں وہ نہیں کر سکتا۔ ہمارے دو آدمی جو وہاں گئے تھے وہ فرضی کاغذات فرضی ناموں اور حلیوں سے گئے تھے۔ ویسے بھی انہیں سامنے نہیں آنا پڑا۔ اس لئے اس سے کسی کو کچھ معلوم ہی نہیں ہو سکتا"...... منڈوپ نے جواب دیا۔

"تو پھر وہ فائل اس نے وہاں سے تمہارے پاس کیسے بھیجی تھی"...... نارمن نے کہا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے کہ یہاں سے خصوصی طور پر اپنے دو آدمی بھیجے تھے ۔ وہ زندگی میں پہلی بار اس سے ملے تھے ۔ ان کے نام اور کاغذات بھی بدلے ہوئے تھے ۔ وہ اس سے فائل لے کر واپس آگئے اور بس "...... منڈوپ نے کہا۔

"او کے "...... نارمن نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی اونچی پشت کے ساتھ سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں ۔ اس کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئی تھیں ۔ وہ اس وقت دانش منزل کی لائبریری میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب ایکس تھری فائل سلیمان نے دانش منزل پہنچائی تو وہ اسے لے کر اس لئے لائبریری میں آگیا تھا تاکہ اسے اطمینان سے بغیر کسی مداخلت کے پڑھ سکے اور چونکہ بلیک زیرو جانتا تھا کہ اس دوران عمران کسی بھی صورت ڈسٹرب کیا جانا پسند نہیں کرتا اس لئے وہ چائے لے کر بھی لائبریری نہ آیا تھا۔ عمران کافی دیر تک آنکھیں بند کیئے بیٹھا رہا پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ میز پر رکھی ہوئی فائل اس نے اٹھائی اور لائبریری کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ آپریشن روم پہنچ گیا تھا۔

"کافی پلواؤ۔ خاصی ذہنی ورزش کرنی پڑی ہے"...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کو اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران تم۔ بڑے طویل عرصے بعد یاد کیا ہے تم نے۔ کہاں رہے تھے"...... دوسری طرف سے سرداور نے اس بار بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"طویل عرصہ آپ نے کس طرح کہہ دیا۔ میرا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک ماہ پہلے تو بات ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو ایک ماہ طویل عرصہ نہیں ہے"...... دوسری طرف سے سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس عمر میں یہ حال ہے تو نجانے نوجوانی میں کیا ہوتا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"نوجوانی میں تو عرصہ نام کی کسی چیز کے قائل ہی نہ تھے"۔ سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"لیکن میں نے تو سنا ہے کہ سائنس دان تو بڑے خشک قسم کے

عاشق ہوتے ہیں مقابل سے بات بھی فارمولوں میں کرتے ہیں اور ہر وقت اپنے عشق کو مختلف تجربات سے گزارتے رہتے ہیں"...... عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"اگر دوسری طرف بھی سائنس دان ہو تو پھر سائنس درمیان سے غائب ہو جاتی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ لیکن آپ کی شادی تو آپ کی فیملی میں ہی ہوئی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے آنٹی سائنس دان تو نہیں البتہ لیکچرار وہ سائنس کی ہی تھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے بیوی کی تو بات ہی نہیں کی تھی ورنہ تو پھر عرصہ بھی عرصہ سامنے ہوتا ہے۔ ایک لمحہ ایک صدی کے برابر ہو جاتا ہے"۔ سرداور بھی شاید موڈ میں تھے اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اب میں سمجھا ہوں کہ آنٹی کو کیا دکھ تھا"...... عمران نے کہا تو اس بار سرداور ہنس پڑے۔

"وہ تو خوشی سے مر گئی ہے۔ دکھی ہوتی تو شاید زندہ رہ جاتی۔ بہرحال کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات ہے"...... سرداور کا لہجہ اس بار سنجیدہ تھا۔ شاید بیوی کی موت کے ذکر نے انہیں سنجیدہ کر دیا تھا۔

"سب میرین کے سلسلے میں یہاں پاکیشیا میں کوئی ایسا سائنس دان ہے جو اس مضمون پر اتھارٹی ہو"...... عمران نے کہا۔

"سب میرین کے سلسلے میں کیا مطلب میں تمہاری بات کا مطلب

نہیں سمجھ سکا"...... سرداور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وزارت دفاع کے تحت ایک نئے انداز کی سب میرین بنانے کے لئے ایک سائنس دان نے ایک خصوصی پراجیکٹ پر کام کیا۔ اس کے ابتدائی خاکے تیار کیے گئے لیکن پھر تفصیلی ریسرچ کے بعد اسے ناقابل عمل اور غیر مفید پا کر ختم کر دیا گیا۔ لیکن ایک غیر ملکی مجرم تنظیم نے بڑی جدوجہد کر کے اور خاصی بھاری رقم خرچ کر کے اس فائل کی کاپی حاصل کی ہے اور جب اس بارے میں اطلاع ملی تو میں نے یہ فائل منگوا لی۔ لیکن اس فائل کو پڑھنے کے بعد میں بھی اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ آئیڈیا قابل عمل نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ایک غیر ملکی تنظیم نے اسے حاصل کیا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی ایسی چیز بہرحال موجود ہے جسے ہم سمجھ نہیں پا رہے۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا تھا کہ اگر اس سلسلہ میں کوئی اتھارٹی ہو تو اس سے تفصیلی بات کی جا سکتی ہے شاید کوئی نیا آئیڈیا سامنے آ جائے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کس قسم کی سب میرین ہے۔ میرا مطلب ہے اس کا بنیادی آئیڈیا کیا ہے"...... سرداور نے پوچھا۔

"اس میں ایندھن کی جگہ لیزر پاور استعمال کرنے کی پلاننگ کی گئی تھی اور یہ آئیڈیا بنایا گیا تھا کہ لیزر پاور کی وجہ سے اس کی رفتار انتہائی خوفناک حد تک بڑھ جائے گی اس لئے اس کا سٹرکچر ایسا بنایا جائے کہ پانی کے اندر انتہائی سپیڈ کی وجہ سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچ

سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن لیزر ریز کو بطور ایندھن کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیا اس سلسلے میں اس میں کوئی فارمولا موجود ہے"...... سرداور کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں لیزر پریشر پمپ کا آئیڈیا سوچا گیا ہے کہ اگر ایسا پمپ بنا لیا جائے جو لیزر ریز کی وجہ سے کام کرے تو اسے ایندھن کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اصل کام اس سب میرین کے سٹرکچر میں کیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں ایسا ہونا تو ناممکن ہے کہ لیزر کی مدد سے پریشر پمپ چلایا جا سکے"...... سرداور نے کہا۔

"شاید اسی لئے اسے ناقابل عمل قرار دے کر ترک کر دیا گیا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اس پر اتنا کام ہی کیوں کیا گیا جب بنیادی آئیڈیا ہی غلط ہے"...... سرداور کے لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ دراصل خالص سرکاری سائنس دان نہیں ہیں اس لئے آپ کو حیرت ہو رہی ہے جو سائنس دان حکومت کی باقاعدہ ملازمت کرتے ہیں وہ اس قسم کے نئے نئے آئیڈیے بناتے رہتے ہیں اور ان پر ریسرچ کرتے رہتے ہیں پھر آخر میں جا کر اسے ناقابل عمل قرار دے کر ختم کر دیتے ہیں اور پھر اسی طرح کا نیا پراجیکٹ شروع کر دیتے ہیں اس سے ان کی نوکری برقرار رہتی ہے اور صرف سائنس دان ہی نہیں بلکہ ہر قسم

کے سرکاری ماہرین ایسے ہی کام کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم کہہ رہے ہو تو میں مان لیتا ہوں جبکہ میرے نوٹس میں تو آج تک ایسا کوئی کیس نہیں آیا"...... سرداور نے کہا۔

"آپ تک وہ ایسے پراجیکٹ پہنچنے ہی نہیں دیتے ورنہ ظاہر ہے آپ کی معمولی سی رپورٹ سے ان کی نوکری خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ بہرحال ایک مثال میں دے سکتا ہوں۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے ایک سرکاری سائنس دان نے ملک میں بجلی کی کمی کو ختم کرنے کے لئے ایک انتہائی شاندار آئیڈیا پیش کیا تھا کہ پہاڑی برف سے بجلی بنائی جائے گی جس پر خرچہ بھی نہ آئے گا اور بجلی بھی اس قدر طاقتور ہو گی کہ پورا ملک صدیوں تک جگمگاتا رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"پہاڑی برف سے بجلی کیا مطلب۔ یہ کیسا آئیڈیا ہے"۔ سرداور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اخبارات میں اس کا بڑا چرچا ہوا تھا۔ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے۔ آئیڈیا یہ تھا کہ برف بھی سفید ہوتی ہے اور آسمانی بجلی بھی سفید ہوتی ہے۔ پھر برف بھی بادلوں سے بنتی ہے اور آسمانی بجلی بھی بادلوں میں بنتی ہے اور آسمانی بجلی بے پناہ طاقتور ہوتی ہے اس لئے برف سے اگر بجلی بنائی جائے تو وہ بھی آسمانی بجلی کی طرح بے پناہ طاقتور ہو گی اور چونکہ پہاڑوں پر برف بے حد و حساب ہوتی ہے اور حکومت کا اس برف بنانے پر کوئی خرچہ بھی نہیں آتا اس لئے اس سے بجلی بھی کم لاگت میں

بنے گی اور ملک میں بجلی کی کمی کا سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا"۔ عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ویسے آئیڈیا تو واقعی خوبصورت ہے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔

"جی ہاں ایسے ہی خوبصورت آئیڈیوں پر سرکاری سائنس دان اور ماہرین ریسرچ کرتے کرتے آخر کار ریٹائر ہو جاتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں تمہاری بات لیکن پھر تم اس سلسلے میں کیوں مزید ڈسکس کرنا چاہتے ہو۔ کیا تمہارے خیال کے مطابق واقعی برف سے بجلی بن سکتی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"میں نے برف سے بجلی والی صرف مثال دی تھی لیکن اس لئے نہ دی تھی کہ آپ اسے اب مجھ پر ہی منطبق کرنا شروع کر دیں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیزر سے پریشر پمپ یا برف سے بجلی بات تو ایک ہی ہے"۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں پریشر پمپ کی جگہ کوئی اور آئیڈیا بھی تو ہو سکتا ہے۔ لیزر واقعی انتہائی طاقتور شعاع ہے۔ اس کی طاقت کو کسی اور طرح بھی تو استعمال میں لایا جا سکتا ہے بہرحال ایک آئیڈیا تو ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان کی طاقت سے میزائل تو بنائے جا رہے ہیں ۔ لیزر میزائلوں کے سلسلے میں تو ایکریمیا میں کام ہو رہا ہے لیکن سب میرین یا ایسی ہی کوئی چیز بنائے جانے کا تو صرف تصور ہی کیا جا سکتا ہے"۔ سرداور نے جواب دیا۔

"پھر یہ تنظیم اس فائل میں کیوں دلچسپی لے رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو وہی لوگ بتا سکتے ہیں کہ ان کا آئیڈیا کیا ہے ۔ ویسے میرا خیال ہے کہ تم بجائے کسی سائنس دان کو تلاش کرنے کے اس تنظیم یا اس فائل کو حاصل کرنے والے لوگوں کو تلاش کرو تو ان سے درست طور پر معلوم ہو سکے گا کہ ان کے ذہن میں اس فائل کے سلسلے میں کیا آئیڈیا ہے ۔ کوئی آئیڈیا سامنے آ جائے تو پھر اس پر تو پوری دنیا میں موجود کئی سائنس دانوں سے ڈسکس کی جا سکتی ہے ورنہ ان حالات میں تو جس سے بھی بات کی جائے گی وہی ہمارا مذاق اڑائے گا"...... سرداور نے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے ۔ واقعی صحیح ٹریک یہی ہے جو آپ نے بتایا ہے ۔ بے حد شکریہ میں پہلے اس تنظیم کا کھوج لگاتا ہوں اسکے بعد حتمی طور پر کوئی بات سامنے آئے گی ۔ ایک بار پھر شکریہ خدا حافظ"۔ عمران نے کہا۔

"خدا حافظ ویسے اگر واقعی کوئی آئیڈیا سامنے آئے تو مجھے ضرور بتانا"...... سرداور نے کہا۔

"بہتر"...... عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا ۔ رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس ٹائیگر اٹنڈنگ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر فوری طور پر ماٹھو کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو ۔ جب وہ وہاں پہنچ جائے تو مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دو اوور"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"یہ سب کیا سلسلہ ہے عمران صاحب کچھ مجھے بھی تو بتایئے"۔ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے باسط علی کے فلیٹ پر آنے سے لے کر اب تک کے تمام حالات مختصر طور پر بتا دیئے۔

"تم نے سوانکا کے سپیشل ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ سے بات کی تھی"...... عمران نے حالات بتانے کے فوراً بعد پوچھا۔

"جی ہاں میری اس سے بات ہوئی ہے ۔ اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس تنظیم کا ایک آدمی پکڑا گیا تھا ۔ اس سے صرف یہی کچھ معلوم ہو

سکا ہے جتنا انہوں نے خط میں لکھا ہے۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو سکا اور وہ آدمی تشدد کے دوران ہلاک ہو گیا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے تو حیرت اس بات پر ہے کہ باسط علی کو آپ کے متعلق کیسے علم ہو گیا کہ وہ اطلاع دینے آپ تک پہنچ گیا"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا نام تو اب شیطان کی طرح مشہور ہو گیا ہے بلکہ میرا تو خیال ہے کہ اب میرے نام پر ٹکٹ لگ سکتا ہے کہ اس طرح ہی آغا سلیمان پاشا کا قرض اتر جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو اب آپ نے اس تنظیم کا کھوج لگانے کا فیصلہ کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں سر داور کی رائے درست ہے۔ ہمیں کتے کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اپنا کان پہلے سنبھالنا چاہئے۔ جس تنظیم نے ہماری فائل کی کاپی حاصل کی ہے اور اس کے عوض اتنی بھاری رقم ادا کی ہے۔ کم از کم اس کو تو ٹٹولا جائے کہ اس نے کیوں ایسا کیا ہے۔ ہو سکتا ہے اس فائل سے وہ لوگ کوئی ایسا فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں جس کا تصور بھی ہمارے ذہن میں نہ ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے بات تو واقعی حیرت کی ہے کہ ایک ایسا آئیڈیا جس کو تخلیق کرنے والوں نے ناقابل عمل قرار دے دیا ہو۔ اس کے لئے اس

ور تگ و دو کی جائے۔ اس کے اندر کچھ نہ کچھ بہرحال ضرور ہو گا"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز نکلی۔

"یس عمران اٹنڈنگ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس ماٹھو رانا ہاؤس پہنچ چکا ہے اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کوئی پرابلم اوور"...... عمران نے کہا۔

"نو سر اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں رانا ہاؤس پہنچ رہا ہوں اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی پورچ میں جوانا کے ساتھ ٹائیگر بھی موجود تھا۔ بلیک روم میں ایک کرسی پر ایک آدمی راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ قومیت کے لحاظ سے وہ بھی سوانگا کا ہی لگتا تھا۔ عمران اس کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر اور جوانا اس کے پیچھے ہی بلیک روم میں آئے تھے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"...... عمران نے جوانا سے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ کے اشارے سے ٹائیگر کو اپنے ساتھ بیٹھنے کے لئے کہا تو ٹائیگر اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا جب کہ جوانا نے آگے بڑھ کر اس آدمی کا ناک اور منہ ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند

لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ کھینچا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"دیوار سے کوڑا اتار لو اور اس کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ مجھے امید ہے کہ یہ تمہاری جسامت کے ساتھ ساتھ تمہارے ہاتھ میں کوڑے کو دیکھ کر ہی زبان کھول دے گا"...... عمران نے کہا تو جوانا مسکراتا ہوا مڑا اور اس دیوار کی طرف بڑھ گیا جس پر مختلف اقسام کے کوڑے اس طرح لٹکے ہوئے تھے جیسے ڈیکوریشن پیس کے طور پر وہاں لٹکائے گئے ہوں۔ ماٹھو نے چند ہی لمحوں بعد کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی کھلی آنکھوں میں دھند سی چھائی ہوئی نظر آتی رہی پھر یہ دھند غائب ہو گئی پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے چونک کر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں تم کون ہو۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے"۔ ماٹھو نے اب سامنے بیٹھے ہوئے عمران ٹائیگر اور ساتھ کھڑے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام ماٹھو ہے اور تمہارا تعلق سوانگا سے ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں میرا نام ماٹھو ہے۔ پہلے میں سوانگا رہتا تھا لیکن اب تو میں پاکیشیا کا شہری ہوں لیکن تم کون ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے"...... ماٹھو کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے

تھے۔

"تم نے وزارت دفاع کے سپرنٹنڈنٹ اوصاف خان کے جواری لڑکے کو پچاس لاکھ روپے کے بھاری معاوضے کی ادائیگی سے وزارت دفاع کی انتہائی اہم فائل تھری ایکس کی نقل حاصل کی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے نہیں۔ میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ میں تو انہیں جانتا تک نہیں۔ میرا تو ہوٹل ہے۔ میں تو بزنس مین ہوں"...... ماٹھو نے انتہائی گڑبڑائے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

"اس لڑکے نے اپنی زبان کھول دی ہے اور اس کا عدالت میں دیا ہوا بیان ہمارے پاس موجود ہے اس لئے انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے مجھے صرف یہ بتانا ہے کہ تم نے یہ فائل کس کے حوالے کی ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ماٹھو کا چہرہ یکلخت زرد سا پڑ گیا۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"نہیں یہ غلط ہے۔ اگر کسی نے کوئی بیان دیا ہے تو وہ غلط ہے۔ میں نے کوئی فائل کہیں سے حاصل نہیں کی میں تو اس قسم کا کوئی دھندہ کرتا ہی نہیں"...... ماٹھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"ماٹھو کی یادداشت کام نہیں کر رہی"...... عمران نے کہا۔

"ایک دو کوڑے لگانے کے بعد اس کی یادداشت کام شروع کر

"دے گی ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوڑے کو فضا میں بڑے خوفناک انداز میں چٹخایا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں میں سچ"...... ماٹھو نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ ماٹھو کی چیخ سے گونج اٹھا۔

"رک جاؤ مت مارو مجھے میں بتاتا ہوں رک جاؤ"...... ماٹھو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم کوڑے کی ضرب کھا کر بری طرح پھڑک رہا تھا۔

"بولتے جاؤ ورنہ جوانا کا ہاتھ نہیں رکے گا اور تم مر بھی نہ سکو گے اور زندہ بھی نہ رہ سکو گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں نے فائل کی کاپی اس لڑکے سے خریدی تھی۔ میرا تعلق سوا کی بین الاقوامی تنظیم منڈوپ گروپ سے ہے۔ میں اس کے لئے کا کرتا رہتا ہوں۔ منڈوپ گروپ صرف دفاعی رازوں کے سلسلے میں کا کرتا ہے اور پوری دنیا میں اس کے ایجنٹ پھیلے ہوئے ہیں جو ایسے فارمولوں کی تلاش میں رہتے ہیں جنہیں اگر چوری کر لیا جائے تو ان کی بڑی قیمت مل سکے۔ چنانچہ منڈوپ گروپ کے چیف نے مجھے حکم د کہ محکمہ دفاع کے نیول ڈیپارٹمنٹ سے ایک فائل جس کا کوڈ نہ تھری ایکس ہے حاصل کرنی ہے اور اس کے لئے وہ اپنے گروپ کے آدمی بھیج رہا ہے تاکہ اگر یہ کام زبردستی کرنا پڑے تو وہ میری مدد سکیں لیکن میری عادت ہے کہ میں ایسے کام زبردستی کرنے کی بجائے

رقم خرچ کر کے کرتا ہوں۔ اس طرح بات چھپی رہتی ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے طور پر کوششیں شروع کر دیں۔ محکمہ دفاع کے ملازمین سے میں نے پہلے ہی تعلقات بنائے ہوئے ہیں جو مجھے ایسے راز بھاری رقم کے عوض سپلائی کرتے رہتے ہیں لیکن اس بار یہ فائل جس آدمی کے قبضے میں تھی وہ کسی صورت بھی معاوضہ لینے پر رضامند نہ ہوا تو مجھے اس کے بیٹے کے بارے میں علم ہو گیا۔ اس کا بیٹا جواری تھا اور ایک سنڈیکیٹ کے قرضے تلے دبا ہوا تھا۔ میں نے اسے استعمال کیا اور اس طرح اس فائل کی فوٹو سٹیٹ کاپی حاصل کر لی۔ چیف نے جن دو آدمیوں کو بھیجا تھا وہ فائل کی کاپی لے کر واپس چلے گئے اور مجھے میرا معاوضہ مل گیا"...... ماٹھو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کون لوگ تھے وہ اور یہ منڈوپ گروپ کہاں کا ہے اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس کی پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اس کا ہیڈ کوارٹر سوانا کے دارالحکومت سوجارن میں ہی ہے لیکن کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے صرف اس کا چیف ایک خاص ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہے اور بس اور جو دو آدمی آئے تھے ان کے بارے میں بھی مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ چیف نے ایک کوڈ بتایا تھا۔ ان لوگوں نے وہ کوڈ دوہرایا اور اس طرح تعلق پیدا ہوا"...... ماٹھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹرانسمیٹر تمہارے پاس موجود ہے جس پر تم اس منڈوپ سے رابطہ کرتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ایک خاص قسم کا ٹرانسمیٹر ہے جس پر صرف چیف بات کر
ہے۔جب اس کا دل چاہے۔وہ میرے دفتر کی الماری میں موجود ہے
بظاہر ایک عام سا ٹرانسمیٹر ہے"...... ماٹھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اگر اس سے بات کرنی ہو تو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ہمیں اس سے رابطہ کرنے کی اجازت نہیں ہے وہ خود رابطہ
کرتا ہے"...... ماٹھو نے جواب دیا۔

"کب سے تم اس کے ساتھ کام کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"چھ سال ہوئے یہ گروپ وجود میں آیا ہے۔میں تب سے اس کے
ساتھ کام کر رہا ہوں"...... ماٹھو نے جواب دیا۔ایک ہی کوڑا کھا کر وہ
تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا۔

"کس کے ذریعے تمہارا تعلق ہوا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"منڈوپ خود یہاں آیا تھا۔میں پہلے سوانکا کے ایک ہوٹل کا مالک
تھا۔وہاں ہمارا اسلحے کی سپلائی کا دھندہ تھا۔منڈوپ بھی اسلحے کی سپلائی
کا کام کرتا تھا۔اس لئے میرے اور اس کے درمیان تعلقات موجود تھے
ان دنوں سوانکا میں ملک سے علیحدگی کی کئی تحریکیں چل رہی تھیں اس
لئے اسلحے کا دھندہ پورے عروج پر تھا۔لیکن پھر حکومت تبدیل ہو گئی
اور نئی حکومت نے تمام علیحدگی پسندوں سے مذاکرات کر کے ان کے
کچھ نہ کچھ مطالبات تسلیم کر لئے اور ان کے لیڈروں کو حکومت میں
باقاعدہ شریک کر دیا۔اس طرح یہ تحریکیں ختم ہو گئیں۔اور ان
تحریکوں کے ختم ہوتے ہی اسلحے کا دھندہ بھی ختم ہو گیا۔پھر میں نے

ب کا دھندہ شروع کر دیا جب کہ منڈوپ ایکریمیا چلا گیا۔پھر وہاں
ب کا دھندہ بھی کامیاب نہ ہوا تو میں وہاں سے سب کچھ چھوڑ کر
ں پاکیشیا میں آ گیا کیونکہ یہاں منشیات کا دھندہ عروج پر تھا۔یہاں
نے ہوٹل بنایا اور ساتھ ہی منشیات کی غیر ملکی سمگلنگ کا کام
وع کر دیا۔اس دوران منڈوپ میرے پاس یہاں آیا اور اس نے
بتایا کہ اس نے ایک بین الاقوامی تنظیم قائم کر لی ہے جو دفاعی
ہو لے چوری کرتی ہے۔اس نے مجھے یہاں اپنا نمائندہ بنا دیا اور وہ
نسمیٹر بھی دیا اور میں اس کے لئے کام کرنے لگا"...... ماٹھو نے پوری
میل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس منڈوپ کا حلیہ قد وقامت اور اس کے بارے میں دوسری
صیل"...... عمران نے کہا تو ماٹھو نے حلیے کے ساتھ ساتھ باقی
صیل بھی بتا دی۔

"ٹائیگر تم جا کر اس کے دفتر سے وہ ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران
نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ خفیہ الماری میں ہے۔اسے نہیں ملے گا تم مجھے چھوڑ دو میں
نے تمہیں سچ سچ سب کچھ بتا دیا ہے۔اگر تمہیں ٹرانسمیٹر چاہئے تو وہ بھی
میں تمہیں دے دوں گا"...... ماٹھو نے کہا۔

"تم نے ابھی تک تعاون کیا ہے اور سب کچھ تفصیل سے بتا دیا ہے
اس لئے ابھی تک تم زندہ بھی ہو۔لیکن یہ ٹرانسمیٹر یہاں آنے پر معلوم

ہو گا کہ تم نے اس بارے میں بھی سچ بولا ہے یا نہیں ۔اس کے بع تمہاری زندگی کا فیصلہ کریں گے...... عمران نے کہا۔

"میں نے درست کہا ہے تم بے شک خود جا کر دیکھ لو" ۔ ماٹھو۔ جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ ٹائیگر مجھے یہ آدمی سچ بولتا محسوس ہو ر ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں واقعی سچ کہہ رہا ہوں ۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے سامنے جھوٹ بولنے کا مطلب موت ہو گا"...... ماٹھو نے جواب دیا۔

"وزارت دفاع میں ایک سپرنٹنڈنٹ کام کرتا تھا باسط علی تم اسے جانتے ہو"...... عمران نے کہا تو ماٹھو بے اختیار چونک پڑا ۔اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے چراغ سے جل اٹھے ۔

"اوہ اوہ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم تک میرا نام کس طرح پہنچا ہے ۔وہ ۔وہ کاش میں اسے ہلاک کرا دیتا"...... ماٹھو نے ہونٹ بھینچ ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باسط علی وزارت دفاع میں سپرنٹنڈنٹ تھا ۔ایک بار اس سے میرا کام پڑ گیا لیکن وہ شخص تو قطعی احمق تھا ۔اس نے نہ صرف صاف جواب دے دیا بلکہ اعلیٰ حکام کو بھی میرے متعلق رپورٹ کر دی ۔ میں نے بڑی مشکل سے بھاری رقمیں دے کر اعلیٰ حکام کا منہ بند کر د میرا اس وقت جی تو چاہا تھا کہ اس باسط علی کا خاتمہ کرا دوں لیکن میر

ں لئے خاموش رہا کہ اس کی اچانک موت کا شک براہ راست مجھ پر ں کیا جائے گا ۔پھر وہ ریٹائرمنٹ کے قریب تھا اس لئے میں خاموش گیا ۔پھر باسط علی ریٹائر ہو گیا ۔لیکن اس نے میرا پیچھا نہ چھوڑا بلکہ ں نے اعلیٰ حکام کو مسلسل میری شکایتیں شروع کر دیں لیکن اب ں کی شکایتیں میرا کچھ نہ بگاڑ سکتی تھیں کیونکہ اب میں نے اوپر کے گوں کو خرید رکھا تھا اور ویسے بھی وہ ریٹائر ہو چکا تھا اور میرا کام حال چل ہی رہا تھا ۔ایک دو بار وہ میرے ہوٹل بھی آ گیا اور اس نے ے دھمکیاں بھی دیں ۔لیکن میں خاموش ہو گیا ۔کیونکہ میں نے آج ک کبھی کسی آدمی کے خون میں ہاتھ نہ رنگے تھے میں تو صرف رقم ے کر دھندہ کرنے اور کرانے کا قائل ہوں ۔اس لئے میں خاموش رہا لین مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ باسط علی تم جیسے لوگوں کے پاس پہنچ جائے ...... ماٹھو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہم کون ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ عمارت یقیناً سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہو گی"...... ماٹھو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم نے کس بات سے یہ اندازہ لگایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باسط علی نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ اس نے میرے متعلق تفصیلات ایک شخص علی عمران تک پہنچا دی ہیں جو سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اس لئے اب میری خیر نہیں ہے لیکن میں نے اس

کی بات کی پرواہ نہ کی کیونکہ میرا خیال تھا کہ سیکرٹ سروس والے ار جیسے عام سے آدمی کو کہاں مل سکتے ہیں یہ شخص پاگل ہو گیا ہے لیکن اب تم لوگوں نے جیسے مجھے بے ہوش کیا ہے اور جس قسم کا یہاں ماحول ہے اور جس طرح تم پوچھ گچھ کر رہے ہو ۔ ایسا عام پولیس نہیں کر سکتی"...... ماٹھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہمارا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے سمجھے ۔ ہمارا تعلق بھی تمہارے اس منڈوپ گروپ کی طرح ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے ۔ اس تنظیم کو اطلاع ملی ہے کہ تمہارے ذریعے محکمہ دفاع کی ایک انتہائی اہم فائل کی نقل حاصل کی گئی ہے حالانکہ ہماری پارٹی نے جو تحقیقات اس فائل کے بارے میں کرائی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ یہ فائل محکمے کے لئے بیکار ہو چکی ہے اور اسے عام ریکارڈ کی طرح جلانے کا حکم دے دیا گیا ہے ہماری پارٹی یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ منڈوپ گروپ نے اس بیکار فائل کے لئے اتنی بھاری رقم کیوں خرچ کی ہے"...... عمران نے کہا۔

" منڈوپ نے کسی کے کہنے پر ہی یہ کام کیا ہو گا ورنہ وہ خود تو سائنس دان ہے اور نہ اس کی کوئی لیبارٹری یا اسلحے کی فیکٹری ہے اس کا تو دھندہ بھی یہی ہے کہ وہ ایسے فارمولے چرا کر آگے بھاری رقموں کے عوض فروخت کر دیا کرتا ہے"...... ماٹھو نے جواب دیا۔

" یہی تو معلوم کرنا ہے کہ منڈوپ نے یہ فائل کس کے کہنے حاصل کی ہے ۔ اگر تم بتا دو گے تو نہ صرف زندہ رہو گے بلکہ تمہیں

بھاری معاوضہ بھی دیا جا سکتا ہے...... عمران نے کہا۔

" یہ بات مجھے کیسے معلوم ہو سکتی ہے ۔ میرے منڈوپ سے دوستانہ تعلقات نہیں رہے وہ تو بس ٹرانسمیٹر پر مجھے مشن بتا دیتا ہے اور پھر بھاری رقم میرے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتی ہے اور میں کام شروع کر دیتا ہوں"...... ماٹھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جب پہلی بار وہ تم سے یہاں آکر ملا تھا تب تو تمہاری اس سے بات چیت ہوئی تھی ۔ کوئی ایسی بات جس سے پتہ چل سکے کہ آخر اس نے مخبری کا دھندہ چھوڑ کر بین الاقوامی تنظیم کیسے بنا لی"...... عمران نے کہا۔

" میں نے اس سے پوچھا تھا اس نے بتایا کہ اس کا رابطہ ایک ایسے یہودی گروپ سے ہو گیا ہے جو مختلف ممالک کے سائنس دانوں کے بنائے ہوئے فارمولے حاصل کرتا ہے اور پھر انہیں خفیہ لیبارٹریوں میں بھجوا دیتا ہے ۔ پھر وہاں سے جو رپورٹیں اسے ملتی ہیں ان کے مطابق وہ فیصلہ کرتے ہیں اور اگر اس فارمولے کے تحت کوئی ایسا ہتھیار بنایا جا سکتا ہو جس سے کثیر منافع کمایا جا سکتا ہو تو وہ اس پر کام شروع کر دیتے ہیں ۔ یہ گروپ بے حد بھاری رقومات خرچ کرتا ہے اس کا زیادہ تر کام تو ایکریمیا، یورپ اور ویسٹرن کارمن کے سائنس دانوں سے ہو جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ایشیا کے پسماندہ ملکوں کے سائنس دانوں سے بھی رابطہ رکھنا چاہتے ہیں ۔ چنانچہ ایسے ملکوں کے لئے انہوں نے منڈوپ گروپ سے رابطہ کیا ہے اور منڈوپ

گروپ نے یہاں پاکیشیا میں مجھے اپنا ایجنٹ بنایا ہے"...... ماٹھو نے جواب دیا۔

"اب تک کتنے راز چرا کر منڈوپ گروپ کے حوالے کر چکے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"پچیس تیس تو ہوں گے اب مجھے صحیح تعداد تو یاد نہیں ہے"۔ ماٹھو نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے تم باسط علی کے کہنے کے مطابق واقعی ملک دشمن ہو۔ تمہارا خاتمہ ضروری ہے"...... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ ماٹھو کوئی جواب دیتا۔ عمران کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور دوسرے لمحے دھماکے کے ساتھ ہی گولی ماٹھو کے دل میں اتر گئی۔ ماٹھو کے حلق سے صرف ایک چیخ ہی نکل سکی۔ پھر چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔

"اس کی لاش کو اٹھا کر کسی چوک پر پھینک دو"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے نارمن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... نارمن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے ہنری کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا بات کراؤ"...... نارمن نے چونک کر کہا۔

"ہیلو باس میں ہنری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نارمن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے تمہاری"...... نارمن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"باس میں نے بڑی دوڑ دھوپ کے بعد جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس آدمی ماٹھو کے اغوا میں وہاں کے ایک مقامی آدمی

ٹائیگر کا ہاتھ بتایا گیا ہے اور اس ٹائیگر کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران سے بتایا جاتا ہے۔ میں نے اس علی عمران کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق علی عمران کو انتہائی خوفناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور باس یہ علی عمران آج ہی اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ایک فلائٹ کے ذریعے ناراک روانہ ہوا ہے"...... ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو یہ معلوم کرنا تھا کہ ماتھو اس تھری ایکس فائل کے سلسلے میں مارا گیا ہے یا کوئی اور چکر ہے۔ اس بارے میں تم نے کیا معلوم کیا ہے"...... نارمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس بارے میں باس کیسے معلوم ہو سکتا تھا جب تک عمران یا ٹائیگر سے پوچھ گچھ نہ کی جاتی"...... ہنری نے کہا۔

"تو کرو پوچھ گچھ تمہیں کس نے روکا ہے"...... نارمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ عمران اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ناراک گیا ہے اور ایئر پورٹ سے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق یہ آدمی ٹائیگر بھی اس کے ساتھ ہے جب کہ کاغذات میں اس کا نام عبدالعلیٰ بتایا گیا ہے۔ لیکن اس کا حلیہ میں نے ایئر پورٹ ریستوران کے ایک ویٹر سے معلوم کیا ہے جو ذاتی طور پر اس عمران اور ٹائیگر کو جانتا ہے"...... ہنری نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران کے ساتھ یہ ٹائیگر بھی ناراک پہنچ رہا

ہے"...... نارمن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ہنری نے کہا۔

"ان کی فلائٹ ناراک کس وقت پہنچے گی"...... نارمن نے پوچھا۔

"ناراک کے وقت کے مطابق کل صبح آٹھ بجے"...... ہنری نے جواب دیا۔

"ان کے حلیے وغیرہ بتادو"...... نارمن نے پوچھا۔

"اس عمران اور ٹائیگر کے حلیے تو بتا سکتا ہوں۔ باقی افراد کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ویسے ان میں دو عورتیں بھی شامل ہیں"...... ہنری نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور ٹائیگر کے حلیے بتانے شروع کر دیئے۔

"ٹھیک ہے میں ان سے خود ہی مزید پوچھ گچھ کر لوں گا تم واپس آ جاؤ"...... نارمن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے پاس ہی پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فورڈ اسٹنڈنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"نارمن بول رہا ہوں میرے آفس آ جاؤ"...... نارمن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو ایک ادھیڑ عمر لیکن سمارٹ سا آدمی اندر داخل ہوا۔

"آؤ بیٹھو فورڈ"...... نارمن نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا اور فورڈ خاموشی سے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" میں تمہیں کام بتانے سے پہلے اس کا پس منظر بتا دیتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تم نے اس کام کو کس انداز میں مکمل کرنا ہے "...... نارمن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

" یس باس "...... فورڈ نے جواب دیا اس کے چہرے پر تجسس اور جوش کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ہم نے منڈوپ گروپ کے ذریعے پاکیشیا کے دارالحکومت سے ایک اہم دفاعی فائل کی کاپی حاصل کی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ایشیا کے ان پسماندہ ملکوں میں جن میں پاکیشیا بھی شامل ہے۔ ہمارے کام منڈوپ گروپ ہی کرتا ہے اور آج تک اس بارے میں کبھی کسی شکایت کا موقع نہیں آیا لیکن اس بار منڈوپ نے بتایا ہے کہ اسے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا میں اس کا آدمی جس کے ذریعے اس نے یہ اہم فائل حاصل کی تھی اسے اغوا کر کے پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں اس اطلاع پر چونک پڑا۔ گو منڈوپ نے اپنی طرف سے مجھے اعتماد دلایا ہے کہ اگر اس فائل کی وجہ سے ہی اس کا آدمی ہلاک ہوا ہے تو اس آدمی کے ذریعے وہ کسی صورت بھی نہ منڈوپ تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ ہم تک لیکن پھر بھی میرے ذہن میں ایک خلش پیدا ہو گئی۔ چنانچہ میں نے ہنری کو پاکیشیا بھجوایا تاکہ وہ معاملات کی بو سونگھ سکے ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کا فون آیا ہے کہ اس نے وہاں جا کر جو کچھ

معلوم کیا ہے اس کے مطابق اس آدمی جس کا نام ماٹھو بتایا گیا ہے کو وہاں کے ایک مقامی بدمعاش ٹائیگر نے اغوا کیا اور یہ ٹائیگر ایک آدمی علی عمران کا ساتھی بتایا جاتا ہے اور یہ علی عمران سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور یہ عمران اپنے چھ ساتھیوں سمیت جن میں وہ ٹائیگر بھی شامل ہے اور دو عورتیں بھی ہیں پاکیشیا سے ناراک کے لئے روانہ ہو چکا ہے اور کل صبح آٹھ بجے یہ فلائٹ ناراک پہنچ گی "۔ نارمن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" میں سمجھ گیا باس آپ ان لوگوں کو ختم کرانا چاہتے ہیں "۔ فورڈ نے کہا۔

" اگر مجھے انہیں گولی مروانی ہوتی تو پھر تمہیں اتنی لمبی چوڑی تفصیل بتانے کی کیا ضرورت تھی۔ فون پر ہی کہہ دیتا کہ انہیں گولی مار دو "...... نارمن نے منہ بناتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ سوری باس بہرحال حکم دیجئے "...... فورڈ نے قدرے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

" اس عمران اور ٹائیگر کے حلیے معلوم ہیں وہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ان کے ساتھ باقی گروپ بھی ہو گا۔ تم نے اس سارے گروپ کو اغوا کر کے ریڈ بلاک لے جانا ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے میں ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس فائل کے متعلق کیا کچھ جانتے ہیں "...... نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور ٹائیگر کے وہ حلیے بتا دیئے جو ہنری نے اسے بتائے تھے۔

"باس اگر ان لوگوں کا اس فائل سے کوئی تعلق نہ ہوا تو پھر آپ کیا کریں گے ان کا"...... فورڈ نے کہا۔

"پھر مجھے ان سے کیا لینا ہے۔ انہیں بے ہوش کر کے کسی بھی جگہ چھوڑا جا سکتا ہے"...... نارمن نے کہا۔

"باس میری ایک تجویز ہے کہ اس پورے گروپ کی بجائے اگر اس عمران اور ٹائیگر کو اغوا کر لیا جائے تو کام آسانی سے ہو جائے گا ورنہ اتنے بڑے گروپ کو اغوا کر کے لے جانا خاصا مشکل کام ہو گا۔ ہاں اگر انہیں ہلاک کرنے کا حکم ہوتا تو وہ آسانی سے ہو جاتا"...... فورڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تمہارا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ اوکے تم ان دونوں کو اغوا کر کے وہاں پہنچا دو لیکن خیال رکھنا یہ لوگ سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں اور ایسے لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہوتے ہیں"...... نارمن نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس لیکن آپ فکر نہ کریں یہ جتنے بھی تربیت یافتہ ہوں ہیں تو بہرحال پسماندہ ملک کے رہنے والے۔ یہ ہمارا کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں"...... فورڈ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کے باوجود احتیاط ضروری ہے"...... نارمن نے کہا۔

"یس باس"...... فورڈ نے جواب دیا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی جیسے ہی روشنی میں تبدیل ہوئی۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن جب اس نے دیکھا کہ اس کا جسم فولادی راڈز سے جکڑا ہوا ہے تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے گردن گھمائی تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ ساتھ والی کرسی پر ٹائیگر موجود تھا لیکن اس کی گردن ابھی تک ڈھلکی ہوئی تھی۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں موجود تھے جس کا صرف ایک دروازہ تھا۔ کمرے میں موجود سامان سے صاف دکھائی دیتا تھا کہ اس کمرے کو ٹارچنگ روم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پیر کو موڑ کر عقبی پائے کی طرف لے

جانے کی کوشش شروع کر دی اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد جب اس کے بوٹ کی ٹو عقبی پائے کے پیچھے پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی تو اس نے پیر کو ذرا سا اوپر نیچے کیا۔ گو اس حالت میں اس کے پورے جسم پر شدید دباؤ تھا اور اسے خاصی تکلیف محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ اپنے کام میں لگا رہا اور پھر کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز اس کے جسم کے گرد سے غائب ہو گئے تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر ٹائیگر کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ٹائیگر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ باہر سے بند تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اسی لمحے اسے ٹائیگر کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا اور پھر جب تک وہ ٹائیگر کی کرسی کے پاس پہنچا ٹائیگر کی آنکھیں کھل چکی تھیں اور اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم تن چکا تھا۔

"باس۔ باس آپ۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے"...... ٹائیگر نے حیرت سے اپنے آپ کو جکڑا ہوا اور عمران کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا۔

"مجھے بھی ابھی چند لمحے پہلے ہی ہوش آیا ہے اور چونکہ کرسی کی نشست کا سائز چھوٹا تھا اس لئے میرا پیر عقبی پائے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس طرح میں آزاد ہو گیا"...... عمران نے کہا اور کرسی کی پشت پر پہنچ کر اس نے پیر سے ٹھوکر ماری تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ

ہی ٹائیگر کے جسم کے گرد موجود راڈز بھی غائب ہو گئے اور ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں تو غسل کرنے کے بعد ابھی لباس تبدیل ہی کر رہا تھا کہ اچانک میرا ذہن چکرایا اور پھر مجھے یہاں ہوش آیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"شکر کرو انہوں نے تمہیں اس وقت بے ہوش کیا ہے جب تم لباس پہن چکے تھے۔ ورنہ تو بڑی مشکل ہو جاتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے ساتھ تو باقی ممبرز بھی تھے۔ پھر"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں تمہاری طرح سب اپنے اپنے کمروں میں لباس وغیرہ تبدیل کرنے گئے ہوئے تھے۔ میں البتہ ایک فون کرنے میں مصروف تھا کہ اچانک مخصوص قسم کی گیس کی بو میری ناک سے ٹکرائی اور پھر اس سے پہلے کہ میں سنبھل سکتا۔ میں بے ہوش ہو گیا اور اب یہاں مجھے ہوش آیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن باقی ساتھی یہاں نظر نہیں آ رہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے ہم دونوں کو ہی یہاں لایا گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے مزید کوئی بات ہوتی انہیں دروازے کی دوسری طرف ہلکی سی آہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد بھاری دروازہ ہلکے سے دھماکے سے

کھلا اور دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"ارے یہ کیا"...... دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا کیونکہ ان کی نظریں سامنے موجود خالی کرسیوں پر پڑ گئی تھیں کہ عمران اور ٹائیگر دونوں بھوکے عقابوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے اور پھر چند ہی لمحوں بعد آنے والے دونوں بے ہوش ہو کر فرش پر گر چکے تھے۔

"تم انہیں کرسیوں پر راڈز سے جکڑ دو میں باہر کا چکر لگا آؤں"۔ عمران نے ان میں سے ایک کی پھولی ہوئی جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر ایک راہداری تھی۔ وہ اس راہداری سے گزر کر جیسے ہی آگے بڑھا وہ ایک برآمدے میں پہنچ گیا۔ برآمدے میں ایک کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اندر سے دو آدمیوں کی باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کی سائیڈ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"چیف باس ان ایشیائیوں سے خود پوچھ گچھ کرنے آیا ہے مائیکل۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں کوئی خاص اہمیت رکھتے ہیں"...... ایک آدمی نے کہا۔

"ظاہر ہے ورنہ چیف باس کسی عام آدمی کے لئے تو آج سے پہلے یہاں کبھی نہیں آیا"...... دوسری آواز سنائی دی تو عمران اچھل کر دروازے میں آیا تو اس نے کمرے میں دو آدمیوں کو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

"خبردار ہاتھ اٹھاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے لیکن اس کے ساتھ ہی ان کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے ان کی جیبوں کی طرف بڑھے ہی تھے اور دوسرے لمحے کٹک کٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں سینے پر گولیاں کھا کر چیختے ہوئے پشت کے بل نیچے جا گرے۔ نیچے گر کر انہوں نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے ایک بار پھر سائیلنسر لگے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور ان دونوں کے جسم جھٹکے کھا کر ساکت ہو گئے۔ عمران تیزی سے واپس مڑا اور پھر اس نے اس ساری کوٹھی کا چکر لگا لیا۔ لیکن وہاں اور کوئی آدمی نہ تھا البتہ اس نے ایک بڑا سا تہہ خانہ ضرور چیک کر لیا تھا جو جدید ترین اسلحے کی پیٹیوں سے بھرا ہوا تھا۔

"تو یہ اسلحے کا دھندہ کرتے ہیں لیکن پھر انہوں نے ہمیں کیوں اغوا کیا ہے"...... عمران نے واپس اس کمرے کی طرف مڑتے ہوئے کہا جہاں ٹائیگر کے ساتھ آنے والے دونوں موجود تھے۔ جب عمران اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ آنے والے دونوں کرسیوں پر راڈز سے جکڑے ہوئے بیٹھے تھے البتہ ان کی گردنیں بدستور ڈھلکی ہوئی تھیں۔

"ان کی گردنیں سیدھی کر کے پھر ان کے ناک منہ بند کر کے انہیں ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ایک طرف رکھی ہوئی ایک کرسی کو اٹھا کر ان کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا چونکہ عمران اور ٹائیگر دونوں نے انہیں اس انداز

میں اٹھا کر نیچے پھینکا تھا کہ ان کی گردنیں ایک مخصوص انداز میں بل کھا گئی تھیں اسی لئے وہ فوری بے ہوش بھی ہو گئے تھے اور اب جب تک وہ بل سیدھا نہ کیا جاتا وہ کسی صورت بھی ہوش میں نہ آسکتے تھے اس لئے عمران نے ٹائیگر کو تفصیل سے ہدایت دی تھی ۔ ٹائیگر نے حکم کی تعمیل کی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کراہتے ہوئے ہوش میں آگئے۔

" تم باہر رکو ان کے دو ساتھی باہر موجود تھے انہیں تو میں نے ہلاک کر دیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کوئی اچانک آجائے "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف مڑ گیا۔

" تم ۔ تم کیسے آزاد ہو گئے ۔ تم تو راڈز میں جکڑے ہوئے تھے "۔ ہوش میں آتے ہی ان میں سے ایک ادھیڑ عمر لیکن سمارٹ سے آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا تعلق ایشیا سے ہے اور ایشیائی بازی گری میں بھی ماہر ہوتے ہیں اور شعبدہ گری میں بھی ۔ اس لئے ہمارے لئے یہ راڈز وغیرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم تو گیس سے بے ہوش کئے گئے تھے ۔ تم خود بخود کیسے ہوش میں آگئے ۔ کیا واقعی تم جادوگر ہو "...... اس بار دوسرے آدمی نے کہا۔

" میں پہلے ہی تمہارے اس سوال کا جواب دے چکا ہوں اب تم

اپنا تعارف کرا دو ۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم میں سے باس کون ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم کیوں یہ بات پوچھ رہے ہو "...... اس آدمی نے جو اندر داخل ہوتے ہوئے آگے تھا چونک کر پوچھا۔

" اس لئے کہ میں ایک آدمی سے بات کرنا چاہتا ہوں "...... عمران نے جواب دیا۔

" میں باس ہوں "...... اس آدمی نے کہا۔

" تم نے ہمیں کیوں اغوا کرایا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" ہمیں اس کے لئے ہائر کیا گیا تھا "...... باس نے کہا۔

" کس نے ہائر کیا تھا "...... عمران نے پوچھا۔

" ایک تنظیم نے "...... باس نے جواب دیا۔

" ہمیں اغوا کرنے کے بعد تم نے ہمیں زندہ رکھا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ہم سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے تھے اور چونکہ تم باس ہو اس لئے یہ بات تم بتاؤ گے کہ تم ہم سے کیا پوچھنا چاہتے تھے "۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

" ہمیں بتایا گیا تھا کہ ایشیا سے ایک گروپ جس میں دو عورتیں اور باقی مرد ہیں ناراک آ رہا ہے ۔ ان میں سے دو آدمیوں کے حلیے بتائے گئے تھے اور ہمیں کہا گیا تھا کہ یہ گروپ ناراک میں اسلحے کی سمگلنگ کے سلسلے میں کسی بڑے گروپ سے ملنا چاہتا ہے اور ہمیں کہا گیا تھا کہ تم دونوں کو اغوا کر کے یہ معلوم کریں کہ تم یہاں اسلحے

کے سلسلے میں کس گروپ سے ملنا چاہتے تھے"...... باس نے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام نارمن ہے"...... باس نے جواب دیا۔

"کس تنظیم نے تمہیں ہائر کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"فری زون نامی ایک خفیہ تنظیم ہے"...... نارمن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی باس ہو۔ اس لئے تم یہ سمجھ رہے ہو کہ اس طرح کی باتیں کر کے مجھ جیسے فیلڈ میں کام کرنے والے آدمی کو الجھا سکو گے۔ تو مسٹر نارمن یہ میں تمہیں بتا دوں کہ تم نے صرف اپنا نام درست بتایا ہے اور بس۔ باقی تمہاری ساری باتیں غلط ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو"...... نارمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جس طرح ایکس ریز جسم کے اندر چھپی ہوئی ہڈیوں کو سامنے لے آتی ہیں۔ اس طرح میری آنکھوں سے بھی ایسی ریز نکلتی ہیں جو سچ جھوٹ کا پتہ چلا لیتی ہیں۔ میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں کہ تم تشدد کے بغیر جو کچھ سچ ہے بتا دو"...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ سچ تھا وہ میں نے بتا دیا ہے"...... نارمن نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

"اوکے میں نے اتمام حجت کر دی ہے۔ اب جو کچھ ہو گا اس پر تمہیں کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کے استر کے اندر بنی ہوئی ایک

خفیہ جیب سے ایک تیز دھار لیکن پتلا سا استرا نما خنجر باہر کھینچ لیا۔

"اب یہ خنجر تمہاری زبان سے سچ اگلوائے گا"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ نارمن کچھ کہتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ نارمن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ تیز دھار خنجر نے اس کا دایاں نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا اور ابھی اس کی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار نارمن کے بائیں نتھنے کا بھی وہی حال ہوا جو دائیں کا ہوا تھا اور کمرہ ایک بار پھر نارمن کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا وہ مسلسل چیخے چلا جا رہا تھا۔ عمران نے خنجر ایک طرف زمین پر پھینک دیا اور آگے بڑھ کر اس نے مڑی ہوئی انگلی کے ہک سے نارمن کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضرب لگا دی۔ ضرب لگتے ہی نارمن کا جسم اس طرح پھڑکنے اور لرزنے لگا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔ اس کا چہرہ یکلخت مسخ ہو گیا۔ آنکھیں باہر کو نکل آئیں۔ اس کی چیخیں اس کے حلق میں ہی رک گئیں۔ اس کی حالت یکلخت تباہ سی ہو کر رہ گئی۔

"تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یہ کیسا عذاب ہے اور اب دوسری ضرب پہلے سے دوگنا بڑا عذاب ثابت ہو گی"...... عمران نے ایک بار پھر مڑی ہوئی انگلی کا ہک بنا کر نارمن کی پیشانی کے سامنے لے جاتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مم مم مت مارو۔ رک جاؤ۔ پپ پپ پانی

دو۔ میں مرجاؤں گا رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں"...... نارمن کے منہ سے اس طرح رک رک کر الفاظ نکلنے لگے جیسے الفاظ اس کی مرضی کے بغیر اچھل اچھل کر باہر آ رہے ہوں۔

"پانی بھی مل جائے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ دوسری ضرب سے پہلے تم مر نہیں سکتے۔ بولتے رہو ورنہ"...... عمران نے ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"سس سوانکا کے منڈوپ نے ہمیں یہ کام سونپا تھا۔ سوانکا کے منڈوپ نے۔ اس نے کہا تھا کہ اس نے پاکیشیا سے کوئی فائل اڑائی ہے اور اب سیکرٹ سروس کے آدمی ناراک اس فائل کے پیچھے آ رہے ہیں۔ ان سے معلومات حاصل کرو اور اگر یہ واقعی اس فائل کے پیچھے آ رہے ہوں تو انہیں ہلاک کر دو"...... نارمن نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوانکا کا منڈوپ یہاں ناراک میں رہتا ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"نہیں وہ سوانکا میں رہتا ہے"...... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے سوانکا کے منڈوپ گروپ کا نام لے کر یہ بات تو بتا دی ہے کہ تمہارا تعلق ریڈ کرافٹ سے ہے۔ اس لئے اب تم یہ بتاؤ کہ ریڈ کرافٹ نے منڈوپ سے تھری ایکس کی فائل حاصل کر کے کہاں بھجوائی ہے اور اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو

نارمن بے اختیار چونک سا پڑا۔

"تم۔ تم۔ ریڈ کرافٹ کو جانتے ہو"...... نارمن کے لہجے میں اس قدر حیرت تھی کہ شاید اسے اپنی تکلیف بھی بھول گئی تھی۔

"سنو نارمن تم نے ایک بار پھر مجھے چکر دینے کی کوشش کی ہے لیکن یہاں آنے سے پہلے میں نے اس سلسلے میں جو تحقیقات کرائی تھیں اس کے مطابق پاکیشیا سے فائل واقعی منڈوپ گروپ نے حاصل کی تھی لیکن منڈوپ گروپ کا کام صرف معاوضہ لے کر کام کرنا ہے اور یہ بات بھی منڈوپ گروپ کے ایک ذریعے سے معلوم ہوئی ہے کہ منڈوپ گروپ نے یہ فائل حاصل کر کے ناراک کے ایک سائنسی گروپ ریڈ کرافٹ کو بھجوا دی ہے۔ چونکہ یہ کام براہ راست منڈوپ نے کیا ہے اور منڈوپ کی تلاش میں وقت لگتا اس لئے ہم براہ راست اس ریڈ کرافٹ کی تلاش میں یہاں ناراک پہنچ گئے۔ ریڈ کرافٹ گروپ کے بارے میں جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق ریڈ کرافٹ گروپ ایسا اسلحہ تیار کرتا ہے جو عام ڈگر سے ہٹ کر ہوتا ہے اس کے لئے وہ ایسے فارمولے حاصل کرتا ہے جو نئے ہوتے ہیں۔ انہیں کس طرح تھری ایکس فائل میں موجود ایک منفرد ساخت کی سب میرین بنانے کے خاکے کے متعلق معلوم ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے منڈوپ گروپ کے ذریعے اس فائل کی نقل حاصل کی اور ریڈ کرافٹ گروپ کے بارے میں مزید معلومات یہ ملی ہیں کہ ریڈ کرافٹ گروپ ان فارمولوں کو نجی طور پر کام کرنے والے سائنس دانوں کے

مختلف گروپس کو بھجوا دیتا ہے اور ان سے رپورٹس طلب کرتا ہے۔ اس کے بعد جو گروپ اس سے قابل عمل اور مفید فارمولا تیار کرنے کی حامی بھر لیتا ہے اس سے فارمولا تیار کرایا جاتا ہے اور پھر اس فارمولے کے مطابق وہ اپنی فیکٹری میں یہ اسلحہ تیار کرا کر سپر پاورز کو فروخت کرتا ہے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ریڈ کرافٹ گروپ انتہائی وسیع اور منظم گروپ ہے۔ چونکہ اس فائل میں موجود سب میرین کے خاکوں کو ہمارے ملک کے سائنس دانوں نے ناقابل عمل اور غیر مفید قرار دے دیا تھا اس لئے اس فائل کی حفاظت بھی اس طرح نہ کی گئی جس طرح ہونی چاہئے تھی لیکن اس فائل میں ریڈ کرافٹ کی دلچسپی بتا رہی ہے کہ انہیں اس میں سے کوئی ایسا آئیڈیا ملنے کی واقعی امید ہے جس سے وہ کوئی نیا اور تباہ کن اسلحہ تیار کر سکیں کیونکہ ریڈ کرافٹ گروپ سب میرین وغیرہ تیار نہیں کرتا وہ صرف اسلحہ تیار کرتا ہے۔ اب یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے یہاں پہنچتے ہی تم لوگ از خود ہم سے ٹکرا گئے ورنہ تمہیں تلاش کرنے کے لئے نجانے ہمیں کتنا کام کرنا پڑتا اس لئے اب تم بتاؤ گے کہ اس فائل کو تم لوگوں نے کس کس گروپ کے پاس بھیجا اور انہوں نے اس کے بارے میں کیا رپورٹ دی ہے اور یہ بھی سن لو کہ اب تمہاری پیشانی پر جو ضرب لگے گی اس کے بعد تم اس قابل ہی نہیں رہو گے کہ تم جھوٹ بول سکو۔ تمہارا لاشعور خود بخود سچ اگل دے گا لیکن اس ضرب کے بعد تمہارا اعصابی نظام ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور تمہارا جسم

حرکت کرنے کے قابل ہی نہ رہے گا اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ضرب لگنے سے پہلے سچ سچ بتا دو اور اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے ناکارہ اور معذور ہونے سے بچا لو اور میں اب صرف پانچ تک گنوں گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی کا آغاز کر دیا۔

"رک جاؤ۔ تم واقعی بہت باخبر آدمی ہو۔ تم سے کچھ نہیں چھپایا جا سکتا۔ صرف مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں سب کچھ سچ سچ بتا دیتا ہوں"...... نارمن نے کہا۔

"چلو وعدہ کہ اگر تم واقعی سب کچھ سچ سچ بتا دو گے تو تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سب کچھ بتا دیتا ہوں لیکن پہلے مجھے پانی پلاؤ میری حالت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے"...... نارمن نے کہا تو عمران نے ایک لمحے کے لئے اسے غور سے دیکھا اور پھر تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس کمرے کے ساتھ کوئی باتھ روم نہیں تھا اس لئے پانی لینے کے لئے اس کا دوسرے کمرے میں جانا ضروری تھا۔ باہر برآمدے میں ٹائیگر موجود تھا۔

"کیا ہوا باس"...... ٹائیگر نے عمران کو برآمدے میں آتے دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

"کہیں سے پانی لے آؤ تاکہ اس آدمی کو پانی پلا کر اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے وہ اب سب کچھ بتانے پر آمادہ ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا

اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ایک کمرے کی طرف مڑ گیا جب کہ عمران واپس پلٹ گیا۔ کمرے میں نارمن اور اس کا ساتھی ویسے ہی موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر پانی سے بھری ایک بوتل اٹھائے اندر آیا۔

"اسے پانی پلاؤ"...... عمران نے نارمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر پانی کی بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل کا دہانہ نارمن کے منہ سے لگا دیا۔ نارمن اس طرح غٹاغٹ پانی پینے لگا جیسے پیاسے اونٹ پانی پیتے ہیں۔ جب اس نے پانی پینا بند کیا تو ٹائیگر نے بوتل میں موجود باقی پانی نارمن کے چہرے پر انڈیل دیا۔ نارمن کا چہرہ اب پہلے کی نسبت خاصا نارمل ہو گیا تھا۔

"اب بولو کیا کہتے ہو۔ لیکن یہ سوچ لو کہ اس کے بعد تمہیں کوئی موقعہ نہ ملے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ میں ناراک میں ریڈ کرافٹ کا چیف ہوں۔ ریڈ کرافٹ کا ہیڈ کوارٹر ولنگٹن میں ہے لیکن کہاں ہے اس کا مجھے بھی علم نہیں ہے۔ ویسے ہیڈ کوارٹر والے صرف فیکٹریوں کو ڈیل کرتے ہیں۔ باقی سارا کام میں اور میرا دفتر کرتا ہے۔ یہ میرا ساتھی فورڈ ہے۔ یہ ناراک میں ریڈ کرافٹ کے ایکشن گروپ کا انچارج ہے۔ ریڈ کرافٹ کو اطلاع ملی کہ پاکیشیا کے ایک سائنس دان نے ایک سائنس کانفرنس کے دوران اپنے دوست سائنس دانوں کے ساتھ لیزر سے چلنے والی ایک سب میرین کا آئیڈیا ڈسکس کیا۔ اس نے بتایا کہ اس نے اس سلسلے میں ابتدائی خاکے تیار کیے ہیں لیکن حکومت پاکیشیا

کے بڑے سائنس دانوں نے اسے ناقابل عمل قرار دے دیا ہے۔ جب کہ اس کے ذہن کے مطابق لیزر کی مدد سے سب میرین کو چلایا جا سکتا تھا اس کا خیال تھا کہ لیزر کو انتہائی طاقتور توانائی میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے آدمی ایسی رپورٹیں حاصل کرنے کے لئے مسلسل کام کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ اطلاع ہمارے پاس پہنچ گئی۔ ہمارے گروپ نے اس سائنس دان کو اغوا کر لیا۔ اس سے تفصیلات معلوم ہوئیں تو میں نے ہیڈ کوارٹر کو اس سے آگاہ کیا۔ ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کیا کہ اس نئے آئیڈیے کو سائنس گروپس سے چیک کرایا جائے تاکہ اگر اس آئیڈیے پر کام ہو سکتا ہے تو یہ انتہائی انقلابی ایجاد ہو گی سب میرین کی بجائے اس توانائی سے خلائی جہازوں اور راکٹوں کو چلایا جا سکتا ہے۔ لیزر ایندھن زمین کا سب سے انقلابی ایندھن ثابت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس سائنس دان سے اس فائل کے بارے میں تفصیلات معلوم کی گئیں۔ اور پھر اس فائل کے حصول کے لئے ہم نے منڈوپ گروپ سے رابطہ قائم کیا۔ ایشیا کے پسماندہ ملکوں سے ایسے فارمولے حاصل کرنے کے لئے منڈوپ گروپ انتہائی موثر ثابت ہوتا رہا ہے کیونکہ ان علاقوں میں دولت سے ہی سارے کام ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے منڈوپ گروپ کے ذمے تھری ایکس فائل حاصل کرنے کا مشن سونپ دیا۔ منڈوپ نے تھری ایکس فائل کی نقل حاصل کر کے ہمیں بھجوا دی میں نے اسے اس کا معاوضہ دے دیا۔ لیکن پھر منڈوپ نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا میں اس کا ایجنٹ جس کا نام ماتھو تھا اسے اغوا کر

کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام فائل کے حصول کے فوری بعد ہوا ہے ۔اس پر میں پریشان ہو گیا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ وہاں کام صرف دولت کی بنیاد پر مکمل نہیں ہوا کیونکہ اس سے قبل یہی ہوتا تھا کہ دولت دے کر جو کچھ حاصل کیا جاتا تھا وہ ہمیشہ خفیہ رہتا تھا۔اس پر میں نے ایک آدمی کو وہاں بھجوایا جس نے مجھے رپورٹ دی کہ منڈوپ کے مقامی ایجنٹ ماٹھو کو وہاں کے ایک مقامی بدمعاش ٹائیگر نے اغوا کیا ہے اور ٹائیگر کا ساتھی ایک علی عمران نامی آدمی ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے اور اس آدمی نے یہ اطلاع بھی دی کہ علی عمران اور ٹائیگر دونوں اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ پاکیشیا سے ناراک کے لئے روانہ ہوئے ہیں ۔اس نے عمران اور ٹائیگر کے حلیے بھی بتا دیئے ۔جس پر میں نے فورڈ کو بلا کر ہدایت کی کہ عمران اور ٹائیگر دونوں کو اغوا کر کے یہاں لایا جائے تاکہ ان سے پوچھ گچھ کی جا سکے کہ کیا وہ اس فائل کے سلسلے میں کچھ جانتے ہیں یا نہیں ۔چنانچہ فورڈ نے تم دونوں کو ہوٹل سے اغوا کر کے یہاں کرسیوں میں جکڑ دیا۔ تم دونوں گیس سے بے ہوش تھے ۔پھر اس نے مجھے اطلاع دی اور میں یہاں آ گیا۔ لیکن جب ہم دونوں اندر آئے تو تم کرسیوں سے آزاد ہو چکے تھے اور اس کے بعد تم جانتے ہو کہ کیا ہوا"...... نارمن نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ساری باتیں مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتیں تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس فائل کا کیا ہوا۔ تم نے اس سے کیا فارمولا حاصل کیا"...... عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمارے گروپ کا طریقہ کار ہے کہ ہم ایسے فارمولے کو سائنس دانوں کے چار پرائیویٹ گروپوں کو بھجوا دیتے ہیں جو اس پر ریسرچ کرتے ہیں اور پھر اپنی رائے دیتے ہیں ۔چنانچہ تھری ایکس فائل ان چاروں گروپوں کو بھجوا دی گئی ان میں سے تین گروپس نے رائے دی کہ یہ ناقابل عمل منصوبہ ہے اس سے کوئی مفید کام نہیں لیا جا سکتا لیکن ایک گروپ جسے شلائر گروپ کہا جاتا ہے اس نے رپورٹ دی کہ اگر اس میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں تو اس سے ایک انتہائی انقلابی ایجاد حاصل کی جا سکتی ہے لیکن اس کے لئے انہیں ایک ماہ کی مہلت ملنی چاہئے اور معاوضہ بھی ۔اس پر میں نے ہیڈ کوارٹر بات کی تو مجھے وہاں سے کہا گیا کہ میں چاروں گروپس کی رائے ہیڈ کوارٹر بھجوا دوں ۔ ہیڈ کوارٹر خود ہی اسے ڈیل کرے گا ۔چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔اس کے بعد کیا ہوا مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے"...... نارمن نے جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیل ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر ولنگٹن میں ہے اور میرا اس سے رابطہ صرف ٹرانسمیٹر سے ہے ۔میں ذاتی طور پر اس کے بارے میں مزید کچھ نہیں جانتا"۔ نارمن نے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے ان گروپس کی آراء کیسے وہاں بھیجیں"...... عمران

نے پوچھا۔

"ایسے کاموں کے لئے ہیڈ کوارٹر اپنے خاص آدمی یہاں بھجواتا ہے"...... نارمن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری تکلیف کافی کم ہو گئی ہے کیوں"۔ عمران نے یکلخت لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... نارمن نے جواب دیا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے کہ مجھے جھوٹ سچ کا فوری علم ہو جاتا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور انگلی موڑ کر نارمن کی طرف جارحانہ انداز میں بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ لیکن وعدہ کرو کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے گا ورنہ میں بے موت مارا جاؤں گا"...... نارمن نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"اب کوئی وعدہ نہیں ہوگا بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ولنگٹن کے نواحی قصبے سٹاکن میں ہیڈ کوارٹر ہے۔ ریڈ ہال نا ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں"...... نارمن نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹائیگر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"باس ہمیں گھیرا جا رہا ہے"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور اس کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور نارمن اور خاموش بیٹھے ہوئے فو دونوں کے سینوں میں سوراخ ہو گئے۔ ان دونوں کے حلق سے چیخیں

نکلیں اور ان کے جسم بری طرح تڑپنے لگے۔

"آؤ"...... عمران نے ریوالور جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ ہمیں گھیرا جا رہا ہے"...... عمران نے باہر آتے ہی پوچھا۔

"باس میں اوپر والی منزل کو چیک کرنے گیا تو میں نے دو کاروں کو اس عمارت کی سائیڈوں پر آکر رکتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے چار افراد نکل کر تیزی سے عمارت کی سائیڈوں میں ہو گئے اور جب میں نیچے اترنے لگا تو میں نے ایک تیسری کار کو عین گیٹ کے سامنے رکتے ہوئے دیکھا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمارت کو یقیناً چاروں طرف سے گھیرا گیا ہو گا۔ اب باہر نکلنے کا کوئی راستہ تم نے چیک کیا ہے"...... عمران نے برآمدے میں پہنچتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس آپ اندر مصروف رہے تو میں نے اس عمارت کی پوری چیکنگ کی ہے۔ نیچے تہہ خانے سے ایک خفیہ راستہ ساتھ والی عمارت میں جا رہا ہے اور وہ عمارت خالی ہے میں چیک کر آیا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو چلو پھر"...... عمران نے کہا اور ابھی وہ مڑنے ہی لگے تھے کہ انہوں نے سرخ رنگ کے کیپسول ہوا میں اڑ کر عمارت کے اندر

گرتے دیکھے۔

"سانس روک لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی سانس روک لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سانس روکے ہوئے تہہ خانے میں پہنچے اور پھر وہاں سے اس خفیہ راستے سے ہوتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ ٹائیگر کا چہرہ پھٹنے کے قریب ہو رہا تھا۔

"اب سانس لے سکتے ہو"...... عمران نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے جلدی سے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساتھ والی عمارت میں پہنچ گئے وہ واقعی خالی پڑی ہوئی تھی۔

"چلو یہاں سے بھی نکلو وہ یہاں پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور وہ عقبی طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے دروازہ کھولا اور پھر باہر چلا گیا۔ باہر ایک معروف سڑک تھی جس پر ٹریفک رواں دواں تھی۔ فٹ پاتھ پر کافی لوگ بھی چل رہے تھے۔ عمران نے ٹائیگر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں خاموشی سے باہر آ کر فٹ پاتھ پر چلنے والوں میں شامل ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے کچھ فاصلے پر سکوں سے چلنے والا ایک پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ عمران جلدی سے اندر داخل ہوا اور اس نے رسیور اٹھایا اور جیب سے سکے نکال کر اس نے باکس میں ڈالے۔ اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈریم لینڈ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

"روم نمبر فور تھرڈ سٹوری مس جولیانا سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"......چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جولیا تم اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر ہوٹل چھوڑ دو۔ کسی عقبی راستے سے باہر نکلنا اور ہوٹل چھوڑ کر ٹرانس کالونی پہنچ جاؤ وہاں جلے بوائے کے نام سے ایک ہوٹل موجود ہے اس کی منیجر کروبی سے مل کر تم نے میرا نام لینا ہے وہ تمہیں فوری طور پر کسی پناہ گاہ پہنچا دے گی۔ میں اور ٹائیگر بھی وہاں پہنچ جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن تم کہاں غائب ہو گئے ہو اور"...... جولیا نے کہنا شروع کیا۔

"جو میں نے کہا ہے وہ کرو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور ایک بار پھر کوٹ کی چھوٹی جیب سے سکے نکال کر اس نے باکس میں ڈالے اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ناراک ایئر پورٹ سے اترتے ہی اس نے سب سے پہلے یہ کام کیا تھا کہ کافی سارے سکے حاصل کر کے مخصوص جیب میں ڈال لئے تھے۔ ویسے تو ایکریمیا میں کارڈ فون بھی لگے ہوئے تھے لیکن ان کے لئے خصوصی طور پر کارڈ حاصل کئے جاتے تھے جب کہ اب بھی سکوں والے فون زیادہ استعمال کیے جاتے تھے اور وہ ہر جگہ

دستیاب بھی تھے اس لئے عمران کارڈ کے حصول کے چکر میں پڑنے کی بجائے ہمیشہ سکوں والے فون ہی استعمال کرتا تھا۔ دوسری بار سکے ڈال کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس بلیو بوائے ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کروبی سے بات کراؤ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کروبی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن اس بار بولنے والی کی آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر عورت ہے۔

"علی عمران بول رہا ہوں کروبی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران تم۔ کہاں سے فون کر رہے ہو میں تو تمہاری منتظر تھی تم ہوٹل کیوں نہیں آئے"...... دوسری طرف سے بے چین سے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے سوچا تھا کہ ذرا تیاری کر کے تمہارے پاس آؤں گا تاکہ تم مجھے دیکھتے ہی نہ ریجیکٹ کر دو۔ اس لئے ایک اور ہوٹل میں ٹھہر گیا تھا لیکن اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو فوری طور پر پناہ گاہ کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ مجھے امید ہے تم نے پاکیشیا سے میری فون کال پر کوئی بندوبست کر لیا ہوگا"...... عمران نے جواب

دیا۔

"ہاں کر لیا ہے لیکن کیا تم میرے پاس نہیں آؤ گے"...... کروبی نے پوچھا۔

"ضرور آؤں گا لیکن بتایا تو ہے تیاری کے بعد۔ میرے ساتھی تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ ان کی لیڈر ایک سوئس خاتون ہے مس جولیا۔ جیسے ہی یہ لوگ تمہارے پاس پہنچیں تم انہیں فوری طور پر اس پناہ گاہ تک پہنچا دینا اور مجھے بھی اس کی تفصیل بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"گرین کالونی کوٹھی نمبر تھری تھری ون اے بلاک۔ تمہارے مطلب کی تمام چیزیں وہاں موجود ہیں۔ وہاں جو آدمی موجود ہوا سے تم صرف اپنا نام بتا دینا وہ کوٹھی تمہارے حوالے کر کے واپس آجائے گا لیکن تم سے ملاقات کب ہو گی"...... کروبی نے کہا۔

"امید پر دنیا قائم ہے۔ تم بھی قائم رہو گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے باہر آگیا۔ ٹائیگر ایک طرف ہٹے ہوئے بک سٹال پر کھڑا رسالے الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے اس کے قریب پہنچ کر آہستہ سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خالی ٹیکسی میں سوار گرین کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ٹیکسی عمران نے گرین کالونی کے آغاز میں ہی چھوڑ دی اور پھر وہ پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد مطلوبہ کوٹھی عمران نے تلاش کر لی۔ پھاٹک پر پہنچ کر

اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے اس نوجوان سے کہا تو وہ چونک پڑا۔

"یس سر ٹھیک ہے۔ میرے لئے کیا حکم ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"کروبی نے بتایا تھا کہ تم واپس چلے جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر"...... نوجوان نے جواب دیا اور عمران اور ٹائیگر کے اندر جاتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف کو بڑھ گیا۔ کوٹھی واقعی عمران کی مرضی کے مطابق تھی۔

"ان لوگوں کو کیسے اطلاع مل گئی ہو گی باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ گروپ ہمارے پیچھے نہیں آیا ہے ان لوگوں کا کوئی مخالف گروپ ہو گا ورنہ اگر انہیں یہ اطلاع مل جاتی کہ ہم نے ان کے چیف باس کو کور کر لیا ہے تو وہ ریڈ کرنے کے لئے اس طرح انتظار نہ کرتے"...... عمران نے ایک الماری کھولتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر آپ نے ان دونوں کو فوری طور پر کیوں ہلاک کر دیا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ آنے والوں کو یہ ہمارے متعلق کچھ بتا سکیں کیونکہ ابھی صرف ان دونوں کو ہمارے متعلق علم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دوسرا گروپ بھی اس سلسلے میں دلچسپی لے رہا ہو اور انہیں بھی ہمارے متعلق علم ہو جائے"...... عمران نے الماری میں موجود جدید

ترین میک اپ باکس باہر نکالتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان لوگوں سے کچھ معلومات تو ملی ہوں گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں کام خاصا آگے بڑھ گیا ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ انہوں نے از خود ہم پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔ ورنہ ہمیں انہیں ٹریس کرنے میں خاصی مشکل پیش آتی"...... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔

"تم باہر جاؤ۔ جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے آنا ہے"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رافیل کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ رافیل صاحب سے بات کراؤ"...... عمران نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رافیل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں رافیل کیا فون محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو عمران صاحب اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن مجھے کھولے گا کون"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... رافیل کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ کھل کر بات کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ میں بندھا ہوا ہوں اور جب تک کھل نہ جاؤں اس وقت تک بات ہی نہ کروں"...... عمران نے جواب دیا تو رافیل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"وہ تو میں نے محاورتاً بات کی تھی عمران صاحب ورنہ اتنا تو مجھے بھی معلوم ہے کہ ابھی آپ کو باندھنے والا پیدا ہی نہیں ہوا ہے اور نہ شاید کبھی پیدا ہو"...... رافیل نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"باندھنے والا تو شاید پیدا نہ ہوا ہو لیکن باندھنے والی ضرور پیدا ہو چکی ہے۔ لیکن اب کیا کروں میری شدید خواہش کے باوجود وہ باندھنے پر رضامند ہی نہیں ہوتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو دوسری طرف سے رافیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں آپ کا اشارہ سمجھ گیا ہوں۔ اگر آپ کہیں تو میں اس سلسلے میں کوشش کروں"...... رافیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہیں دوسری بار بندھنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے میں جینی سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ارے ارے عمران صاحب میں اپنی نہیں آپ کی بات کر رہا ہوں میرے لئے تو ایک ہی بندھن کافی ہے۔ اس نے میرے جوڑ جوڑ توڑ رکھے ہیں اگر دفتر سے اٹھتے ہوئے ایک منٹ بھی دیر ہو جائے تو وہ محترمہ خود دفتر پہنچ جاتی ہے"...... رافیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھ ہونا بھی ایسا ہی چاہئے۔ جینی واقعی عقلمند خاتون ہے ورنہ تم تو بندھن کی رسی کو کمند بنائے نجانے کہاں کہاں پھینکتے پھرو"...... عمران نے جواب تو رافیل قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"وہ تو جوانی کی باتیں تھیں عمران صاحب ورنہ اب تو کسی کی طرف دیکھتے ہوئے بھی خوف آتا ہے"...... رافیل نے کہا۔

"آنکھیں بند کر کے دیکھ لیا کرو۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس کے باوجود وہ کچھ دیکھ لو گے جو آنکھیں کھول کر بھی نہ دیکھا جا سکتا ہو"۔ عمران نے جواب دیا اور رافیل ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"بہر حال حکم فرمائیے کیسے آج اتنے طویل عرصے بعد یاد کر لیا۔ اب تو چیف بھی ہمیں بھول گیا ہے"...... رافیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہیں تنخواہ تو باقاعدگی سے مل رہی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ تو ملنی ہی ہے"...... رافیل نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسی نوکری تو اللہ ہر کسی کو دے کہ کام نہ کاج اور تنخواہ حاضر"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ بات نہیں عمران صاحب۔کام کر کے تنخواہ لینے میں علیحدہ ہی لطف ہے"...... رافیل نے جواب دیا۔

"چلو پھر لطف لے لو۔ولنگٹن کے نواحی قصبے سٹاکن میں ایک ہوٹل ہے جس کا نام ریڈ ہال ہے۔کیا تم نے اسے دیکھا ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں خاصا بڑا اور مشہور ہوٹل ہے"...... رافیل نے جواب دیا۔

"ایک خفیہ تنظیم جس کا نام ریڈ کرافٹ ہے۔اس خفیہ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اس ریڈ ہال کے نیچے تہہ خانوں میں ہے۔میں اس وقت ساتھیوں سمیت ناراک میں موجود ہوں اور ابھی تھوڑی دیر بعد ہم لوگ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن کے لئے روانہ ہو جائیں گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے اس تنظیم کے کسی ایسے آدمی کو تم ٹریس کر کے اغوا کر لو جس سے مفید معلومات حاصل کی جا سکیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس قسم کی معلومات"...... رافیل نے پوچھا۔

"اس تنظیم نے پاکیشیا سے ایک دفاعی فائل چوری کرائی ہے۔اس فائل میں پاکیشیا کے ایک سائنس دان نے لیزر ریز کو توانائی میں تبدیل کر کے اس سے ایک جدید ساخت کی آبدوز بنانے کی تجویز پیش کی تھی اور اس سلسلے میں ابتدائی خاکے بھی بنائے تھے لیکن پھر سائنس دانوں نے مزید ریسرچ کے بعد اسے ناقابل عمل اور غیر مفید قرار دے دیا۔لیکن ریڈ کرافٹ نے یہ فائل چوری کرالی۔اس کا آفس ناراک

یں بھی ہے۔یہاں اتفاق سے اس کا چیف ہم سے ٹکرا گیا۔اس چیف سے معلوم ہوا ہے کہ فائل اس نے سائنس دانوں کے چار گروپس کو رائے دینے کے لئے بھیجی تھی جن میں سے تین گروپس نے اسے ناقابل عمل قرار دے دیا۔لیکن ایک گروپ جسے شلائر گروپ کا نام یا گیا تھا۔اس نے رائے دی کہ ضروری تبدیلیوں کے بعد لیزر ایندھن یار کیا جا سکتا ہے جو پوری دنیا کے لئے ایک انقلابی حیثیت رکھے گا۔ ں کے بعد یہ فائل اس چیف نے تمام آرا کے ساتھ ہیڈ کوارٹر بھجوا دی یڈ کوارٹر کے بارے میں بھی اس چیف نے ہی بتایا ہے۔میں چاہتا وں کہ وہاں سے یہ معلوم کیا جائے کہ اس فائل کے بارے میں مزید یا کارروائی کی گئی ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ وہ فائل واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... رافیل نے پوچھا۔

"نہیں اصل فائل تو پہلے ہی میرے پاس موجود ہے۔ویسے بھی ں فائل میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے فائدہ اٹھایا جائے مجھے تو ہ فارمولا چاہئے جسے وہ شلائر گروپ تیار کرے گا"...... عمران نے واب دیا۔

"پھر تو اس شلائر گروپ کو ٹریس کرنا پڑے گا"...... رافیل نے کہا۔

"ہاں یا اگر اس کا پتہ چل جائے تب بھی بات بن جائے گی"۔ ران نے جواب دیا۔

"او کے آپ یہاں آ کر کہاں ٹھہریں گے تاکہ میں اطلاع دے لوں"...... رافیل نے پوچھا۔

"تم اپنا کام شروع کر دو میں خود تم سے رابطہ کر لوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ کو میری خصوصی فریکونسی کا تو علم ہے ۔ میں ٹرانسمیٹر ساتھ رکھ لوں گا گڈ بائی"...... دوسری طرف سے رافیل نے کہا اور عمران نے بھی گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔اسی لمحے ٹائیگر باقی ساتھیوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ سب کیا چکر ہے ۔ تم کہاں غائب ہوگئے تھے اور یہ کروبی کون ہے ۔وہ تو تمہارا نام لے کر پاگل ہوئی جا رہی تھی"...... جولیا نے اند داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک تم ہو جس پر میرا نام تو ایک طرف بذات خود میری شخصیت کا کوئی اثر نہیں ہوتا ۔ورنہ تم نے اندازہ تو لگا ہی لیا ہوگا کہ میرا نام صنف نازک میں کتنا مقبول ہے"...... عمران نے مسکرا ہوئے کہا تو جولیا کے ساتھ صالحہ بے اختیار ہنس پڑی ۔

"ویسے عمران صاحب واقعی جس لہجے میں وہ آپ کا نام لے رہی تھی اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ آپ پر جان و دل فدا کرنے پر ہے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر سب اختیار ہنس پڑے ۔

"اسی لئے تو میں نے جولیا کو وہاں بھجوایا تھا تاکہ شاید جذبہ رقابت کام دکھا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ جذبہ رقابت ۔ میں اسے گولی مار دیتی نجانے میں نے

برداشت کیا ہے اسے"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"عمران صاحب کچھ ہمیں بھی تو بتایئے ہوا کیا ہے ۔ آپ اور ٹائیگر دونوں اچانک کمروں سے غائب ہوگئے ۔ہم واقعی آپ کا فون ملنے تک بے حد پریشان رہے"...... صفدر نے کہا ۔ اس نے شاید موضوع بدلنے کے لئے بات چھیڑ دی تھی ۔

"یہ ہم میں اور کون کون شامل تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم سے مراد ہم سب ہی ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"مس صالحہ بھی"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کیا کرو سمجھے"...... جولیا نے یکلخت کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے میں تو ڈبل ایس کی بات کر رہا ہوں ۔ تمہارے متعلق تو مجھے معلوم ہے کہ تم"...... عمران بات کرتے کرتے رک گیا۔

"تم کیا"......جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"تم تو ویسے بھی پریشان رہتی ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیوں میں کیوں پریشان رہتی ہوں ۔ کیا مطلب ہے تمہارا اس فقرے سے"......جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ابھی کروبی پر کیوں غصہ آرہا تھا تمہیں"...... عمران واقعی پوری طرح شرارت پر تلا ہوا تھا۔

"وہ ۔وہ تو میں ویسے ہی پوچھ رہی تھی ۔میری بلا سے تم چاہے جہنم میں جاؤ"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور کمرہ جولیا کے اس انداز پر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب پلیز ہمیں کچھ بتا دیں ۔آپ نے پاکیشیا سے روانگی کے وقت بھی کچھ نہیں بتایا تھا اور اب بھی آپ نے میری بات کو ٹال دیا ہے"...... صفدر نے جولیا کے چہرے پر شرم کے تاثرات ابھرتے دیکھ کر ایک بار پھر موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ہم نے فوری طور پر ولنگٹن جانا ہے ۔ٹائیگر تم پہلے مقامی میک اپ کر لو ۔ پھر جا کر چارٹرڈ کمپنی سے جہاز ہائر کرو ۔اس دوران باقی سب بھی میک اپ کر لیں گے پھر تمہارا فون آنے پر ہم بھی وہاں آجائیں گے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے مختصر طور پر باقی ساتھیوں کو اس کیس کے بارے میں آگاہ کرنا شروع کر دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی صوفے پر بیٹھے شراب پیتے ہوئے ایک بھاری بھرکم آدمی نے جس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے ۔ شراب کا گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف ایک مشکوک آدمی پکڑا گیا ہے ۔وہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مشکوک آدمی کیا مطلب کیسا مشکوک آدمی کون ہے وہ"۔ باس نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس یہ آدمی ہوٹل آیا اور اس نے ویٹر کو بھاری رقم دے کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں ہیڈ کوارٹر کے کسی ایسے آدمی کے بارے میں بتا دے جس سے

معلومات حاصل کی جاسکیں۔اس ویٹر نے اسے علیحدہ کمرے میں چلنے کا کہا اور پھر اس نے علیحدہ کمرے میں اس کے سر پر اچانک وار کر کے اسے بے ہوش کر دیا اور مجھے اطلاع دی۔میں نے اسے بلیک روم میں پہنچایا اور پھر وہاں تھوڑے سے تشدد پر اس نے زبان کھول دی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ وہ مخبری کرنے والی ایک تنظیم کا آدمی ہے۔اس تنظیم کا نام رافیل گروپ ہے۔یہ تنظیم ولنگٹن میں کام کرتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رافیل گروپ اوہ اسے میں جانتا ہوں۔وہ واقعی خاصی تیز تنظیم ہے۔اس کا چیف رافیل بھی مجھے ایک اور حیثیت سے جانتا ہے۔لیکن رافیل کو ہمارے ہیڈ کوارٹر سے کیا دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے"...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی مزید کچھ نہیں جانتا۔اگر آپ حکم دیں تو اس رافیل کو اغوا کرایا جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فی الحال نہیں ابھی تم اس آدمی کو ہلاک کر کے اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈلوا دو۔رافیل کے آفس میں ہمارا ایک آدمی موجود ہے میں اس سے خود ہی معلوم کر لوں گا"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ابھی اسے رسیور رکھے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کمرے میں سیٹی کی تیز آواز گونج اٹھی۔یہ آواز سنتے ہی وہ چونک کر اٹھا اور ایک طرف رکھی ہوئی میز کی طرف بڑھ گیا۔میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز

کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر باہر میز پر رکھ دیا۔سیٹی کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے ہی نکل رہی تھی۔چیف نے اس کا بٹن دبایا تو سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو تھامسن کالنگ فرام ناراک آفس اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔نارمن کہاں ہے۔تم نے کیوں ہیڈ کوارٹر کال کی ہے اوور"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس نارمن اور ایکشن گروپ کا چیف دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف اس طرح کرسی پر اچھلا جیسے اچانک کرسی میں طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"کیا کہہ رہے ہو۔کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اوور"۔چیف نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف اوور"...... دوسری طرف سے تھامسن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کس طرح یہ ہوا کس نے کیا پوری تفصیل بتاؤ اوور"...... چیف نے اس بار غراتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اب اپنے آپ پر قابو پا چکا ہے۔

"مجھے اچانک اطلاع ملی کہ ہمارے تھری ون سنٹر پر جیمسن گروپ والوں نے ریڈ کیا ہے کیونکہ میں نے ان کے اسلحے کی کھیپ راستے میں ہی اڑا لی تھی۔یہ اسلحہ تھری ون سنٹر میں ہی سٹاک کیا گیا تھا۔میں

لپنے گروپ کو لے کر فوراً وہاں پہنچا تو وہاں باس نارمن اور ایکشن گروپ کے چیف فورڈ کی لاشیں موجود تھیں ۔یہ لاشیں ٹارچنگ روم میں راڈز والی کرسیوں میں جکڑی ہوئی تھیں ۔باس نارمن کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے اور ان کا چہرہ بری طرح مسخ نظر آ رہا تھا ۔لیکن انہیں دل میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔یوں محسوس ہو رہا تھا کہ باس نارمن پر خوفناک اور غیر انسانی تشدد کیا گیا ہے ۔ اسلحہ بھی غائب تھا ۔مجھے چکر آگیا کیونکہ باس اور فورڈ کے وہاں پہنچنے اور اس طرح کے حالات میں ہلاک ہونے کی کوئی وجہ نظر نہ آ رہی تھی ۔جب کہ جیمسن گروپ اس قسم کی حرکت کر ہی نہ سکتا تھا۔بہر حال میں نے فوری طور پر ایکشن لیا اور جیمسن گروپ کے ایک اہم آدمی کو پکڑ لیا۔یہ آدمی اس ریڈ میں شامل تھا۔اس نے بتایا کہ انہیں اطلاع ملی تھی کہ ان کا اسلحہ اس بلڈنگ میں رکھا گیا ہے ۔لہذا انہوں نے وہاں ریڈ کیا لیکن عمارت خالی تھی ۔ایک کمرے میں دو لاشیں پڑی ہوئی تھیں جب کہ دوسرے کمرے میں بھی کرسیوں میں جکڑی ہوئی دو لاشیں موجود تھیں ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں چند لمحے پہلے گولی ماری گئی ہے ۔بہر حال انہوں نے اسلحہ تلاش کیا اور پھر وہ اسے لے کر چلے گئے ۔اس پر میں نے ایکشن گروپ کے سیکنڈ چیف آرنلڈ سے بات کی تو اس نے بتایا کہ باس نارمن نے فورڈ کو بلا کر حکم دیا تھا کہ پاکیشیا سے ایک گروپ ناراک پہنچ رہا ہے جس میں دو عورتیں اور باقی مرد ہیں ان میں سے دو کا حلیہ بھی بتایا گیا اور

نے بتایا کہ ان میں سے ایک جس کا نام علی عمران ہے وہ پاکیشیا ٹ سروس کا ایجنٹ ہے ۔باس نے فورڈ کو حکم دیا کہ ان بتائے ۓ دونوں آدمیوں کو اغوا کر کے تھری ون سنٹر کے ٹارچنگ روم پہنچا دیا جائے چنانچہ ایکشن گروپ نے حکم کی تعمیل کی اور اس پ نے ہوٹل پہنچ کر ان دونوں کو وہاں سے اغوا کر کے تھری ون پہنچا دیا گیا اور انچارج فورڈ کو اطلاع دے دی گئی اور ایکشن گروپ ں چلا گیا۔پھر فورڈ باس نارمن کو لے کر وہاں گئے ۔اس کے بعد ی لاشیں ملیں ۔اس پر میں نے فوری طور پر اس ہوٹل پر ریڈ کیا ے وہاں سے معلوم ہوا کہ ان دونوں کے باقی ساتھی اچانک ہوٹل و کر غائب ہو گئے ہیں ۔ان کے حلیے میں نے ایکشن گروپ سے لے ان کی تلاش کا حکم دے دیا ہے اور اب میں آپ کو کال کر رہا ہوں ر"...... تھامسن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ نارمن اور فورڈ کو اس پاکیشیائی گروپ نے ل کیا ہے اوور"......چیف نے کہا۔

"ظاہر ہے باس یہ انہی کا کام ہے ۔وہ کسی طرح آزاد ہو گئے اور پھر ہوں نے باس نارمن پر تشدد کر کے ان سے پوچھ گچھ کی اور اس کے ر انہیں ہلاک کر کے نکل گئے اوور"...... تھامسن نے جواب دیتے ئے کہا۔

"لیکن کیوں ۔وہ کون لوگ ہیں اور نارمن نے انہیں کیوں اغوا کیا اوور"......چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس نارمن نے ہنری کو پاکیشیا بھجوایا تھا۔ کیونکہ باس نارمن کو منڈوپ نے اطلاع دی تھی کہ پاکیشیا سے جو فائل اس نے ہمارے لئے حاصل کی تھی اسے حاصل کرنے والا اس کا آدمی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ہنری نے باس کو رپورٹ دی کہ اس آدمی کو اغوا کرنے والا وہاں ایک مقامی بدمعاش ٹائیگر نام کا ہے اور ٹائیگر کا ساتھی ایک شخص علی عمران ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے اطلاع دی کہ عمران اور ٹائیگر اپنے گروپ کے ساتھ پاکیشیا سے ناراک روانہ ہو چکے ہیں۔ اس اطلاع پر باس نارمن نے فورڈ کو کارروائی کا حکم دے دیا تھا اوور"...... تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تو یہ سارا سلسلہ اس فائل کا ہے۔ ٹھیک ہے تم ان لوگوں کو تلاش کراؤ اور سنو انہیں اغوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو نظر آئے اسے گولی سے اڑا دو۔ باقی میں سنبھال لوں گا اوور اینڈ آل"...... چیف نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور دوبارہ اس صوفے پر آ کر بیٹھ گیا جس کے سامنے تپائی پر فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے ایک بٹن دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رین بو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹیرم سے بات کراؤ میں رونالڈ بول رہا ہوں"...... چیف نے

اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ٹیرم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹیرم میں رونالڈ بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے کہا۔

"اوہ آپ خیریت کیسے یاد کیا ہے"...... ٹیرم کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تم نے ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسیوں میں طویل عرصہ گزارا ہے۔ کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... رونالڈ نے کہا۔

"جی ہاں بہت اچھی طرح جانتا ہوں لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں کیا اس سے آپ کا کوئی لنک تو پیدا نہیں ہو گیا"...... دوسری طرف سے ٹیرم نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں تشویش کی جھلکیاں نمایاں ہو گئی تھیں۔

"کیوں تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"...... رونالڈ نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے تیز اور خوفناک سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے۔ اگر اس کا کوئی لنک آپ کے ساتھ پیدا ہو گیا ہے تو پھر آپ کو فوری طور پر ایسے انتظامات کرنے چاہئیں کہ وہ آپ تک نہ پہنچ سکیں"...... دوسری طرف سے ٹیرم نے

جواب دیا۔

"مجھ تک وہ ویسے ہی نہیں پہنچ سکتے۔ تم اس بات کو ذہن سے دو۔اس سروس میں کوئی آدمی علی عمران بھی کام کرتا ہے"...... ر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں وہ ویسے تو فری لانسر ہے۔لیکن پاکیشیا سیکرٹ سرو سب سے اہم آدمی ہے اور دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ سمجھ ہے"...... ٹیرم نے جواب دیا۔

"رافیل کارپوریشن کے رافیل سے واقف ہو"...... اچانک ر نے پوچھا۔

"جی ہاں کیوں"...... ٹیرم نے پوچھا۔

"اس کا کوئی تعلق اس سروس سے ہے"...... رونالڈ نے پوچھا

"حتمی طور پر تو معلوم نہیں ہے البتہ سنا گیا ہے کہ وہ پا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے"...... ٹیرم نے جواب دیا

"اوکے ٹھیک ہے بس یہی پوچھنا تھا۔شکریہ"...... رونالڈ اور فون کا رسیور رکھ دیا۔چند لمحوں تک وہ خاموش بیٹھا رہا۔ پھ نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"روجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف یک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے بولنے والے

یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"رافیل کارپوریشن کے مالک رافیل کو جہاں بھی وہ موجود ہو۔ اغوا کر کے فوری طور پر ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور رونالڈ نے رسیور رکھا اور صوفے سے اٹھ کر ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔نمبر پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... بولنے والی کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"سارن کو اطلاع دے دو کہ روجر ایک آدمی کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچائے گا جیسے ہی وہ آدمی پہنچے مجھے فوری اطلاع دی جائے"...... رونالڈ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رونالڈ نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔پھر تقریباً ایک گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو رونالڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رونالڈ نے کہا۔

"سارن نے اطلاع دی ہے چیف کہ روجر ایک آدمی کو پہنچا گیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں"...... رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔باہر نکل کر وہ

مختلف راہداریوں سے ہوتا ہوا ایک کمرے کے بند دروازے پر پہنچا۔ اس دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ اس کمرے کی ساخت ساؤنڈ پروف ہے۔ دروازے کے باہر ایک نوجوان موجود تھا جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی اس نے رونالڈ کو دیکھتے ہی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ رونالڈ سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ٹارچنگ کے قدیم اور جدید تمام آلات موجود تھے۔ دو پہلوان نما آدمی بھی موجود تھے جن کے جسموں پر چست لباس تھے۔ ایک لوہے کی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی گردن اور جسم ڈھلکا ہوا تھا۔ کرسی کے گرد لوہے کے راڈز موجود تھے اس کرسی کے سامنے ایک بڑی کرسی موجود تھی۔ رونالڈ سیدھا اس کرسی کی طرف بڑھا اور اس نے کرسی کو اس کی پشت سے پکڑ کر ذرا سا پیچھے کی طرف کھسکایا اور اس پر بیٹھ گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا تو ایک پہلوان نما آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی نیلے رنگ کی شیشی پکڑی ہوئی تھی۔ اس نے اس بے ہوش آدمی کے قریب آکر شیشی کا ڈھکن ہٹایا پھر ایک ہاتھ سے اس نے اس کا منہ اونچا کیا اور دوسرے ہاتھ سے شیشی کا دہانہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کے ساتھ ہی اس کے سر سے بھی ہاتھ ہٹا لیا۔ شیشی کا ڈھکن بند کر کے وہ الٹے پاؤں تیزی سے چلتا

ہوا پیچھے ہٹ کر واپس اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا بے ہوش آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تھے۔ رونالڈ خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ سی نکل گئی اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ البتہ اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم اب پوری طرح تن گیا تھا۔

"مجھے پہچانتے ہو رافیل"...... رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا تو ہوش میں آنے والے نے یکلخت چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر آہستہ آہستہ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھرنے لگے۔

"تم۔ تم رونالڈ۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ مجھے کیوں اس طرح جکڑا گیا ہے۔ کیا مطلب"...... رافیل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں رافیل تم اس کمرے میں موجود ٹارچنگ کے آلات کو اچھی طرح دیکھ لو۔ اگر ان میں سے ایک بھی آلے کو استعمال کیا گیا تو تمہاری روح بھی صدیوں تک چیختی چلاتی رہے گی اور سب کچھ تمہاری زبان سے خود بخود باہر آجائے گا لیکن چونکہ تمہارے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم سب کچھ خود بخود بتا دو"...... رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"اچھے دوستانہ تعلقات ہیں کہ تم نے مجھے اغوا کرایا اور یہاں کری

پر جکڑ کر دھمکیاں بھی دے رہے ہو۔ اگر تمہیں دوستانہ تعلقات کا ا
ہی خیال تھا تو تم مجھے براہ راست فون بھی کر سکتے تھے یا خود بھی میر
آفس آ سکتے تھے"...... رافیل نے برا سا منہ بناتے ہوئے طنزیہ لہجے م
کہا۔

" ایسا مجبوراً کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہو سکتا تھا کہ تم سچ نہ بولتے۔ جب
کہ یہاں تمہیں بہرحال سچ بولنا پڑے گا۔ البتہ میرا وعدہ کہ اگر تم
تعاون کیا تو میں تم سے معافی مانگ لوں گا اور تمہیں زندہ اور
سلامت واپس بھجوا دیا جائے گا"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے ک

" ٹھیک ہے پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... رافیل نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو"...... رونالڈ
کہا تو رافیل چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے
جیسے اسے رونالڈ سے اس قسم کے سوال کی قطعاً توقع ہی نہ تھی۔

" ہاں اور یہ بات تو اس فیلڈ میں کام کرنے والے سب جانتے ہیں
میں یہاں پاکیشیا کے مفادات کے لئے کام کرتا ہوں لیکن میرا
صرف معلومات حاصل کرنے تک محدود ہے"...... رافیل نے جوا
دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا آدمی ریڈ ہال میں کیا معلومات حاصل کرنے گیا تھا
رونالڈ نے کہا تو رافیل ایک بار پھر چونک پڑا۔

" وہاں وہ کسی ایسے آدمی کو ٹریس کرنا چاہتا تھا جو ایک خفیہ تنظ

ریڈ کرافٹ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو"...... رافیل نے ہونٹ
چباتے ہوئے جواب دیا۔

" کیوں۔ تمہیں کیا معلومات چاہئیں تھیں"...... رونالڈ نے پوچھا۔

" پاکیشیا میں ایک آدمی ہے جس کا نام علی عمران ہے وہ فری لانسر
ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے لیکن اپنے طور
پر بھی وہ مختلف مشن سرانجام دیتا رہتا ہے۔ ویسے وہ میرا ذاتی طور پر
دوست بھی ہے۔ اس نے مجھے فون کیا تھا اور کہا تھا کہ میں اس تنظیم
کے کسی ایسے آدمی کو ٹریس کروں جو اس کے بارے میں سب کچھ جانتا
ہو۔ اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر اور ریڈ ہال کے بارے میں بھی اس نے
مجھے بتایا تھا جس پر میں نے اپنا آدمی بھجوا دیا لیکن تم یہ سب کچھ کیوں
پوچھ رہے ہو۔ تمہارا اس تنظیم سے کیا تعلق ہے"...... رافیل نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہی تعلق ہے جو تمہارا اس عمران سے ہے۔ تمہارا آدمی وہاں پکڑا
گیا تو انہوں نے مجھے یہ کام سونپ دیا"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

" تم نے خواہ مخواہ اتنی تکلیف خود بھی اٹھائی اور مجھے بھی تکلیف دی
مجھے معلوم ہے کہ تمہارا بھی مخبری کا دھندہ ہے اور پہلے بھی ہم آپس
میں معلومات کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں تم مجھ سے براہ راست بات کر
لیتے"...... رافیل نے جواب دیا۔

" بتایا تو ہے۔ میرا خیال تھا کہ شاید تم سچ نہ بولو۔ یہ بتاؤ کہ اس
عمران نے تمہیں کہاں سے کال کر کے یہ کام سونپا تھا"...... رونالڈ نے

پوچھا۔

"ناراک سے"...... رافیل نے جواب دیا۔

"تم نے اسے جواب کس انداز میں دینا تھا"...... رونالڈ نے کہا۔

"وہ خود یہاں آرہا ہے۔ مجھے اس نے کہا تھا کہ جب تک وہ ولنگٹن پہنچے میں ایسا آدمی ٹریس کرا لوں میں نے اس سے پوچھا کہ وہ یہاں کہاں ٹھہرے گا تاکہ میں اسے وہاں رپورٹ دے دوں تو اس نے کہا کہ وہ خود یہاں پہنچ کر مجھے کال کرے گا۔ وہ دراصل انتہائی محتاط طبیعت کا آدمی ہے اس لئے اس نے مجھے اپنے متعلق کچھ بتانے سے گریز کیا"...... رافیل نے جواب دیا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر عمران یہاں پہنچ کر تم سے رابطہ کرے تو تم اس کا پتہ معلوم کر کے مجھے اطلاع دو گے"...... رونالڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کر دوں گا لیکن یہ بتا دوں کہ وہ شخص حد درجہ تیز آدمی ہے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم براہ راست اس کے منہ نہ لگو بس اپنی پارٹی کو معلومات مہیا کرنے تک ہی محدود رہو"...... رافیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تمہاری بات کا خیال رکھوں گا۔ او کے"۔ رونالڈ نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ڈمپی رافیل صاحب کو یہاں سے باہر تک چھوڑ آؤ اور رافیل دیکھو تم نے چونکہ مجھ سے تعاون کیا ہے اس لئے میں بھی تمہیں زندہ سلامت واپس بھجوا رہا ہوں اس لئے مجھے یقین ہے کہ آئندہ تم میرے

خلاف کوئی کارروائی نہ کرو گے۔ تمہیں جو تکلیف ہوئی ہے میں اس کے لئے دلی طور پر معذرت خواہ ہوں"...... رونالڈ نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈمپی اس کا اشارہ سمجھتا ہے۔ وہ رافیل کو بے ہوش کر کے ہیڈ کوارٹر سے نکالے گا اور پھر اسے کسی بھی جگہ اسی حالت میں چھوڑ دے گا۔ تاکہ اسے معلوم نہ ہو سکے کہ اس سے کہاں پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ ویسے پہلے اس کا رافیل کو زندہ واپس بھیجنے کا قطعی ارادہ نہ تھا اس لئے وہ براہ راست اس کے سامنے آگیا تھا۔ لیکن پھر اس نے ارادہ اس لئے بدل دیا کہ وہ اب اس رافیل کے ذریعے اس عمران کو ٹریس کرانا چاہتا تھا۔

ٹیکسی خاصی تیز رفتاری سے ولنگٹن کی ایک مصروف سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹیکسی کی سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا جب کہ عقبی سیٹ پر صالحہ اور جولیا موجود تھیں۔ وہ دونوں بھی ایکریمین میک اپ میں تھیں جب کہ عمران بھی ایکریمین بنا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے ایک موڑ کاٹا اور پھر اس سائیڈ روڈ پر سے ہوتی ہوئی وہ ایک بارہ منزلہ عمارت کی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ یہ عمارت سائٹ ہاؤس کہلاتی تھی۔ اس میں بے شمار کمپنیوں کے دفاتر تھے۔ ٹیکسی رکتے ہی عمران نیچے اترا اور اس کے ساتھ ہی جولیا اور صالحہ بھی نیچے اتر آئیں۔ عمران نے میٹر دیکھا اور پھر جیب سے اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

"باقی تمہاری ٹپ"...... عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"تھینک یو سر۔ کیا میں آپ کی واپسی کا انتظار کروں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں، ہو سکتا ہے ہمیں کافی دیر ہو جائے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ جولیا اور صالحہ خاموشی سے اس کے پیچھے چلتی ہوئیں عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تیز رفتار لفٹ کے ذریعے آٹھویں منزل پر پہنچ گئے۔ یہاں ایک آفس پر لریٹ کارپوریشن کا چھوٹا سا بورڈ موجود تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جولیا اور صالحہ بھی اندر داخل ہو گئیں۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں آفس ٹیبلیں لگی ہوئی تھیں اور انتہائی خاموشی سے کام ہو رہا تھا۔ ایک طرف ایک شیشے کا کیبن تھا جس کے باہر ایک خاتون بیٹھی فون سننے میں مصروف تھی۔ کیبن کے دروازے پر منیجر سمتھ کا نام لکھا ہوا تھا۔

"مسٹر سمتھ سے کہیں کہ فلاڈیلفیا سے لیڈی ماؤتھ تشریف لائی ہیں"...... عمران نے اس فون سننے والی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے کہا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"باس فلاڈیلفیا سے لیڈی ماؤتھ تشریف لائی ہیں ان کے ساتھ ایک مرد اور ایک خاتون بھی ہیں"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تشریف لے جائیں"...... لڑکی نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران آگے بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر خود ایک طرف ہٹ گیا۔

"تشریف لے چلیے لیڈی صاحبہ اور آپ بھی سیکرٹری صاحبہ"۔ عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی۔ اس کے پیچھے صالحہ بھی اندر چلی گئی تو عمران بھی اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ یہ ایک چھوٹا سا آفس تھا لیکن انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک دفتری میز کے پیچھے ایک گنجے سر کا مالک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"میں مینیجر ہوں سمتھ"...... اس آدمی نے جولیا اور صالحہ کو آگے بڑھتے دیکھ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"لیڈی صاحبہ کی طرف سے مصافحے کی ڈیوٹی میں سرانجام دیا کرتا ہوں۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں لیڈی صاحبہ کا مینیجر ہوں"۔ عمران نے آگے بڑھ کر مینیجر سمتھ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا جب کہ جولیا بڑے مطمئن اور شاہانہ انداز سے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔ صالحہ بھی خاموشی سے اس کے قریب بیٹھ گئی تھی۔

"فرمائیے لیڈی صاحبہ میں اور میرا ادارہ آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہے"...... مینیجر نے ہاتھ ملا کر دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اب اس کا لہجہ خشک تھا اور چہرے پر بھی کھردرے پن کے تاثرات ابھر

آئے تھے۔ شاید اسے لیڈی کے ہاتھ نہ ملانے والی بات پسند نہ آئی تھی۔

"ہم ایک خاص سائنسی فارمولے پر اپنے خرچ پر مزید ریسرچ کرانا چاہتے ہیں اور ہمیں اطلاع ملی ہے کہ سائنس دانوں کا ایک گروپ جسے شلائر گروپ کہا جاتا ہے۔ اس طرح کے کام کرتا ہے اور اس شلائر گروپ سے آپ کا کاروباری رابطہ ہے"...... جولیا نے بڑے شاہانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ہمارا کام سائنسی آلات کی سپلائی ہے اس لئے ہمارا ان سے واقعی رابطہ موجود ہے لیکن وہ گروپ تو بہت بھاری معاوضہ چارج کرتا ہے اور دوسری بات یہ کہ آپ کو ہمیں بھی فیس ادا کرنی پڑے گی"...... مینیجر نے خالصتاً کاروباری لہجے میں کہا۔

"میرا تعارف پہلے آپ سے کرایا جا چکا ہے اس لئے آپ کو اتنی سی بات تو سمجھ جانی چاہئے تھی کہ دولت میرا پرابلم نہیں ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ ایک لاکھ ڈالر ہماری فیس ادا کر دیں اور اپنے فارمولے کی فائل بھی ہمیں دے دیں۔ یہ فائل شلائر گروپ تک پہنچ جائے گی۔ وہ اسے چیک کریں گے اور پھر جس انداز کی اس پر ریسرچ ہونی ہو گی۔ اسی انداز کے اخراجات اور فیس وہ بتا دیں گے۔ اگر آپ کو وہ فیس قبول ہوئی تو کام شروع ہو جائے گا ورنہ وہ فائل آپ کو واپس مل جائے گی"...... مینیجر نے جواب دیا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے اپنی فیس بے حد کم بتائی ہے۔

ایک لاکھ ڈالر دینا ہی ہماری شان کے خلاف ہے۔ہم آپ کو پانچ لاکھ ڈالر فیس دیں گے"...... جولیا نے ایسے کہا جیسے پانچ لاکھ ڈالر اس کے لئے پانچ ڈالر کی حیثیت بھی نہ رکھتے ہوں ۔ عمران اور صالحہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔ان دونوں کا انداز واقعی اس طرح مؤدبانہ تھا جیسے وہ لیڈی صاحبہ کے ملازم ہوں۔

"اوہ ۔ اوہ آپ کا بے حد شکریہ لیڈی صاحبہ ۔آپ واقعی مہربان خاتون ہیں"...... منیجر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے یکلخت جگمگا اٹھا تھا۔آنکھوں میں موجود چمک مزید تیز ہو گئی تھی۔

"یہ رقم ہم ابھی اور اس وقت بھی دے سکتی ہیں بشرطیکہ آپ شلائر گروپ سے ہمارا براہ راست رابطہ کرا دیں ۔ہم اپنے سائنسی فارمولے کے سلسلے میں انتہائی محتاط ہیں ۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ اس فارمولے پر ریسرچ سے پوری دنیا کے عوام کو انتہائی مفاد پہنچے گا لیکن ہم یہ چاہتی ہیں کہ اس فارمولے کا کریڈٹ ہمارے پاس رہے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں قیامت تک ہمارا نام انسانیت نواز افراد کی لسٹ میں شامل رکھیں"...... جولیا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔ عمران کے چہرے پر جولیا کی ان باتوں سے بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے ۔ کیونکہ عمران اسے جو کچھ سمجھا کر یہاں تک لایا تھا جولیا اس سے کہیں بڑھ کر اچھے انداز میں بات کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے لیڈی صاحبہ ہمیں آپ کی شرط منظور ہے"...... منیجر

نے فوراً جواب دیا۔

"منیجر"...... جولیا نے بڑے تحکمانہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس لیڈی"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر سمتھ کو پانچ لاکھ ڈالر کا گارنٹیڈ چیک دے دیں"...... جولیا نے کہا۔

"یس لیڈی"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور جیب سے ایک چیک بک نکال کر اس نے اس کا ایک چیک پھاڑا اور آگے بڑھ کر اس نے چیک منیجر کے سامنے رکھ دیا۔چیک ایکریمیا کے سب سے بڑے بنک کا گارنٹیڈ چیک تھا۔ منیجر نے جیسے ہی چیک دیکھا اس کا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایسے چیک ہر صورت میں کیش کر دیئے جاتے ہیں۔اس نے جلدی سے چیک اٹھایا اور اسے بڑی نفاست سے تہہ کر کے اس نے اپنی جیب میں رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"شلائر گروپ کے چیف ڈاکٹر رانسن سے میری بات کرائیں"۔ اس نے رسیور اٹھا کر کہا اور واپس رسیور رکھ دیا۔

"کیا ان کا باقاعدہ آفس ہے"...... اس بار عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں ۔یہ سائنس دانوں کا ایک ایسا گروپ ہے جو حکومت سے ہٹ کر کام کرتا ہے۔ان کی اپنی لیبارٹریز ہیں ۔ڈاکٹر رانسن اس

کے چیف ہیں۔صرف ان سے رابطہ ہوتا ہے اور پھر کام شروع ہو جاتا ہے"...... منیجر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور منیجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی فون پیس پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"ڈاکٹر رانسن سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے آنے والی آواز اب واضح طور پر پورے آفس میں سنائی دے رہی تھی شاید منیجر نے جولیا کی تسلی کی خاطر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔

"ہیلو سمتھ بول رہا ہوں منیجر کریٹ کارپوریشن"...... سمتھ نے کہا۔

"ڈاکٹر رانسن فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے ایک بارعب اور بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر رانسن ایک پرائیویٹ کام آیا ہے۔وہ آپ سے براہ راست رابطہ چاہتے ہیں۔بہت بڑی اور معقول پارٹی ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"براہ راست کیوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کی شرط یہی ہے وہ اس کام کو صرف آپ کے ہاتھوں میں براہ راست دینا چاہتے ہیں اور ہمارا کمیشن البتہ انہوں نے علیحدہ ادا کر دیا ہے"...... منیجر نے کہا۔

"لیکن آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے"...... ڈاکٹر رانسن نے کہا۔

"لیڈی صاحبہ ہیں۔انتہائی معزز خاتون ہیں آپ ان سے مل کر بے حد خوش ہوں گے"...... سمتھ نے کہا۔

"لیڈی ہیں او کے۔ٹھیک ہے پھر ملاقات کی جا سکتی ہے"۔۔دوسری طرف سے لیڈی کی بات سن کر فوراً رضامندی کا اظہار کر دیا گیا۔

"انہیں کہاں بھیجا جائے"...... سمتھ نے کہا۔

"میرے آفس بھیج دیں۔میں ابھی ایک گھنٹہ تک یہاں موجود ہوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے گڈ بائی"...... سمتھ نے کہا اور ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر رانسن بے حد اصول پرست آدمی ہیں لیکن ظاہر ہے خاتون سے ملنے سے تو کوئی شریف آدمی انکار نہیں کر سکتا"...... منیجر سمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ ہمیں ان کا پتہ دے دیں اور اپنا کارڈ بھی"...... جولیا نے کہا۔

"پیٹر روڈ پر سنڈک پلازہ میں ان کا ذاتی آفس ہے۔تھرڈ فلور روم نمبر الیون"...... منیجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کارڈ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔اسی لمحے جولیا اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی صالحہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"تھینک یو مسٹر سمتھ"...... جولیا نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔سمتھ نے بھی اس کا شکریہ ادا کیا اور خود دروازے تک چھوڑنے آیا۔تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں بیٹھے پیٹر روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اب وہاں جا کر کیا کرنا ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے صرف اپنا جلوہ دکھانا ہے باقی کام میں خود کر لوں گا۔ آخر منیجر کو بھی تو کچھ کرنا چاہئے"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے عقبی سیٹ پر موجود جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا کے ساتھ بیٹھی صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"چلو منیجر تو کام یہاں دکھا دے گا سیکرٹری کا کام کب شروع ہوگا"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ شاید دوسری طرف بھی کوئی لیڈی ہو اس لئے تمہیں ساتھ لایا گیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ٹیکسی تھوڑی دیر بعد ایک آٹھ منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمارت پر سندک پلازہ کا جہازی سائز کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ تینوں لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر رانسن کے دفتر میں موجود تھے۔ ڈاکٹر رانسن کی سیکرٹری نے جیسے ہی اندر علیحدہ کمرے میں لیڈی کے آنے کی اطلاع دی انہیں اندر بلا لیا گیا۔ ڈاکٹر رانسن بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اپنے چہرے مہرے سے ہی سائنس دان لگ رہا تھا۔ بال الجھے ہوئے اور آنکھوں پر موٹے فریم کی عینک سچہرے پر بے پناہ خشکی۔ اسی طرح جسم پر موجود تھری پیس سوٹ بھی باقاعدہ استری نہ کیا گیا تھا۔ اس نے اٹھ کر جولیا صالحہ اور عمران کا استقبال کیا۔ یہاں بھی عمران

نے اس سے مصافحہ کیا۔

"تشریف رکھیئے"...... ڈاکٹر رانسن نے جولیا سے کہا اور جولیا ایک صوفے پر بیٹھ گئی صالحہ اس کے ساتھ بیٹھی جب کہ عمران ان کے سامنے علیحدہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"ہم اس طرح براہ راست پارٹی سے ملاقات نہیں کیا کرتے کیونکہ اس طرح بعض اوقات بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن ظاہر ہے میں لیڈی صاحبہ سے ملاقات سے انکار نہ کر سکتا تھا۔ آپ فرمائیں"...... ڈاکٹر رانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ ڈاکٹر رانسن ویسے بھی آپ سے ملاقات کرتے ہوئے مجھے مسرت ہو رہی ہے کیونکہ میں نے شلائر گروپ کی کارکردگی کی بے حد تعریف سنی ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"شکریہ بہرحال آپ فرمائیں آپ کس چیز پر ریسرچ کرانا چاہتی ہیں"...... ڈاکٹر رانسن نے کہا۔

"مسٹر منیجر تم وضاحت کرو"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر رانسن لیڈی صاحبہ نے بڑی مشکل سے پاکیشیا سے ایک اہم دفاعی فائل حاصل کی ہے جس کا کوڈ نام تھری ایکس ہے۔ اس فائل میں لیزر ریز کے ذریعے خصوصی ایندھن تیار کر کے سب میرین چلانے کے ابتدائی خاکے تیار کیے گئے ہیں۔ اب لیڈی صاحبہ اس فائل میں موجود ابتدائی خاکوں پر مزید ریسرچ چاہتی ہیں"...... عمران نے کہا

ڈاکٹر رانسن عمران کی بات سن کر چونک پڑا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ فائل وہاں سے کیسے حاصل کی گئی تھی"...... ڈاکٹر رانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"حکومت پاکیشیا کے سائنس دانوں نے اس پر مزید ریسرچ کر کے اسے ناقابل عمل اور غیر مفید قرار دے دیا تھا اس لئے حکومت پاکیشیا کے لئے یہ فائل بے کار ہو گئی۔ وہ اسے جلانا چاہتے تھے لیکن اس کی اطلاع لیڈی صاحبہ کو مل گئی۔ لیڈی صاحبہ ایسے فارمولوں میں بے حد دلچسپی رکھتی ہیں جو انقلابی طرز کے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ لیڈی صاحبہ کا ایک خصوصی تنظیم کے ساتھ بھی لنک موجود ہے۔ لیڈی صاحبہ کو اطلاع ملی کہ اس خصوصی تنظیم نے بھی اس فائل کی نقل حاصل کی ہے اور اس سلسلہ میں آپ سمیت تین اور گروپس سے بھی رائے طلب کی گئی۔ باقی تین گروپس نے تو اسے پاکیشیا کی طرح ناقابل عمل اور غیر مفید قرار دے دیا لیکن آپ کے گروپ نے اس بارے میں اس خصوصی تنظیم کو رائے دی کہ اگر اس میں ضروری تبدیلیاں کر دی جائیں تو اس سے ایک انتہائی اہم اور انقلابی دفاعی ہتھیار تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس پر لیڈی صاحبہ نے حکومت پاکیشیا سے اصل فائل باقاعدہ معاوضہ دے کر خرید لی اور اب ہم آپ کے پاس اسی سلسلے میں آئے ہیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری لیڈی صاحبہ۔ یہ ساری بات ہمارے اصولوں کے

خلاف ہے۔ ہم نے واقعی اس فائل پر مزید ریسرچ کر کے فارمولا تیار کیا اور وہ فارمولا ہم نے دو روز پہلے اس تنظیم کے حوالے کر دیا ہے۔ ہم اگر چاہیں تو آپ سے بھی فائل لے کر بغیر کسی ریسرچ کے وہی فارمولا آپ کے حوالے بھی کر سکتے ہیں لیکن ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ آپ کا چونکہ لنک براہ راست اس تنظیم سے ہے اس لئے اگر آپ ان سے رابطہ کریں تو زیادہ بہتر ہے"۔ ڈاکٹر رانسن نے جواب دیا۔

"کیا آپ کے گروپ نے اس پر کام مکمل کر لیا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں میں نے بتایا ہے کہ دو روز قبل کام مکمل کر کے فارمولا بھجوا دیا گیا ہے۔ ہمارا گروپ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے اور ہمارے پاس پوری دنیا میں سب سے زیادہ معیاری اور جدید لیبارٹری آلات ہیں۔ ہم نے ایسے سائنس دان انتہائی بھاری معاوضوں پر رکھے ہوئے ہیں جو مہینوں کا کام گھنٹوں میں مکمل کر لیتے ہیں"۔ ڈاکٹر رانسن نے جواب دیا۔

"کیا اس فائل سے واقعی کوئی فارمولا تیار ہوا ہے جو قابل عمل بھی ہو اور مفید بھی"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں انتہائی اہم اور انقلابی فارمولا تیار کیا گیا ہے"...... ڈاکٹر رانسن نے جواب دیا۔

"کیا آپ اس سلسلے میں کوئی اشارہ کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر منیجر یہ بزنس سیکرٹ ہے اور ہم بزنس سیکرٹ کسی بھی صورت لیں آؤٹ نہیں کیا کرتے"...... رانسن نے جواب دیا۔

"آپ کو ذاتی طور پر اس بارے میں علم نہیں ہے یا آپ اپنے اصول کی وجہ سے بتانا نہیں چاہتے"...... عمران نے کہا۔

"میں خود تو یہ کام نہیں کرتا۔ البتہ مجھے فائنل رپورٹ مل جاتی ہے اور بس"...... ڈاکٹر رانسن نے جواب دیا۔

"چلیں آپ ایسا کریں کہ ہم سے معاوضہ لے لیں اور وہ فائنل رپورٹ ہمیں بتا دیں۔ میرا مطلب ہے کہ کس قسم کا ہتھیار۔ ہم آپ کو اس کے لئے ذاتی طور پر دس لاکھ ڈالر ابھی اور اسی وقت دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح لیڈی صاحبہ کو یہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جائے گی کہ کیا وہ اس تنظیم سے رابطہ کریں یا اس آئیڈیے کو ہی ڈراپ کر دیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے چیک بک نکالی اور پانچ پانچ لاکھ کے دو گارنیٹڈ چیک پھاڑ کر اس نے ڈاکٹر رانسن کے سامنے رکھ دیئے۔ ڈاکٹر رانسن کی نظریں دونوں چیکوں پر جیسے جم سی گئیں۔ اس کے چہرے پر تذبذب کے آثار نمایاں ہو گئے تھے پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں۔ ہمارا اصول تفصیل نہ بتانے کا ہے اور تفصیل کا مجھے علم بھی نہیں ہے"...... ڈاکٹر رانسن نے کہا اور دونوں چیک اٹھا کر اس نے جیب میں ڈال لئے۔

"لیکن ڈاکٹر رانسن اس بات کا خیال رہے کہ آپ کوئی غلط بیانی

نہیں کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر میں نے آپ کو بتانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو جو کچھ بتاؤں گا وہ سو فیصد درست ہو گا"...... ڈاکٹر رانسن نے کہا۔

"تو پھر بتایئے"...... عمران نے کہا۔

"شلائر گروپ نے اس فائل پر مزید ریسرچ کر کے لیزر ریز کی توانائی کو کشش ثقل اور ارضی مقناطیسیت کو توڑنے اور اینٹی کشش ثقل اور اینٹی مقناطیسیت پیدا کرنے کا فارمولا تیار کیا ہے۔ اس فارمولے کا نام لیزر ٹرانس رکھا گیا ہے۔ لیزر ٹرانس کی مدد سے اب کسی بھی عام میزائل کو بین الابراعظمی میزائل بنایا جا سکتا ہے۔ کسی بھی خلائی جہاز کو پلک جھپکنے میں مریخ یا انتہائی دور دراز سیارے تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اگر اس پر مزید ریسرچ کی جائے تو پوری دنیا کے ذرائع مواصلات بے کار ہو کر رہ جائیں گے۔ دنیا میں فاصلے کا تصور ہی ختم ہو جائے گا لاکھوں میل کا فاصلہ لیزر ٹرانس کی مدد سے پلک جھپکنے سے بھی پہلے طے ہو جائے گا۔ یہ اس صدی کی انتہائی انقلابی ایجاد ہے"۔ ڈاکٹر رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ واقعی اس پاکیشیائی سائنس دان نے اس فائل میں سب میرین اور اسے چلانے کا جو خاکہ تیار کیا تھا وہ واقعی لیزر ٹرانس کی تھیوری پر پورا اتر سکتا ہے۔ لیکن وہ اس خاص پوائنٹ کو ثابت نہ کر

سکا تھا کہ لیزر توانائی کو لیزر ٹرانس میں کیسے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ شلائر گروپ نے اتنی جلدی کیسے اس قدر اہم اور انقلابی فارمولا مکمل کر لیا"...... عمران کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ تحسین کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"شاید ہم بھی باقی گروپس کی طرح یہی رائے دیتے کہ تھری ایکس ناقابل عمل اور غیر مفید ہے لیکن ہمارے گروپ میں دو سائنس دان ایسے تھے جو اس پراجیکٹ پر پہلے سے ہی طویل عرصے سے کام کر رہے تھے۔ ان کے پاس جب تھری ایکس فائل پہنچی تو اس فائل میں ایک نکتہ ایسا تھا جس نے ان کے اس پراجیکٹ میں موجود ایسی الجھن جو طویل عرصے سے کسی طرح بھی سمجھ نہ آ رہی تھی۔ دور کر دی۔ اس طرح یہ دنیا کا اہم ترین فارمولا تیار ہو گیا"...... ڈاکٹر رانسن نے جواب دیا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ ریڈ کرافٹ کو آپ نے کسی دفاعی ہتھیار کے بارے میں فارمولا تیار کر کے دیا ہے جب کہ یہ فارمولا تو ہر چیز میں استعمال کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر ریڈ کرافٹ کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"ریڈ کرافٹ چونکہ صرف ہتھیاروں میں دلچسپی رکھتی ہے اس لئے انہیں صرف وہی فارمولا تیار کر کے دیا گیا ہے جس سے دنیا کے تیز ترین میزائل تیار کیے جا سکتے ہیں۔ اس فارمولے کی وجہ سے دنیا کے بین البراعظمی میزائلوں کے دیوہیکل لانچر ختم ہو جائیں گے۔ دیوہیکل

لانچروں پر بے پناہ اخراجات بھی آتے ہیں اور ان لانچروں کی نقل و حرکت بھی بے حد مشکل ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں مجبوراً خاص خاص پوائنٹس پر نصب کرنا پڑتا ہے اور پھر یہ پوائنٹس جاسوسی سیارے چیک کر لیتے ہیں اس طرح یہ بین البراعظمی میزائل اور ان کے لانچر ہر وقت دشمنوں کی نظروں اور ٹارگٹ میں رہتے ہیں پھر یہ دیوہیکل لانچر گو بے پناہ سپیڈ سے ان میزائلوں کو ٹارگٹ پر پھینکتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی رفتار اتنی نہیں ہوتی کہ یہ راستے میں ہٹ نہ کیے جا سکیں اس لئے انٹی میزائل انہیں راستے میں ہی آسانی سے تباہ کر دیتے ہیں لیکن لیزر ٹرانس سے پھینکے جانے والے میزائلوں میں ایسی کوئی خامی نہ ہو گی۔ لانچر چونکہ سائز میں بے حد چھوٹے اور مختصر ہوں گے اس لئے ان کی نقل و حرکت بھی آسان ہو گی پھر میزائلوں کی سپیڈ بھی اس قدر ہو گی کہ کوئی انٹی میزائل انہیں کسی صورت بھی راستے میں تباہ نہ کر سکے گا۔ وہ ایک براعظم سے پلک جھپکنے میں دوسرے براعظم تک پہنچ جائیں گے"۔ ڈاکٹر رانسن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس فارمولے سے جنگ اور زیادہ خوفناک ہو جائے گی۔ اگر ایکریمیا چاہے تو پلک جھپکنے میں پورے براعظم ایشیا کو ٹارگٹ بنا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں میں نے پہلے بتایا ہے کہ لیزر ٹرانس فارمولے سے فاصلوں کی حیثیت ہی ختم ہو جائے گی۔ فاصلے زیرو ہو کر رہ جائیں گے۔ دوسرے لفظوں میں ان میزائلوں کو اب زیرو ڈسٹنس میزائل بھی کہا جا

سکتا ہے"...... ڈاکٹر رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ فارمولا آپ نے ریڈ کرافٹ کی کسی لیبارٹری میں بھجوایا ہے یا اس کے سربراہ کو بھجوایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہمارا ان کی کسی لیبارٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہم رکھنا چاہتے ہیں۔ ریڈ کرافٹ کے سربراہ رونالڈ نے ہمیں فائل اور معاوضہ دیا اور اس نے ہم سے یہ فارمولا واپس حاصل کر لیا"...... ڈاکٹر رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ فارمولا آپ نے رونالڈ کو ریڈ ہال میں جا کر دیا تھا یا اس نے یہاں آکر وصول کیا تھا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رانسن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تو انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ آپ کو اس بارے میں اس قدر معلومات کیسے حاصل ہیں"...... ڈاکٹر رانسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کو میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ لیڈی صاحبہ کا اس تنظیم سے لنک ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے بہرحال یہ فارمولا میں نے خود جا کر رونالڈ کو دیا تھا"۔ ڈاکٹر رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے وہ دو سائنسدان جنہوں نے اس فارمولے پر کام کیا تھا وہ اس پر مزید کام بھی تو کر رہے ہوں گے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس سلسلے میں ہمارے ساتھ بہت بڑی ٹریجڈی ہوئی ہے دونوں

سائنس دان رات کو کلب گئے تو وہاں اچانک بم فائر ہوا اور ہلاک ہونے والوں میں یہ دونوں سائنس دان بھی شامل تھے۔ آج کے اخبارات میں اس کی پوری تفصیل دی گئی ہے۔ ہمیں ان قابل سائنس دانوں کی اس طرح اچانک موت سے انتہائی شدید ترین نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن مجبوری ہے"...... ڈاکٹر رانسن نے بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا رونالڈ نے ان سائنس دانوں کے بارے میں آپ سے معلومات حاصل کی تھیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رانسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ واقعی آپ نے یہ بات کی ہے تو مجھے خیال آرہا ہے۔ جب میں یہ فائل دینے رونالڈ کے پاس گیا تو رونالڈ نے اپنے گروپ کے چار اہم سائنس دانوں کو بلا رکھا تھا۔ ان چاروں نے اس فارمولے کو چیک بھی کیا اور پھر میرے ساتھ اس بارے میں تفصیل بات چیت بھی کی۔ میں نے انہیں ان دونوں سائنس دانوں کی ریسرچ کے بارے میں بتایا تو رونالڈ نے ان دونوں سائنس دانوں کے بارے میں سوالات کیے تھے۔ اس وقت تو میرا خیال تھا کہ ایسا وہ صرف فارمولے کی تسلی کے لئے کر رہا ہے کیونکہ بہرحال اس نے انتہائی بھاری اور کثیر معاوضہ ادا کیا تھا لیکن اب آپ کی بات سے مجھے خیال آرہا ہے کہ کہیں ان سائنس دانوں کو ختم کرنے کے لئے تو کلب پر بم نہیں پھینکا گیا تھا لیکن آج سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا۔ حالانکہ رونالڈ کو ہمارے

گروپ نے بے شمار اہم فارمولے تیار کر کے دیئے ہیں" ۔ ڈاکٹر رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان ہلاک ہونے والے سائنس دانوں کے کیا نام تھے" ۔ عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر شیفرڈ اور ڈاکٹر جیکسن ۔ یہ دونوں ویسٹرن کارمن کے رہنے والے تھے ۔ ویسٹرن کارمن کے انتہائی نامور سائنس دان تھے" ۔ ڈاکٹر رانسن نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ یہ نام تو واقعی کسی زمانے میں بے حد معروف رہے ہیں ۔ پھر اچانک یہ دونوں غائب ہوگئے تھے ۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے ویسٹرن کارمن میں ڈی میزائل کا فارمولا تیار کیا تھا جو بعد میں بین البراعظمی میزائل تیار کرنے کا باعث بنا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ ویسے مجھے آپ کی معلومات نے پاگل کر دیا ہے ۔ کیا آپ واقعی لیڈی صاحبہ کے مینیجر ہیں یا......" ڈاکٹر رانسن نے حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو مینیجر ہوں ۔ لیکن ترقی کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہوں دیکھو لیڈی صاحبہ کب مجھ پر مہربان ہوتی ہیں ۔ بہر حال اب اجازت دیجئے ۔ لیکن اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں ہے کہ ہماری اس ملاقات اور ان باتوں کے بارے میں رونالڈ کو علم نہیں ہونا چاہیئے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے ۔ اگر اسے ذرا سی بھی

بھنک پڑ گئی کہ میں نے آپ کو اس فارمولے کے بارے میں اشارہ ہی کر دیا ہے جو میں نے اسے دیا ہے تو میں تو میں شاید پورا اشلائر گروپ ہی ہلاک کر دیا جائے ۔ میں تو آپ سے اور لیڈی صاحبہ سے خود ہی درخواست کرنے والا تھا کہ آپ ہمارے متعلق اسے کچھ نہ بتائیں" ۔ ڈاکٹر رانسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ بھی اپنا منہ بند رکھیں گے اور ہم بھی گڈ بائی" ۔ عمران نے کہا تو جولیا اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی عمران اور صالحہ کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رانسن بھی اٹھ کھڑا ہوا ۔ پھر جولیا دروازے کی طرف مڑی اور اس کے پیچھے عمران اور صالحہ بھی دروازے کی طرف بڑھنے لگے ۔ ڈاکٹر رانسن بھی انہیں چھوڑنے کے لئے دروازے تک گیا پھر واپس چلا گیا۔

رونالڈ صوفے پر بیٹھا ہوا شراب پینے کے ساتھ ساتھ ایک اخبار کے مطالعے میں مصروف تھا اس کے چہرے پر سکون و اطمینان کے تاثرا موجود تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ رونالڈ نے ہا بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رونالڈ نے سرد لیکن تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر پیٹر آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پیٹر اوہ بات کراؤ"...... رونالڈ نے چونک کر کہا اور ساتھ ہاتھ میں پکڑا ہوا اخبار اس نے میز پر رکھ دیا۔ اس کے پرسکون چہرے یکلخت تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"ہیلو ڈاکٹر پیٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور سے ایک بوڑھی سی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بولنے والے کی عمر

سال یا اس سے بھی زیادہ ہو۔

یس رونالڈ بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے کہا۔

چیف لیزر ٹرانس فارمولے میں کچھ ابہام موجود ہیں۔ کیا اس میں ہماری ان سائنس دانوں سے بات ہو سکتی ہے جنہوں نے مولا تیار کیا ہے"...... ڈاکٹر پیٹر نے کہا۔

کیسا ابہام۔ فرسٹ میٹنگ میں تو آپ نے اسے ہر لحاظ سے او زار دے دیا تھا"...... رونالڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

یس چیف وہ واقعی او کے تھا۔ لیکن اب جبکہ اس پر عمل درآمد کا آیا ہے تو یہ ابہام محسوس ہوا ہے۔ اگر ان سے ایک میٹنگ اور ئے تو یہ مسئلہ صرف دس منٹوں میں حل ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

لیکن وہ دونوں سائنس دان تو کل رات کلب میں بم فائر سے ہوگئے ہیں"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

اوہ ویری بیڈ۔ پھر تو ہمیں خود اس سلسلے میں کام کرنا ہوگا"۔ پیٹر نے جواب دیا۔

کیا آپ خود یہ کام کر لیں گے کہیں ایسا تو نہیں کہ اس قدر اہم ولا سرے سے ہی ضائع ہو جائے"...... رونالڈ نے تشویش بھرے یں کہا۔

اوہ نہیں چیف ایسی کوئی بات نہیں صرف اتنا فرق پڑے گا کہ پر فوری طور پر عمل درآمد ممکن نہ ہو سکے گا۔ اس پر مزید ریسرچ

کرنا ہوگی اس لئے اس میں شاید ایک ہفتہ مزید لگ جائے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"لیکن یہ ریسرچ کہاں ہوگی"...... رونالڈ نے کہا۔

"ظاہر ہے لیبارٹری میں ہی ہو سکتی ہے۔ آپ اپنی لیبارٹری احکامات بھجوا دیں۔ میں خود اپنے ایک ساتھی کے ساتھ وہاں چلا گا۔ اس طرح کام جلدی اور آسانی سے ہو جائے گا"...... ڈاکٹر پیٹر جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی آپ کو پھر کال کرتا ہوں"...... رونالڈ۔ اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر ہاتھ ہٹالیا۔

"ہیلو"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی

"ریڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ولیم سے بات کراؤ"...... نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تا بدستور موجود تھے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... رونالڈ نے کہا۔

"ڈاکٹر ولیم لائن پر موجود ہیں چیف"...... دوسری طرف سے

"ہیلو ڈاکٹر ولیم میں رونالڈ بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے لہجے میں کہا۔

"یس چیف حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے ایک

بانہ آواز سنائی دی۔

"ہم نے پاکیشیا سے ایک فائل حاصل کی تھی جس پر شلائز گروپ کام کیا اور ایک انقلابی ہتھیار لیزر ٹرانس کا فارمولا انہوں نے تیار دیا۔ لیکن اس گروپ کے جن دو سائنس دانوں نے اس فارمولے پر کیا تھا وہ رات ایک بم بلاسٹنگ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس مولے کو عملی شکل دینے کے لئے میں نے اسے ریڈ ایف بھجوا دیا تھا ن ابھی ریڈ ایف کے انچارج ڈاکٹر پیٹر کا فون آیا ہے کہ اس مولے میں کوئی پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ اب چونکہ وہ دونوں ئنس دان ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے ڈاکٹر پیٹر چاہتا ہے کہ اس یدگی کو ریڈ لیبارٹری میں آپ کے سائنس دانوں کے ساتھ مل کر کیا جائے"...... رونالڈ نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر اگر آپ کا حکم ہے تو ہم سارا کام پینڈنگ کر کے فارمولے پر کام شروع کر دیتے ہیں"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

"ہاں یہ انتہائی اہم ترین کام ہے۔ اسے سب سے پہلے ہونا ہیے"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے سر حکم کی تعمیل ہوگی"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

"میں ڈاکٹر پیٹر کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں وہ فارمولے سمیت آپ ے مل لے گا۔ کہاں کا پتہ دیا جائے اسے۔ براہ راست لیبارٹری میں تو پہنچ نہ سکے گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"چیف آپ انہیں روکر آفس کا پتہ دے دیں۔ میں ان کے وہاں

پہنچتے ہی انہیں خود وہاں سے لے لوں گا"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب

"او کے"...... رونالڈ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ لمحوں تک کریڈل پر ہاتھ رکھنے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز دی۔

"ڈاکٹر پیٹر سے بات کراؤ"...... رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ د چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... رونالڈ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر پیٹر لائن پر موجود ہیں چیف"...... دوسری طرف سے کہا

"ہیلو ڈاکٹر پیٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر پیٹر مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پیٹر میری ریڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ولیم سے بات چکی ہے۔آپ فارمولا کی فائل لے کر البرٹ روڈ پر واقع رود کر پلازہ جائیں۔ڈاکٹر ولیم کا ذاتی آفس وہاں موجود ہے وہ آپ کے منتظر گے اور آپ کو وہاں سے لیبارٹری لے جائیں گے"...... رونالڈ نے ک

"یس چیف میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں لیکن میرے ساتھ دو سائنس دان بھی ہوں گے"...... ڈاکٹر پیٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جیسے آپ چاہیں لیکن ڈاکٹر پیٹر میں اس فارمولے ہر صورت میں عملی شکل میں دیکھنا چاہتا ہوں۔یہ فارمولا ریڈ کراؤ ملک کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"یس سر آپ فکر مت کریں۔یہ الجھن دور ہو جائے گی۔اس لئے ایک ماہ کے اندر اندر ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ لیزر ٹرانس میزائل لانچر تیار کر کے اس کا عملی تجربہ کر سکیں"...... ڈاکٹر پیٹر نے جواب دیا۔

"اس کے لئے آپ کو میزائلوں کی ساخت میں بھی تو تبدیلیاں کرنی پڑیں گی"...... رونالڈ نے کہا۔

"وہ معمولی بات ہے چیف وہ ہو جائے گی"...... ڈاکٹر پیٹر نے جواب دیا۔

"او کے گڈ بائی"...... رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اطمینان بھرا سانس لیا اور میز پر رکھا ہوا شراب کا گلاس اٹھا لیا۔اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔اس نے شراب کا گھونٹ لیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رونالڈ نے ایک بار پھر گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رونالڈ نے کہا۔

"چیری کا فون ہے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا بات کراؤ"...... رونالڈ نے چونک کر کہا اس نے چیری کو رافیل کی نگرانی پر مقرر کیا تھا۔

"ہیلو چیری بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے چیری"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف ان ایشیائی افراد کو ٹریس کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف

سے چیری کی آواز سنائی دی۔

"تفصیل بتاؤ"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس میں نے رافیل کی ذاتی نگرانی کے ساتھ ساتھ اس کے آفس اور رہائش گاہ کے خصوصی فون بھی ٹیپ کرائے تھے۔ اب سے آدھا گھنٹہ پہلے رافیل کے آفس میں فون پر پرنس آف ڈھمپ کی کال آئی۔ چونکہ یہ بالکل منفرد ٹائپ کا نام تھا اس لئے میں چونک پڑا اور اس بات چیت سے معلوم ہو گیا کہ یہ پرنس آف ڈھمپ وہی آدمی ہے جس کی آپ کو تلاش تھی۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر فون کرنے والے کی لوکیشن خصوصی مشین پر چیک کی تو یہ فون سٹیلائٹ کالونی کی ایک کوٹھی سے کیا جا رہا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمی وہاں بھجوا دیئے اور انہوں نے ایس وی ایکس پر جب کوٹھی کی اندرونی لوکیشن چیک کی تو معلوم ہوا کہ وہاں دو عورتیں اور پانچ مرد موجود ہیں اور یہ سب لوگ مقامی نظر آ رہے تھے لیکن ان کے درمیان بات چیت ایشیائی زبان میں ہو رہی تھی۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ میک اپ میں ہیں۔ اس کے علاوہ چیف رافیل سے گفتگو کے درمیان آپ کا نام بھی آیا ہے"۔ چیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام"...... رونالڈ نے چونک کر کہا۔

"یس چیف آپ کا نام بھی لیا گیا ہے اور کسی فارمولے کا بھی ذکر کیا گیا ہے"...... چیری نے جواب دیا۔

"کس نے میرا نام لیا تھا رافیل نے"...... رونالڈ نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں چیف اس آدمی پرنس نے"...... چیری نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے پاس اس گفتگو کی ٹیپ موجود ہے"...... رونالڈ نے پوچھا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے فون کے ساتھ لنک کر کے مجھے سنواؤ"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"یس باس ویسے ان لوگوں کے بارے میں مجھے حکم دے دیں تاکہ میں اپنے آدمیوں کو ہدایات دے دوں"...... چیری نے کہا۔

"فی الحال صرف نگرانی کا کہہ دو۔ ٹیپ سننے کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کروں گا"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً پانچ منٹ کی خاموشی کے بعد چیری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو چیف میں نے نگرانی کی ہدایات دے دی ہیں۔ اب میں ٹیپ لنک کر رہا ہوں"...... چیری نے کہا۔

"یس"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"ہیلو پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"رافیل بول رہا ہوں۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"...... رافیل کی آواز سنائی دی۔

"نہیں ولنگٹن سے ہی بول رہا ہوں تم سناؤ۔ کیا رپورٹ ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے ریڈ ہال میں اپنا ایک خاص مخبر بھیجا تھا۔ لیکن اسے ٹریس کر کے ہلاک کر دیا گیا بلکہ انہوں نے یہاں کے ایک بڑے مخبر گروپ کو ہائر کر لیا۔ اس نے مجھے اغوا کیا اور مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی۔ انہیں تمہارے متعلق پوری طرح علم ہے وہ تمہارے اصل نام اور تمہاری حیثیت کو بھی جانتے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ تم یہاں آ رہے ہو"...... رافیل نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس مخبر گروپ کا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نام تو لاسٹ پوائنٹ ہے"...... رافیل نے جواب دیا۔

"اس کے چیف کا کیا نام ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جیکسن ہمبر"...... رافیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ تم ریڈ کرافٹ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں اور میں اس لئے بھی خاموش ہو گیا کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ میری نگرانی ہو رہی ہے۔ اب اگر میں مزید کچھ کرتا تو اس پر بات چھپی نہ رہ سکتی تھی"...... رافیل نے جواب دیا۔

"رونالڈ نام کے کسی آدمی کو جانتے ہو"...... پرنس نے کہا۔

"ہاں لیکن تم اس نام کو کیسے جانتے ہو"...... رافیل نے کہا۔

"تم جس رونالڈ کو جانتے ہو وہ کون ہے"...... پرنس نے کہا۔

"وہ اس مخبر گروپ کا چیف ہے۔ اس کا پورا نام رونالڈ جیکسن ہمبر بھی ہے لیکن عام طور پر وہ جیکسن ہمبر کے نام سے ہی مشہور ہے اور اس نے مجھے اغوا کر کے مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی"...... رافیل نے جواب دیا۔

"یہ رونالڈ کیا سٹاکن ویلج کے ریڈ ہال میں رہتا ہے"...... پرنس نے پوچھا۔

"نہیں اس کا ریڈ ہال سے کیا تعلق اس کا آفس گرانڈ روڈ پر واقع وکٹوریہ کمرشل پلازہ میں ہے۔ وہاں بظاہر یہ امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتا ہے۔ ہمبر کارپوریشن کے نام سے۔ لیکن دراصل اس کا اصل دھندہ مخبری ہے"...... رافیل نے جواب دیا۔

"او کے تھینک یو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"چیف آپ نے ٹیپ سن لی ہے"...... چیری کی آواز سنائی دی۔

"ہاں اور سنو تم ان کی نگرانی جاری رکھو لیکن انتہائی محتاط انداز میں کیونکہ یہ لوگ سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں عام لوگ نہیں ہیں لیکن اگر یہ لوگ ریڈ کرافٹ کے بارے میں کوئی خاص کلیو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم چیف لیکن میرا خیال ہے کہ اگر ان کا خاتمہ ہی کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... چیری نے کہا۔

"نہیں یہ سرکاری لوگ ہیں ۔چند لوگوں کی ہلاکت سے مسئلہ ختم نہیں ہو جائے گا۔ان کی جگہ دوسرے لے لیں گے جب کہ ہمیں فوری طور پر کوئی خطرہ بھی نہیں ہے اس لئے صرف نگرانی کرتے رہو"۔ رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود عمران جولیا اور صالحہ تینوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ کمرے میں صفدر داخل ہو رہا تھا۔

"ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے اندر آکر کہا۔

"کتنے افراد ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"فی الحال تو ایک ہی آدمی مارک ہوا ہے ۔ عقبی طرف موجود ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"کیا اسے اغوا کر کے یہاں لایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں آسانی سے لایا جا سکتا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"آؤ پھر"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ بیٹھیں میں خود لے آتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"رافیل سے فون پر جو کچھ معلوم ہوا ہے اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ریڈ کرافٹ کے لوگ ہی ہو سکتے ہیں لیکن انہوں نے اس جگہ کا کھوج کیسے نکالا ہے۔ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا تو صفدر ایک مقامی آدمی کو کاندھے پر لادے اندر داخل ہوا۔

"اس کے پاس مائیکرو ویو چیکر بھی موجود ہے"...... صفدر نے اسے فرش پر بچھے قالین پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"مائیکرو ویو چیکر اوہ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا آلہ نکال کر عمران کے ہاتھ دے دیا۔

"جب میں نے اس پر حملہ کیا تو یہ اسے جیب سے نکال کر آن کر رہا تھا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تم باہر خیال رکھو ہو سکتا ہے اس کے دوسرے ساتھی بھی ہوں۔ میں اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اس آلے کو جیب میں رکھا اور جھک کر اس نے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے آنکھیں کھولیں اور اٹھنے کی کوشش کرنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔

اس آدمی کا جسم تیزی سے سمٹا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے عمران کی ٹانگ پکڑنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کا جسم سیدھا ہو گیا اور دونوں ہاتھ بھی بے جان ہو کر نیچے گر گئے۔ اس کا چہرہ مسخ ہو چکا تھا اور منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں تھیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ کر قدرے اوپر کو اٹھا لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک۔ کک۔ کاسٹر۔ کاسٹر"...... اس آدمی کے منہ سے رک رک کر لفظ نکلے۔

"کس گروپ سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے پوچھا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔

"ہٹ ہٹ ہٹا لو پیر ہٹا لو فار گاڈ سیک ہٹا لو یہ خوفناک عذاب ہٹا لو مم۔ مم بتا دیتا ہوں"...... کاسٹر نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے پیر کو ذرا سا واپس موڑ لیا۔

"تفصیل بتاؤ ورنہ اس سے بھی زیادہ خوفناک عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق چیری گروپ سے ہے۔ چیری گروپ سے"...... کاسٹر نے جواب دیا۔

"تنظیم کا نام بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ریڈ کرافٹ"...... کاسٹر نے جواب دیا تو عمران نے پیر اس کی گردن سے ہٹایا اور جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا

کر کھڑا کر دیا۔

"صفدر اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر تیزی سے اس آدمی کے عقب میں آیا جو مسلسل دونوں ہاتھوں سے گردن مسل رہا تھا۔ صفدر نے ایک جھٹکے سے اس کے دونوں ہاتھ نیچے کیے اور پھر اس کا کوٹ دوسرے جھٹکے سے اس کی کمر کی طرف سے نیچے کر دیا۔

"اب اسے بٹھا دو"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اسے کرسی پر دھکیل دیا۔

"سنو کاسٹر ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے جو کچھ پوچھا جائے درست جواب دے دو تو ہم تمہیں خاموشی سے باہر پہنچا دیں گے لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا یا ہوشیار بننے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے تمہاری روح تمہارا ساتھ چھوڑ دے گی اور اتنا تو تم جانتے ہی ہو کہ ریڈ کرافٹ یا چیری کو لاش سے کوئی دلچسپی نہ ہو گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر اس نے اس کی نال کا رخ کاسٹر کی طرف کر دیا۔

"تم۔ تم جو پوچھو گے میں بتا دوں گا مجھے مت مارو پلیز"...... کاسٹر نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ وہ شاید اس گروہ کا کوئی عام سا کارکن تھا اس لئے وہ عام آدمی کی طرح ہی خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

"تمہارے ساتھ اور کتنے آدمی یہاں نگرانی کر رہے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

بھنک پڑ گئی کہ میں نے آپ کو اس فارمولے کے بارے میں اشارہ ہی کر دیا ہے جو میں نے اسے دیا ہے تو میں تو میں شاید پورا اشلائر گروپ ہی ہلاک کر دیا جائے۔ میں تو آپ سے اور لیڈی صاحبہ سے خود ہی درخواست کرنے والا تھا کہ آپ ہمارے متعلق اسے کچھ نہ بتائیں"۔ ڈاکٹر رانسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ بھی اپنا منہ بند رکھیں گے اور ہم بھی گڈ بائی"۔ عمران نے کہا تو جولیا اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی عمران اور صالحہ کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رانسن بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر جولیا دروازے کی طرف مڑی اور اس کے پیچھے عمران اور صالحہ بھی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ڈاکٹر رانسن بھی انہیں چھوڑنے کے لئے دروازے تک گیا پھر واپس چلا گیا۔

رونالڈ صوفے پر بیٹھا ہوا شراب پینے کے ساتھ ساتھ ایک اخبار کے مطالعے میں مصروف تھا اس کے چہرے پر سکون و اطمینان کے تاثرات موجود تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ رونالڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رونالڈ نے سرد لیکن تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر پیٹر آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پیٹر اوہ بات کراؤ"...... رونالڈ نے چونک کر کہا اور ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑا ہوا اخبار اس نے میز پر رکھ دیا۔ اس کے پر سکون چہرے پر یکلخت تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"ہیلو ڈاکٹر پیٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور سے ایک بوڑھی سی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بولنے والے کی عمر ستر

ز سال یا اس سے بھی زیادہ ہو۔

"یس رونالڈ بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے کہا۔

"چیف لیزر ٹرانس فارمولے میں کچھ ابہام موجود ہیں۔ کیا اس سلسلے میں ہماری ان سائنس دانوں سے بات ہو سکتی ہے جنہوں نے فارمولا تیار کیا ہے"...... ڈاکٹر پیٹر نے کہا۔

"کیسا ابہام۔ فرسٹ میٹنگ میں تو آپ نے اسے ہر لحاظ سے او کے قرار دے دیا تھا"...... رونالڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس چیف وہ واقعی او کے تھا۔ لیکن اب جبکہ اس پر عمل درآمد کا وقت آیا ہے تو یہ ابہام محسوس ہوا ہے۔ اگر ان سے ایک میٹنگ ہو جائے تو یہ مسئلہ صرف دس منٹوں میں حل ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر پیٹر نے جواب دیا۔

"لیکن وہ دونوں سائنس دان تو کل رات کلب میں بم فائر سے ہلاک ہو گئے ہیں"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ پھر تو ہمیں خود اس سلسلے میں کام کرنا ہو گا"۔ ڈاکٹر پیٹر نے جواب دیا۔

"کیا آپ خود یہ کام کر لیں گے کہیں ایسا تو نہیں کہ اس قدر اہم فارمولا سرے سے ہی ضائع ہو جائے"...... رونالڈ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں چیف ایسی کوئی بات نہیں صرف اتنا فرق پڑے گا کہ اس پر فوری طور پر عمل درآمد ممکن نہ ہو سکے گا۔ اس پر مزید ریسرچ

کرنا ہو گی اس لئے اس میں شاید ایک ہفتہ مزید لگ جائے"...... ڈا
پیٹر نے جواب دیا۔

"لیکن یہ ریسرچ کہاں ہو گی"...... رونالڈ نے کہا۔

"ظاہر ہے لیبارٹری میں ہی ہو سکتی ہے۔ آپ اپنی لیبارٹری
احکامات بھجوا دیں۔ میں خود اپنے ایک ساتھی کے ساتھ وہاں چلا جا
گا۔ اس طرح کام جلدی اور آسانی سے ہو جائے گا"...... ڈاکٹر پیٹر
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی آپ کو پھر کال کرتا ہوں"...... رونالڈ نے
اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر ہاتھ ہٹا لیا۔

"ہیلو"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ولیم سے بات کراؤ"...... رو
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرا
بدستور موجود تھے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہا
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رونالڈ نے کہا۔

"ڈاکٹر ولیم لائن پر موجود ہیں چیف"...... دوسری طرف سے کہا

"ہیلو ڈاکٹر ولیم میں رونالڈ بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے تحکما
لہجے میں کہا۔

"یس چیف حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے ایک اح

دبانہ آواز سنائی دی۔

"ہم نے پاکیشیا سے ایک فائل حاصل کی تھی جس پر شلائر گروپ
نے کام کیا اور ایک انقلابی ہتھیار لیزر ٹرانس کا فارمولا انہوں نے تیار
دیا۔ لیکن اس گروپ کے جن دو سائنس دانوں نے اس فارمولے پر
م کیا تھا وہ رات ایک بم بلاسٹنگ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس
رمولے کو عملی شکل دینے کے لئے میں نے اسے ریڈ ایف بھجوا دیا تھا
لن ابھی ریڈ ایف کے انچارج ڈاکٹر پیٹر کا فون آیا ہے کہ اس
رمولے میں کوئی پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ اب چونکہ وہ دونوں
ائنس دان ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے ڈاکٹر پیٹر چاہتا ہے کہ اس
پیدگی کو ریڈ لیبارٹری میں آپ کے سائنس دانوں کے ساتھ مل کر
ل کیا جائے"...... رونالڈ نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر اگر آپ کا حکم ہے تو ہم سارا کام پینڈنگ کر کے
س فارمولے پر کام شروع کر دیتے ہیں"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

"ہاں یہ انتہائی اہم ترین کام ہے۔ اسے سب سے پہلے ہونا
چاہئے"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے سر حکم کی تعمیل ہو گی"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

"میں ڈاکٹر پیٹر کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں وہ فارمولے سمیت آپ
سے مل لے گا۔ کہاں کا پتہ دیا جائے اسے۔ براہ راست لیبارٹری میں تو
وہ پہنچ نہ سکے گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"چیف آپ انہیں رو کر آفس کا پتہ دے دیں۔ میں ان کے وہاں

پہنچتے ہی انہیں خود وہاں سے لے لوں گا"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا

"او کے"...... رونالڈ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ لمحوں تک کریڈل پر ہاتھ رکھنے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پیٹر سے بات کراؤ"...... رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... رونالڈ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر پیٹر لائن پر موجود ہیں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا

"ہیلو ڈاکٹر پیٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر پیٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پیٹر میری ریڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ولیم سے بات ہو چکی ہے۔ آپ فارمولا کی فائل لے کر البرٹ روڈ پر واقع رو کر پلازہ پہنچ جائیں۔ ڈاکٹر ولیم کا ذاتی آفس وہاں موجود ہے وہ آپ کے منتظر ہوں گے اور آپ کو وہاں سے لیبارٹری لے جائیں گے"...... رونالڈ نے کہا

"یس چیف میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں لیکن میرے ساتھ دو سائنس دان بھی ہوں گے"...... ڈاکٹر پیٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ چاہیں لیکن ڈاکٹر پیٹر میں اس فارمولے ہر صورت میں عملی شکل میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ فارمولا ریڈ کرا کےلئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"یس سر آپ فکر مت کریں۔ یہ الجھن دور ہو جائے گی۔ اس لئے ایک ماہ کے اندر اندر ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ لیزر ٹرانس میزائل لانچر تیار کر کے اس کا عملی تجربہ کر سکیں"...... ڈاکٹر پیٹر نے جواب دیا۔

"اس کے لئے آپ کو میزائلوں کی ساخت میں بھی تو تبدیلیاں کرنی پڑیں گی"...... رونالڈ نے کہا۔

"وہ معمولی بات ہے چیف وہ ہو جائے گی"...... ڈاکٹر پیٹر نے جواب دیا۔

"او کے گڈ بائی"...... رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اطمینان بھرا سانس لیا اور میز پر رکھا ہوا شراب کا گلاس اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے شراب کا گھونٹ لیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رونالڈ نے ایک بار پھر گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رونالڈ نے کہا۔

"چیری کا فون ہے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا بات کراؤ"...... رونالڈ نے چونک کر کہا اس نے چیری کو رافیل کی نگرانی پر مقرر کیا تھا۔

"ہیلو چیری بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے چیری"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف ان ایشیائی افراد کو ٹریس کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف

سے چیری کی آواز سنائی دی۔

"تفصیل بتاؤ"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس میں نے رافیل کی ذاتی نگرانی کے ساتھ ساتھ اس کے آفس اور رہائش گاہ کے خصوصی فون بھی ٹیپ کرائے تھے۔ اب سے آدھا گھنٹہ پہلے رافیل کے آفس میں فون پر پرنس آف ڈھمپ کی کال آئی۔ چونکہ یہ بالکل منفرد ٹائپ کا نام تھا اس لئے میں چونک پڑا اور اس بات چیت سے معلوم ہو گیا کہ یہ پرنس آف ڈھمپ وہی آدمی ہے جس کی آپ کو تلاش تھی۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر فون کرنے والے کی لوکیشن خصوصی مشین پر چیک کی تو یہ فون سٹیلائٹ کالونی کی ایک کوٹھی سے کیا جا رہا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمی وہاں بھجوا دیئے اور انہوں نے ایس وی ایکس پر جب کوٹھی کی اندرونی لوکیشن چیک کی تو معلوم ہوا کہ وہاں دو عورتیں اور پانچ مرد موجود ہیں اور یہ سب لوگ مقامی نظر آ رہے تھے لیکن ان کے درمیان بات چیت ایشیائی زبان میں ہو رہی تھی۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ میک اپ میں ہیں۔ اس کے علاوہ چیف رافیل سے گفتگو کے درمیان آپ کا نام بھی آیا ہے"۔ چیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام"...... رونالڈ نے چونک کر کہا۔

"یس چیف آپ کا نام بھی لیا گیا ہے اور کسی فارمولے کا بھی ذکر کیا گیا ہے"...... چیری نے جواب دیا۔

"کس نے میرا نام لیا تھا رافیل نے"...... رونالڈ نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں چیف اس آدمی پرنس نے"...... چیری نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے پاس اس گفتگو کی ٹیپ موجود ہے"...... رونالڈ نے پوچھا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے فون کے ساتھ لنک کر کے مجھے سنواؤ"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"یس باس ویسے ان لوگوں کے بارے میں مجھے حکم دے دیں تاکہ میں اپنے آدمیوں کو ہدایات دے دوں"...... چیری نے کہا۔

"فی الحال صرف نگرانی کا کہہ دو۔ ٹیپ سننے کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کروں گا"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً پانچ منٹ کی خاموشی کے بعد چیری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو چیف میں نے نگرانی کی ہدایات دے دی ہیں۔ اب میں ٹیپ لنک کر رہا ہوں"...... چیری نے کہا۔

"یس"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"ہیلو پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"رافیل بول رہا ہوں۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"...... رافیل کی آواز سنائی دی۔

"نہیں ولنگٹن سے ہی بول رہا ہوں تم سناؤ۔ کیا رپورٹ ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے ریڈ ہال میں اپنا ایک خاص مخبر بھیجا تھا۔ لیکن اسے ٹریس کر کے ہلاک کر دیا گیا بلکہ انہوں نے یہاں کے ایک بڑے مخبر گروپ کو ہائر کر لیا۔ اس نے مجھے اغوا کیا اور مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی۔ انہیں تمہارے متعلق پوری طرح علم ہے وہ تمہارے اصل نام اور تمہاری حیثیت کو بھی جانتے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ تم یہاں آ رہے ہو"...... رافیل نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس مخبر گروپ کا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نام تو لاسٹ پوائنٹ ہے"...... رافیل نے جواب دیا۔

"اس کے چیف کا کیا نام ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جیکسن ہمبر"...... رافیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ تم ریڈ کرافٹ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں اور میں اس لئے بھی خاموش ہو گیا کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ میری نگرانی ہو رہی ہے۔ اب اگر میں مزید کچھ کرتا تو اس پر بات چھپی نہ رہ سکتی تھی"...... رافیل نے جواب دیا۔

"رونالڈ نام کے کسی آدمی کو جانتے ہو"...... پرنس نے کہا۔

"ہاں لیکن تم اس نام کو کیسے جانتے ہو"...... رافیل نے کہا۔

"تم جس رونالڈ کو جانتے ہو وہ کون ہے"...... پرنس نے کہا۔

"وہ اس مخبر گروپ کا چیف ہے۔ اس کا پورا نام رونالڈ جیکسن ہمبر بھی ہے لیکن عام طور پر وہ جیکسن ہمبر کے نام سے ہی مشہور ہے اور اس نے مجھے اغوا کر کے مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی"...... رافیل نے جواب دیا۔

"یہ رونالڈ کیا سٹاکن ویلج کے ریڈ ہال میں رہتا ہے"...... پرنس نے پوچھا۔

"نہیں اس کا ریڈ ہال سے کیا تعلق اس کا آفس گرانڈ روڈ پر واقع وکٹوریہ کمرشل پلازہ میں ہے۔ وہاں بظاہر یہ امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتا ہے۔ ہمبر کارپوریشن کے نام سے۔ لیکن دراصل اس کا اصل دھندہ مخبری ہے"...... رافیل نے جواب دیا۔

"او کے تھینک یو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"چیف آپ نے ٹیپ سن لی ہے"...... چیری کی آواز سنائی دی۔

"ہاں اور سنو تم ان کی نگرانی جاری رکھو لیکن انتہائی محتاط انداز میں کیونکہ یہ لوگ سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں عام لوگ نہیں ہیں لیکن اگر یہ لوگ ریڈ کرافٹ کے بارے میں کوئی خاص کلیو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم چیف لیکن میرا خیال ہے کہ اگر ان کا خاتمہ ہی کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... چیری نے کہا۔

"نہیں یہ سرکاری لوگ ہیں۔چند لوگوں کی ہلاکت سے مسئلہ ختم نہیں ہو جائے گا۔ان کی جگہ دوسرے لے لیں گے جب کہ ہمیں فوری طور پر کوئی خطرہ بھی نہیں ہے اس لئے صرف نگرانی کرتے رہو"۔ رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود عمران جولیا اور صالحہ تینوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔کمرے میں صفدر داخل ہو رہا تھا۔

"ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے اندر آکر کہا۔

"کتنے افراد ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"فی الحال تو ایک ہی آدمی مارک ہوا ہے۔ عقبی طرف موجود ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"کیا اسے اغوا کر کے یہاں لایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں آسانی سے لایا جا سکتا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"آؤ پھر"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ بیٹھیں میں خود لے آتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"رافیل سے فون پر جو کچھ معلوم ہوا ہے اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ریڈ کرافٹ کے لوگ ہی ہو سکتے ہیں لیکن انہوں نے اس جگہ کا کھوج کیسے نکالا ہے۔یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا تو صفدر ایک مقامی آدمی کو کاندھے پر لادے اندر داخل ہوا۔

"اس کے پاس مائیکرو ویو چیکر بھی موجود ہے"...... صفدر نے اسے فرش پر بچھے قالین پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"مائیکرو ویو چیکر اوہ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا آلہ نکال کر عمران کے ہاتھ دے دیا۔

"جب میں نے اس پر حملہ کیا تو یہ اسے جیب سے نکال کر آن کر رہا تھا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ہونہہ تم باہر خیال رکھو ہو سکتا ہے اس کے دوسرے ساتھی بھی ہوں۔میں اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اس آلے کو جیب میں رکھا اور جھک کر اس نے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔چند لمحوں بعد اس آدمی نے آنکھیں کھولیں اور اٹھنے کی کوشش کرنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔

اس آدمی کا جسم تیزی سے سمٹا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے عمران کی ٹانگ پکڑنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کا جسم سیدھا ہو گیا اور دونوں ہاتھ بھی بے جان ہو کر نیچے گر گئے۔اس کا چہرہ مسخ ہو چکا تھا اور منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں تھیں۔عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ کر قدرے اوپر کو اٹھا لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک۔کک۔کاسٹر۔کاسٹر"...... اس آدمی کے منہ سے رک رک کر لفظ نکلے۔

"کس گروپ سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے پوچھا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔

"ہٹ ہٹ ہٹا لو پیر ہٹا لو فار گاڈ سیک ہٹا لو یہ خوفناک عذاب ہٹا لو مم۔مم بتا دیتا ہوں"...... کاسٹر نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے پیر کو ذرا سا واپس موڑ لیا۔

"تفصیل بتاؤ ورنہ اس سے بھی زیادہ خوفناک عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق چیری گروپ سے ہے۔چیری گروپ سے"...... کاسٹر نے جواب دیا۔

"تنظیم کا نام بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ریڈ کرافٹ"...... کاسٹر نے جواب دیا تو عمران نے پیر اس کی گردن سے ہٹایا اور جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا

کر کھڑا کر دیا۔

"صفدر اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر تیزی سے اس آدمی کے عقب میں آیا جو مسلسل دونوں ہاتھوں سے گردن مسل رہا تھا۔ صفدر نے ایک جھٹکے سے اس کے دونوں ہاتھ نیچے کیے اور پھر اس کا کوٹ دوسرے جھٹکے سے اس کی کمر کی طرف سے نیچے کر دیا۔

"اب اسے بٹھا دو"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اسے کرسی پر دھکیل دیا۔

"سنو کاسٹر ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے جو کچھ پوچھا جائے درست جواب دے دو تو ہم تمہیں خاموشی سے باہر پہنچا دیں گے لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا یا ہوشیار بننے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے تمہاری روح تمہارا ساتھ چھوڑ دے گی اور اتنا تو تم جانتے ہی ہو کہ ریا کرافٹ یا چیری کو لاش سے کوئی دلچسپی نہ ہو گی"...... عمران نے سر لہجے میں کہا اور جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر اس نے اس کی نال کا رخ کاسٹر کی طرف کر دیا۔

"تم۔ تم جو پوچھو گے میں بتا دوں گا مجھے مت مارو پلیز"...... کاس نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ وہ شاید اس گروہ کا کوئی عام سا کارکن تھا اس لئے وہ عام آدمی کی طرح ہی خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

"تمہارے ساتھ اور کتنے آدمی یہاں نگرانی کر رہے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"کک کیسا تعاون۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... چیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم رونالڈ کو اس کے ہیڈ کوارٹر سے باہر نکالنا چاہتے ہیں اور بس"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے باہر شاذ و نادر ہی نکلتا ہے اور ان دنوں تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا"...... چیری نے جواب دیا۔

"تو پھر دوسری صورت یہ ہے کہ تم ہمیں اس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے راستے بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"میں کبھی ہیڈ کوارٹر گیا ہی نہیں میری ایسی حیثیت ہی نہیں ہے"...... چیری نے جواب دیا۔

"پھر تیسری اور آخری صورت یہ ہے کہ تم ہمیں اس فارمولے کے بارے میں معلوم کر کے بتاؤ جو شلائر گروپ نے رونالڈ کے حوالے کیا ہے ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ فارمولا اس وقت کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ ایسی باتیں کسی صورت بھی نہیں بتاتا اور میرا ویسے ہی ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے میں تو اس موضوع پر اس سے بات ہی نہیں کر سکتا"...... چیری نے جواب دیا۔

"تو پھر تمہارا وجود بے کار ہے مسٹر چیری اس لئے تم اب قبر میں آرام کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ چیری کی طرف کر دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ مجھے مت مارو۔ میں درست بتا رہا ہوں میں بے بس ہوں اور اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ رونالڈ نے سسٹم ہی ایسا بنایا ہوا ہے"...... چیری نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہمیں کوئی ایسی ٹپ دو جس سے ہم رونالڈ کو قابو میں کر سکیں"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد اور سپاٹ تھا۔

"اگر تم حلف لے کر وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں۔ اس پر عمل کرنا تمہارا اپنا کام ہوگا"...... چیری نے کہا۔

"ہمارا وعدہ کہ اگر تم نے واقعی کوئی ایسی ٹپ دی جس پر عمل ہو سکتا ہو تو تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور مشین پسٹل واپس جیب میں رکھ لیا۔

"رونالڈ روزانہ رات کو لورین کے فلیٹ میں دو گھنٹے گزارتا ہے۔ تم اسے وہاں کور کر سکتے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ لورین کی رہائش گاہ پر بڑا سخت پہرہ ہوتا ہے"...... چیری نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ لورین کون ہے اس کی رہائش گاہ کہاں ہے اور رونالڈ روزانہ وہاں کیوں جاتا ہے اور کس وقت جاتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لورین رونالڈ کی چھوٹی بہن ہے۔ وہ دونوں ٹانگوں سے معذور ہے۔ رونالڈ اپنی بہن سے بے پناہ محبت کرتا ہے لورین آج سے چار

سال قبل ایک کار کے حادثے میں معذور ہو گئی تھی۔ اس کا شوہر اس حادثہ میں ہلاک ہو گیا تھا۔ تب سے رونالڈ روزانہ ایک دو گھنٹوں کے لئے لازماً وہاں جاتا ہے۔ وہ اگر ونگٹن میں ہو تو لازماً جاتا ہے لیکن جب وہ وہاں جاتا ہے تو اس کا خصوصی حفاظتی دستہ اس کوٹھی پر انتہائی سختی سے پہرہ دیتا رہتا ہے لورین کی رہائش گاہ برکلے کالونی میں ہے۔ اس کی کوٹھی کا نمبر دو سو بارہ ہے۔ بلاک اے"...... چیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنے بجے وہ وہاں جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"روزانہ رات کو آٹھ سے دس بجے تک"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ پہرہ بھی اس کے جانے کے وقت وہاں ہوتا ہے یا ہر وقت ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں اس کے گارڈ اس کے ساتھ جاتے ہیں اور ساتھ ہی واپس آ جاتے ہیں۔ باقی تو وہاں ملازم ہوتے ہیں"...... چیری نے جواب دیا۔

"وہاں فون تو ہو گا اس کا نمبر معلوم ہے تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اس لئے کہ رونالڈ کا حکم ہے کہ آٹھ سے دس بجے کے دوران اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو اسے وہیں فون کر لیا جائے"...... چیری نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"میرے خیال میں کیپٹن شکیل اور ساتھیوں کو یہیں واپس بلا لیا جائے تاکہ ہم یہیں سے تیار ہو کر لورین کی رہائش گاہ پر پہنچ جائیں"۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے رونالڈ کو ہماری اس کوٹھی کے بارے میں کیا بتایا ہے"...... عمران نے صفدر کی بات سن کر چیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اسے صرف اتنا کہا ہے کہ ہم نے تمہاری رہائش گاہ ٹریس کر لی ہے اسے رہائش گاہ کی تفصیل نہیں بتائی تھی"...... چیری نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہمیں کس طرح ٹریس کیا تھا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"رونالڈ کو تمہاری یہاں آمد کی اطلاع مل گئی تھی اور یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ تم نے رافیل سے یہاں آکر رابطہ کرنا ہے۔ چنانچہ رونالڈ کے حکم پر میں نے رافیل کی نگرانی شروع کرا دی اور اس کے آفس اور رہائش گاہ کے فون بھی ٹیپ کرنے کا انتظام کر لیا پھر تم نے فون پر جب رافیل سے رابطہ قائم کیا تو ہم نے لوکیشن چیک کر لی اس طرح یہ جگہ ہمارے سامنے آئی"...... چیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے رونالڈ کو اس بارے میں کیا بتایا"...... عمران نے پوچھا تو چیری نے اسے بتایا کہ تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ اس نے ٹیپ بھی سنا دی تھی۔

"پھر رونالڈ نے تمہیں صرف نگرانی کرنے کے لئے کیوں کہا۔ کوٹھی پر ریڈ کرنے کا حکم کیوں نہ دیا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے تو اس سے کہا تھا لیکن اس نے کہا کہ صرف نگرانی کرو"...... چیری نے جواب دیا۔

"اس کے باوجود تم جھوٹ بول رہے ہو کہ تم نے اس کوٹھی کی تفصیل رونالڈ کو نہیں بتائی"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ نے سچ کہا ہے"...... چیری نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو چیری میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا لیکن تم نے جھوٹ بول کر ایسی غلطی کی ہے کہ جس کے بعد میرا وعدہ بھی قائم نہیں رہ سکتا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم نے واقعی جھوٹ بولا تھا۔ آئی ایم سوری"...... چیری نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر اب بھی موقع ہے کہ تم نے لورین کے سلسلے میں جو جھوٹ بولا تھا اس پر بھی معذرت کر لو اور جو سچ ہے وہ بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو چیری بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ۔ وہ تو میں نے سچ کہا تھا"...... چیری نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے دوبارہ جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ چیری کی طرف کر دیا۔

"آئی ایم سوری چیری مجھے جھوٹ سے نفرت ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص صلاحیت بھی بخشی ہوئی ہے کہ سچ اور جھوٹ کا مجھے علم ہو جاتا ہے۔ تم نے جس وقت لورین کی بات کی تھی مجھے اسی وقت معلوم ہو گیا تھا کہ تم نے ہمیں پھنسانے کے لئے جال پھیلایا ہے لیکن میں اس لئے خاموش رہا تھا کہ تم از خود اس جھوٹ کو درست کر سکو

لیکن"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا البتہ اس کی انگلی نے ٹریگر پر حرکت شروع کر دی۔

"رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ میں نے واقعی جھوٹ بولا تھا رک جاؤ"...... چیری نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"پھر سچ بول دو ورنہ"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"اس کی کوئی بہن نہیں ہے لیکن اس نے مشہور یہی کر رکھا ہے تاکہ اس کے دشمن وہاں جا کر پھنس جائیں اور اس نے وہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ اگر کوئی اجنبی آدمی وہاں داخل ہو تو وہ خود بخود بے ہوش ہو جاتا ہے اور وہاں موجود اس کے خاص آدمی اسے اطلاع کر دیتے ہیں"...... چیری نے کہا۔

"تم نے اب بھی سچ نہیں بولا"...... عمران کا لہجہ ایک بار پھر پہلے سے زیادہ سرد ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی سیدھی چیری کے سینے میں گھس گئی۔ چیری کے حلق سے کربناک چیخ نکلی۔ اس کا جسم چند لمحوں تک تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔

"عمران صاحب آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ چیری نے لورین کے بارے میں جھوٹ بولا ہے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"جو سیٹ اپ چیری نے بتایا تھا وہ سیٹ اپ ہی بتا رہا تھا کہ اس

نے جھوٹ بولا ہے۔ یہ سیٹ اپ صرف پھنسانے کے لئے تو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ البتہ کوئی ایسا آدمی جو ایک بین الاقوامی تنظیم کا چیف ہو اس طرح کی کھلے عام حماقت نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا خیال ہے۔ یہ جگہ رونالڈ کو معلوم ہے اور وہ کسی بھی وقت یہاں ریڈ کر سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہمیں بہر حال فوری طور پر یہ جگہ چھوڑنی پڑے گی۔ میں نے یہاں آتے ہوئے ساتھ والی کوٹھی پر برائے فروخت کی پلیٹ دیکھی تھی اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں فوری طور پر ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ ہو جانا چاہئے۔ اس کے بعد میک اپ کی تبدیلی ہو گی اور اب یہی صورت رہ گئی ہے کہ اس کے ہیڈ کوارٹر پر ڈائریکٹ ریڈ کیا جائے۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی رونالڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیری کا اسسٹنٹ سکاٹ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے چیف"۔ دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"سکاٹ۔ اوہ اچھا بات کراؤ"...... رونالڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہیلو چیف میں سکاٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے کیوں کال کی ہے چیری کہاں ہے"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس چیری کو ہلاک کر دیا گیا ہے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رونالڈ چونک پڑا۔

"ہلاک کر دیا گیا ہے کس نے کیوں"...... رونالڈ کے لہجے میں

حیرت تھی۔

"سٹیلائٹ کالونی میں جن لوگوں کو ٹریس کیا گیا تھا اور جن کی نگرانی کا حکم آپ نے دیا تھا ان لوگوں نے چیف اور نہ صرف چیری بلکہ ہمارے چار اور ساتھی بھی ہلاک کر دیئے ہیں۔ ان میں سے تین کی لاشیں اور گاڑیاں قصبہ سٹاکن کے راستے میں درختوں کے ایک جھنڈ سے ملی ہیں جب کہ باس چیری اس کا آدمی کاسٹر اور باس چیری کے ڈرائیور کی لاشیں اسی کوٹھی سے برآمد ہوئی ہیں"...... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کس طرح ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس چیری نے اس کوٹھی کی نگرانی میں سالسٹر اور اس کے گروپ کو تعینات کیا تھا۔ پھر باس کو اس گروپ کے آدمی کاسٹر نے فون کیا کہ ان میں سے تین آدمی ایک کار میں سوار ہو کر چلے گئے ہیں اور سالسٹر اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ دو کاروں میں ان کے پیچھے گیا ہے جب کہ اب باقی لوگ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں سے نکلنا چاہتے ہیں اور اس کے پاس سواری نہیں ہے کہ وہ ان کی نگرانی کر سکے اور نہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اس کے پاس ہیں۔ جس پر باس چیری نے سالسٹر کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا لیکن اس کی طرف سے کال رسیو نہ کی گئی تو باس نے مجھے ان کے بارے میں معلومات کرنے کی ہدایت کی اور وہ خود ڈرائیور کو ساتھ لے کر سٹیلائٹ کالونی

چلے گئے۔ میں نے جب اپنے آدمیوں کے ذریعے سالسٹر اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو ان کی لاشیں درختوں کے ایک جھنڈ میں دیکھی گئیں میں نے باس چیری کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو میں خود وہاں گیا تو باس چیری کی کار کوٹھی کے اندر موجود تھی جبکہ باہر کوئی آدمی نہ تھا۔ میں اندر گیا تو وہاں باس چیری کے ساتھ ساتھ کاسٹر اور باس چیری کا ڈرائیور سب کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ باس چیری کی اور کاسٹر کی لاش کرسیوں پر بندھی ہوئی تھیں۔ باس چیری کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ جب کہ کاسٹر کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کیا گیا تھا جبکہ ڈرائیور کی لاش قالین پر پڑی ہوئی تھی اور وہ لوگ غائب تھے۔ اب میں اس کوٹھی سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... سکاٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے چیری کو ہلاک ہوئے"...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ان کا جسم ٹھنڈا ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے دو گھنٹے گزر چکے ہیں"۔ سکاٹ نے جواب دیا۔

"تمہیں ان کے حلیوں اور قد وقامت کا تو علم ہو گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"یس چیف"...... سکاٹ نے جواب دیا۔

"اب چیری کی جگہ تم اس گروپ کے باس ہو۔ تم اپنے گروپ کو

پورے دارالحکومت میں پھیلا دو۔ اب جہاں بھی یہ لوگ نظر آئیں انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... سکاٹ نے جواب دیا۔

"اور سنو ریڈ ہال کے مینجر کو فون کر کے اسے بھی حلیے اور قد وقامت بتا دو۔ اگر یہ لوگ ریڈ ہال پہنچیں گے تو وہ خود ہی انہیں سنبھال لے گا تم انہیں دارالحکومت میں ٹریس کرو"...... رونالڈ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھالیا اور تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس مینجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مینجر کی آواز سنائی دی۔

"رونالڈ سپیکنگ"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"چیری ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کی جگہ میں نے اس کے اسسٹنٹ سکاٹ کو اس گروپ کا باس بنا دیا ہے۔ ہمارا ایک دشمن گروپ جو دو عورتوں اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے اور جو دراصل پاکیشیائی ہیں لیکن انہوں نے مقامی میک اپ کر رکھا ہے۔ ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں۔ سکاٹ نے فون کر کے بتایا ہے کہ اس گروپ کے تین آدمیوں کو سٹاکن کے راستے پر ہلاک کیا گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ یہاں ریڈ ہال پہنچیں۔ سکاٹ کو میں نے کہہ دیا ہے وہ تمہیں

ان کے حلیے اور قد وقامت کی تفصیل بتا دے گا تم پورے سٹاکن میں موجود اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کر دو۔ کوئی بھی مشکوک آدمی یا گروپ نظر آئے تو انہیں گولی سے اڑا دو"...... رونالڈ نے کہا۔

"یس چیف"...... مینجر نے کہا تو رونالڈ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے پہلے سے مختلف دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس برکلے بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رونالڈ بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جو مقامی میک اپ میں ہے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں نے مینجر کو کہہ دیا ہے کہ وہ باہر ہی ان کا خاتمہ کر دے۔ لیکن ہو سکتا ہے یہ لوگ اس سے بچ کر اندر آنے کی کوشش کریں اس لئے تم ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیلڈ کر دو۔ جب تک میں حکم نہ دوں نہ کوئی باہر جائے اور نہ کوئی اندر آئے"...... رونالڈ نے کہا۔

"یس چیف حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رونالڈ نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"لورین کی رہائش گاہ کے انچارج پیٹرک سے بات کراؤ"۔ رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"پیٹرک لائن پر ہے چیف"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے کہا۔

"پیٹرک بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پیٹرک پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹوں کا ایک گروپ میرے خلاف کام کر رہا ہے۔ انہوں نے چیری کو ہلاک کر دیا ہے اور چیری کی لاش جس انداز میں دریافت ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پوچھ گچھ کی گئی ہے اور لامحالہ چیری نے انہیں لورین ٹریپ کے بارے میں بتایا ہو گا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ تمہارے پاس پہنچیں تم نے پوری طرح الرٹ رہنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اس لئے ان کے بارے میں مجھے اطلاع دینے سے پہلے ان کی فوری ہلاکت ضروری ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"یس چیف"۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رونالڈ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا لیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ولیم سے بات کراؤ جہاں بھی وہ ہو"...... رونالڈ نے کہا اور

رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رونالڈ نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ولیم لیبارٹری میں موجود ہیں بات کیجئے"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو رونالڈ بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پیٹر تمہارے آفس پہنچ گیا تھا"...... رونالڈ نے پوچھا۔

"یس چیف ڈاکٹر پیٹر اپنے دو سائنس دان ساتھیوں کے ساتھ آفس پہنچ گئے تھے انہیں لے کر لیبارٹری آگیا ہوں اور یہاں ہم نے اس فارمولے پر کام شروع کر دیا ہے"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

"اس فارمولے کے حصول کے لئے پاکیشیائی ایجنٹ یہاں کام کر رہے ہیں اور میرے آدمی انہیں ٹریس کر رہے ہیں ویسے تو انہیں لیبارٹری کے بارے میں کہیں سے کوئی علم نہیں ہو سکتا لیکن اس کے باوجود تم لیبارٹری کی سیکورٹی کو مکمل طور پر الرٹ بھی کر دو اور لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دو تاکہ اگر وہ لوگ کسی بھی طرح لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں تو اندر داخل نہ ہو سکیں"...... رونالڈ نے کہا۔

"یس چیف حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم

نے جواب دیا۔

"اوکے"...... رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"اب ٹکریں مارتے رہو"...... رونالڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ عقبی طرف موجود ایک ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں مختلف برانڈ کی شراب کی بوتلیں سجی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان اور سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔

ٹیکسی ولنگٹن کی ایک کمرشل عمارت کے سامنے جا کر رکی تو عمران اور صفدر جو ٹیکسی میں موجود تھے نیچے اتر آئے صفدر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ عمران کے ساتھ چلتا ہوا عمارت کی طرف بڑھ گیا وہ دونوں پہلے سے مختلف میک اپ میں تھے۔

"عمران صاحب کیا آپ کو یقین ہے کہ فرانسس کارپوریشن والوں سے کوئی سراغ مل جائے گا"...... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوشش تو فرض ہے بہر حال رونالڈ کی لیبارٹریاں اور فیکٹریاں سائنسی سامان اور خام مال تو کسی نے کسی سے منگواتی ہی ہوں گی"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس میں موجود تھے یہ سائنسی سامان سپلائی کرنے والی ولنگٹن کی ایک مشہور فرم تھی۔

"جی فرمائیے"...... اسسٹنٹ مینجر کے آفس کے باہر بیٹھی ہوئی اس کی سیکرٹری نے عمران اور صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارے پاس فلاڈلفیا کی ایک نجی لیبارٹری کی ڈیمانڈ موجود ہے ہم اسے آپ کے ذریعے پورا کرانا چاہتے ہیں"...... عمران نے بڑے کاروباری لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام"...... سیکرٹری نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے رانسن"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ فلاڈلفیا سے آئے ہیں"...... سیکرٹری نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... عمران نے جواب دیا تو سیکرٹری نے ہاتھ بڑھا کر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"دو صاحبان فلاڈلفیا سے تشریف لائے ہیں وہ آپ سے بزنس ٹاک کرنا چاہتے ہیں کسی سائنس لیبارٹری کی سپلائی کے لئے"...... سیکرٹری نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر شیشے کا دروازہ دبا کر کھول دیا۔

"تشریف لے جائیے جناب"...... سیکرٹری نے کہا اور عمران اس کا شکریہ ادا کر کے آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا آفس تھا اور عام سے انداز میں سجا ہوا تھا ایک دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جو عمران اور صفدر کے اندر داخل ہونے پر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام سلاسٹر ہے اور میں اسسٹنٹ مینجر ہوں"...... ادھیڑ آدمی

نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔
"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے رانسن ہمارا تعلق فلاڈلفیا سے ہے"...... عمران نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"تشریف رکھیے"...... سلاسٹر نے کاروباری انداز میں کہا اور عمران اور صفدر دونوں میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
"جی فرمائیے"...... سلاسٹر نے کہا۔
"فلاڈلفیا میں ایک نجی لیبارٹری ہے ہم نے انہیں انتہائی قیمتی سامان سپلائی کرنا ہے اس لیبارٹری کا مینجر ہمارا ذاتی دوست ہے اس نے ہمیں سپلائی کے لئے یہ بھاری ٹھیکہ تو دے دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک شرط لگا دی ہے کہ یہ سامان ہم صرف اس کمپنی کے ذریعے سپلائی کریں گے جو ریڈ کرافٹ کی لیبارٹریوں اور فیکٹریوں کو سامان سپلائی کرتی ہے اور ہمارا خیال ہے کہ آپ کی کمپنی یہاں سب سے بڑی ہے اس لئے آپ انہیں سپلائی کرتے ہوں گے اس لئے ہم یہاں آپ کے پاس آئے ہیں"...... عمران نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"ریڈ کرافٹ ویری سوری ہماری کمپنی انہیں سپلائی نہیں کرتی ان کی اپنی کمپنی ہے انیڈی کارپوریشن لیکن وہ تو کسی اور کو کسی قسم کا کوئی سامان سپلائی نہیں کیا کرتے"...... سلاسٹر نے جواب دیا۔
"پھر تو ہمارا ٹھیکہ کامیاب نہیں ہو سکتا لیکن کوشش تو کی جا سکتی ہے ان کا پتہ تو آپ کو معلوم ہو گا اور اگر ہو سکے تو آپ ان کے کسی اہم

آدمی کو ہماری سفارش ہی کر دیں"...... عمران نے کہا۔
"سوری مسٹر۔ نہ ہی میں ان کا پتہ بتا سکتا ہوں اور نہ ہی سفارش کر سکتا ہوں کیونکہ ہمیں خاص طور پر اس بات سے منع کیا گیا ہے"...... سلاسٹر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دو بڑے نوٹ نکال کر اس نے مینجر کی طرف بڑھا دیئے۔
"یہ بات صرف آپ کے اور ہمارے درمیان رہے گی"...... عمران نے کہا۔
"تھرڈ ایونیو پر سارجنٹ پلازہ میں ان کا آفس ہے انیڈی ٹوائے کارپوریشن۔ بظاہر تو وہ ٹوائے کا کاروبار کرتے ہیں لیکن دراصل وہ سائنسی سامان سپلائی کرتے ہیں ان کے اسسٹنٹ مینجر ہیں مورس آپ ان سے مل لیں اور میرا نام بتا دیں اور ساتھ اس سے علیحدہ معاہدہ کر لیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... سلاسٹر نے جلدی سے دونوں نوٹ اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
"شکریہ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں سوار تھرڈ ایونیو کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سارجنٹ پلازہ ایک عام سی کمرشل بلڈنگ تھی اور وہاں واقعی انیڈی ٹوائے کارپوریشن کا آفس بھی موجود تھا انہوں نے جب اسسٹنٹ مینجر مورس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو انہیں اس کے آفس میں پہنچا دیا گیا۔
"میرا نام مورس ہے فرمائیے"...... ادھیڑ عمر مورس نے جو اپنی

شکل و صورت اور گفتگو سے خالصتاً کاروباری آدمی لگ رہا تھا حیرت بھری نظروں سے عمران اور صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"فرانسس کارپوریشن کے اسسٹنٹ منیجر سلاسٹر نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں رانسن اور ہمارا تعلق فلاڈلفیا سے ہے"............ عمران نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے فرمایئے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔اس بار مورس نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے مورس کے سامنے رکھ دی۔

"یہ سالم گڈی آپ کی ہو سکتی ہے اور کسی کو کچھ معلوم نہیں ہو گا بشرطیکہ آپ ہمیں چند معلومات درست طور پر مہیا کر دیں"۔ عمران نے کہا۔

"معلومات کیسی معلومات"...... مورس نے چونک کر کہا۔

"آپ یہ رقم اٹھا کر جیب میں رکھ لیں پھر بات ہو گی اور کسی قسم کی فکر مت کریں ہم کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتے بزنس کے سلسلے میں ہی معلومات چاہئیں"...... عمران نے کہا تو مورس نے جلدی سے گڈی اٹھائی اور میز کی دراز کھول کر گڈی دراز کے اندر ڈال دی۔اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"جی اب فرمایئے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"..... مورس نے آگے

کی طرف جھکتے ہوئے تجسس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ آپ کی فرم دراصل ریڈ کرافٹ کی لیبارٹریوں اور فیکٹریوں کو سائنسی سامان اور خام مال سپلائی کرتی ہے جس قدر نوٹ آپ کو دیئے گئے ہیں اتنے ہی اور دیئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ ہمیں صرف یہ معلوم کر کے بتا دیں کہ ریڈ کرافٹ نے شلائر گروپ سے جس فارمولے پر ریسرچ کرائی ہے اسے کس لیبارٹری یا فیکٹری میں بھجوایا گیا ہے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔اوہ مگر یہ تو......" مورس نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور بڑے نوٹوں کی ایک دوسری گڈی نکال کر اس نے اپنے سامنے میز پر رکھ لی۔

"صرف معلومات اور کسی کو بھی اس کا علم نہ ہو گا"...... عمران نے کہا اور گڈی آگے کی طرف سرکا دی۔

"لیکن یہ میرے لئے انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا ہے میری جان خطرے میں پڑ سکتی ہے"...... مورس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہو گی یہ ہمارا وعدہ"...... عمران نے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے میں آپ پر اعتماد کرتا ہوں۔سلاسٹر نے آپ کو بھیجا ہے اور میں اسے جانتا ہوں وہ کسی غلط آدمی کو نہیں بھیج سکتا"۔مورس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دوسری گڈی اٹھا کر اس نے میز کی دراز میں ڈالی اور پھر سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس

نے اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ عمران اور صفدر چونکہ میز کے بالکل قریب بیٹھے ہوئے تھے اس لئے ان کے کانوں میں دوسری طرف سے آنے والی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"مورس بول رہا ہوں ڈیئر"...... مورس نے کہا۔

"اوہ مورس کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ ان دنوں میں معاشی طور پر کتنا پریشان ہوں مجھے بھاری رقم کمانے کا ایک سنہری موقع ملا ہے اگر تم تعاون کرو تو"...... مورس نے کہا۔

"کیسا تعاون کھل کر بات کرو مورس تم جانتے ہو کہ میں نے آج تک تمہارے ساتھ ہر قدم پر تعاون کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے چیف نے شلائر گروپ سے ایک فارمولا حاصل کیا ہے صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ یہ فارمولا تمہارے چیف نے کس لیبارٹری میں بھیجا ہے اور بس"...... مورس نے جواب دیا۔

"یہ تم کیا......" دوسری طرف سے بولنے والی کے لہجے میں یکلخت غصہ ابھر آیا تھا۔

"ڈیئر۔ پلیز۔ اور کچھ نہیں صرف نام اس سے تمہیں یا تمہارے

چیف کو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن میرا کام ہو جائے گا اور میرا وعدہ کہ تمہیں ایک ہفتے کے لئے تفریح پر لے جاؤں گا"...... مورس نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن کون سی پارٹی تم سے پوچھ رہی ہے کہیں پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ اوہ نہیں ڈیئر۔ یہ فلاڈلفیا کی پارٹی ہے فکر نہ کرو میں انہیں ذاتی طور پر جانتا ہوں"...... مورس نے کہا۔

"پھر وعدہ پورا کرو گے ناں"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"تمہیں تو معلوم ہے ڈیئر کہ میں جو وعدہ کرتا ہوں اسے ہر حالت میں پورا کرتا ہوں"...... مورس نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر سن لو۔ یہ فارمولا چیف نے پہلے ڈاکٹر پیٹر کی فیکٹری میں بھجوایا تھا لیکن پھر ڈاکٹر پیٹر نے چیف کو فون کر کے کہا کہ اس میں کوئی خاص سائنسی الجھن پیدا ہو گئی ہے جس پر چیف نے ڈاکٹر ولیم کی ریڈ لیبارٹری میں ڈاکٹر پیٹر کو فارمولے سمیت بھجوا دیا ہے اب ڈاکٹر پیٹر اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ریڈ لیبارٹری میں موجود ہے اور اس فارمولے پر کام کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ یہ سب کچھ بھول جاؤ اور صرف تفریح کرنے کی بات یاد رکھنا تھینک یو"...... مورس نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے وہی باتیں دوہرا دیں جو پہلے عمران اور صفدر سن چکے تھے۔

"آپ کو تفریح کے لئے مزید رقم کی ضرورت ہو گی اس کا بھی بندوبست ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک اور گڈی نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

"اوہ۔اوہ۔مگر اب آپ نے کیا پوچھنا ہے"...... مورس نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ریڈ لیبارٹری کا محل وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیلات"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے دیجئے"...... مورس نے بے چین سے لہجے کہا تو عمران نے گڈی آگے بڑھا دی جو اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر اٹھائی اور اسے بھی میز کی دراز میں رکھ دیا اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے

"آپ نے البتہ یہ خیال رکھنا ہے کہ کوئی بات غلط نہ بتائیں ورنہ جو لوگ اس طرح بے دریغ دولت لٹا سکتے ہیں وہ دوسرا راستہ بھی اپنا سکتے ہیں ...... عمران نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں میں جو کچھ بتاؤں گا وہ سچ ہو گا بس آپ میرے متعلق کسی کو نہیں بتانا"...... مورس نے کہا۔

"آپ کے متعلق ہم کسی کو نہ بتائیں گے لیکن ہم نے بھی یہ معلومات فروخت کرنی ہیں اس لئے اس میں کوئی غلطی ہمارے لئے مسئلہ بن سکتی ہے اس بات کا خیال آپ نے رکھنا ہے"...... عمران

نے کہا۔

"ریڈ لیبارٹری ریاست مونٹانا کے شہر ہلینا میں ہے بہت بڑی اور جدید لیبارٹری ہے تمام لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے ویسے اوپر سیڈ کے سٹور ہیں اور مونٹانا سیڈ کارپوریشن کے دفاتر ہیں"...... مورس نے جواب دیا۔

"راستہ کہاں سے جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہلینا کی سب سے مشہور فال جسے ہلینا فال بھی کہا جاتا ہے کے قریب ایک چھوٹا سا زرعی فارم ہے جس کے گرد باقاعدہ چار دیواری موجود ہے اس کے اندر ایک عمارت بنی ہوئی ہے یہ فارم لارڈ پوٹیلا کی ملکیت ہے اور ذاتی فارم ہے اس عمارت کے اندر سے راستہ لیبارٹری کو جاتا ہے تمام سپلائی اس عمارت تک پہنچائی جاتی ہے اور اس کے بعد آگے لے جائی جاتی ہے"...... مورس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں فارم میں پہرے کا کیا انتظام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لارڈ پوٹیلا کے ذاتی گارڈ وہاں پہرہ دیتے ہیں اور خونخوار کتے بھی رکھے گئے ہیں"...... مورس نے جواب دیا۔

"لارڈ پوٹیلا نام کا کوئی لارڈ ہے یا صرف فرضی نام ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں اس نام کا لارڈ موجود ہے مونٹانا میں ہی رہتا ہے لیکن اس کا صرف نام استعمال ہوتا ہے اور بس"...... مورس نے جواب دیا۔

"کیا اس لارڈ کی ریڈ کرافٹ میں کوئی حصہ داری ہے"...... عمران

نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے ہو مجھے اس بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے"۔ مورس نے جواب دیا۔

"اوکے بے حد شکریہ۔ اب آپ سب کچھ بھول جائیں گے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور مورس سے مصافحہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کی یہ لائن آف ایکشن تو خاصی کامیاب جا رہی ہے"۔ صفدر نے باہر آتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے میرا خیال تھا کہ رونالڈ کو کور کر کے اس سے ساری معلومات حاصل کی جائیں لیکن رونالڈ نے جس انداز کا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے اس کو کور کرنے میں خاصا وقت چاہیے اور اتنا وقت میرے پاس نہیں ہے اگر اس فارمولے سے لیزر ٹرانس تیار کر لیا گیا تو پھر ہمیں اس فارمولے کے حصول کا کوئی فائدہ نہ رہے گا اس لئے اس طرف سے مایوس ہونے کے بعد میں نے یہ نئی لائن آف ایکشن سوچی ہے بظاہر تو اس میں کامیابی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا لیکن یہ معاشرہ دولت کا پجاری ہے اس لئے تم نے دیکھا کہ دولت کی جھلک نے تمام رکاوٹیں دور کر دیں"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے مجھے بعض اوقات اس طرح بڑے بڑے نوٹوں کی گڈیاں کسی کو دینا عجیب سا لگتا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار

ں پڑا۔

"ہماری زبان میں ایک محاورہ ہے کہ کنویں کی مٹی کنویں میں ہی ری ہو جاتی ہے یہی کام یہاں ہوتا ہے گیم کلب سے جیتا ہوا مال یں کے لوگوں میں ہی تقسیم کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور غدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے جس طرح آپ گیم کلب کی مشینری کو خالی کرتے ہیں اگر پ واقعی اس بارے میں سنجیدہ ہو جائیں تو میرا خیال ہے پورے یکریمیا میں مشینی جوئے کا خاتمہ ہو جائے"...... صفدر نے کہا اور مران ہنس پڑا۔

"ویسے تو جوا حرام ہے لیکن جب مسئلہ مال حرام بود بجائے حرام فت والی بات ہو تو پھر پاکیشیا کا پیسہ کیوں استعمال کیا جائے"۔ مران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"۔ صفدر نے پوچھا۔

"ظاہر ہے اب ہمیں فوری طور پر ریاست مونٹانا کے شہر ہلینا جانا ڑے گا۔ اب باقی کارروائی وہیں ہو گی"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کرسی پر بیٹھے ہوئے رونالڈ نے چونک کر سامنے رکھی ہوئی ایک فائل سے سر اٹھایا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ دروازے سے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی رونالڈ کا چہرہ اسے دیکھ کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ بیلی تم۔ تم نے تو کہا تھا کہ ابھی تمہیں دس روز مزید لگیں گے پھر اس طرح اچانک آمد کیسے ہو گئی"...... رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں اندر رکھ دیا آنے والی لڑکی جس کا نام بیلی تھا میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم کب سے راہب بن گئے ہو"...... بیلی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"راہب کیا مطلب"...... رونالڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ گزشتہ ایک ہفتے سے تم ہیڈ کوارٹر سے باہر ہی نہیں نکلے"...... بیلی نے کہا۔

"اوہ تمہیں کیسے معلوم ہوا تم تو ولنگٹن سے باہر تھیں"۔ رونالڈ نے چونک کر کہا تو بیلی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے تمہارے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوتا مجھے تمہارے بارے میں ایک ایک لمحے کی خبر رہتی ہے"۔ بیلی نے کہا۔

"یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے اگر میرے خلاف مخبری تمہیں ہو سکتی ہے تو میرے دشمنوں کو بھی تو ہو سکتی ہے"...... رونالڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ دشمن بیلی ہو۔ جس کے متعلق تمہارے ہیڈ کوارٹر کے ہر آدمی کو علم ہے کہ بیلی اور رونالڈ میں کیسے تعلقات ہیں"...... بیلی نے جواب دیا تو رونالڈ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تمہیں جس نے بتایا ہے درست بتایا ہے میں واقعی ایک ہفتے سے ہیڈ کوارٹر سے باہر نہیں گیا"...... رونالڈ نے کہا۔

"یہی وجہ تو سننے کے لئے میں اپنا بہترین ٹرپ چھوڑ کر واپس آ گئی ہوں"...... بیلی نے کہا۔

"تم نے مجھ سے فون پر بات کر لی ہوتی"...... رونالڈ نے کہا۔

"اور تم بڑی صفائی سے جھوٹ بول دیتے جب کہ مجھے معلوم ہے
کہ تمہارا چہرہ تمہارے جھوٹ کا ساتھ نہیں دے سکتا اس لئے مجھے خو
آنا پڑا ویسے مسئلہ کیا ہے کوئی خاص بات ہو گئی ہے"....... بیلی نے
اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں کوئی خاص تو نہیں ہوئی لیکن پھر بھی احتیاطاً میں نے اپنے
آپ کو ہیڈ کوارٹر تک محدود کر لیا ہے"....... رونالڈ نے جواب دیا۔

"احتیاطاً کا کیا مطلب کھل کر بات کرو"....... بیلی نے کہا۔

"اصل میں ایک مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے میں نے ناراک میں نارمن
کے ذریعے پاکیشیا سے ایک فائل کی کاپی حاصل کی تھی نارمن نے
کام سوانکا کے منڈوپ گروپ کے ذریعے کرایا پھر مجھے اطلاع ملی کہ
نارمن اور اس کے ساتھیوں کو ناراک میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور
کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی
عمران اور اس کے ساتھیوں نے سرانجام دیا ہے وہ اس کاپی کے پیچھے
آئے اور انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کاپی ریڈ کرافٹ نے حاصل کی
ہے اور ریڈ کرافٹ کا ہیڈ کوارٹر سٹاکن میں ریڈ ہال کے نیچے ہے میں
نے یہ کاپی شلائر گروپ کو دی تھی انہوں نے اس سے ایک انتہائی اہ
اور انقلابی فارمولا تیار کر کے مجھے بھجوا دیا اور میں اس فارمولے ک
کسی صورت بھی ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا جب کہ یہ پاکیشیائی
ایجنٹ مسلسل میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور انہیں بھی معلوم ہے
اور مجھے بھی کہ جب تک وہ مجھ پر ہاتھ نہ ڈال دیں انہیں کچھ نہیں مل

سکتا اس لئے میں یہاں محدود ہو گیا ہوں جب کہ تنظیم کے لوگ ان
کے خلاف کام کر رہے ہیں جیسے ہی ان کی ہلاکت کی اطلاع ملے گی میں
بھی ذہنی طور پر آزاد ہو جاؤں گا"....... رونالڈ نے جواب دیا۔

"وہ لوگ اب تک ٹریس بھی نہیں ہو سکے"....... بیلی نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ایک بار ٹریس ہو گئے تھے جیری نے انہیں ٹریس کیا تھا
لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ جیری اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے
نکل گئے ہیں اس کے بعد اب تک ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں
ملی"....... رونالڈ نے جواب دیا۔

"لیکن جب جیری نے انہیں ٹریس کر لیا تھا اس وقت انہیں گولی
کیوں نہ مار دی گئی"۔ بیلی نے کہا۔

"اس وقت میرا خیال تھا کہ یہ سرکاری ایجنٹ ہیں۔ چند ایجنٹوں
کی ہلاکت سے کوئی فائدہ نہ ہو گا ان کی جگہ اور آجائیں گے اور ضروری
نہیں ہے کہ نئے آنے والے ٹریس بھی ہو سکیں اس لئے ان کی نگرانی
کی جائے۔ یہ خود ہی ٹکریں مار کر نکل جائیں گے لیکن اب مجھے احساس
ہو رہا ہے کہ میرا یہ فیصلہ غلط تھا انہوں نے جیری سے پوچھ گچھ کی ہے
اس کے بعد میرا خیال تھا کہ وہ لورین ٹریپ میں پھنس جائیں گے
لیکن وہ وہاں بھی نہیں آئے اور اب غائب ہیں"....... رونالڈ نے اس
بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر ان کا مقصد صرف اس فائل کی کاپی حاصل کرنا ہے تو وہ کاپی

تو تمہارے کسی کام کی نہیں ہے کیونکہ تم نے تو اس سے جو فارمولا حاصل کرنا تھا وہ کر لیا"...... بیلی نے کہا۔

" لیکن میری اطلاع کے مطابق انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ شلاٹر گروپ نے اس بارے میں مثبت رپورٹ دی ہے اس لئے اب لامحالہ وہ اس فارمولے کو حاصل کرنا چاہیں گے جو میں کسی صورت بھی نہیں دینا چاہتا کیونکہ یہ ایک ایسا فارمولا ہے کہ جب اس فارمولے سے ہتھیار تیار ہوں گے تو پوری دنیا کی دولت ہمارے قدموں میں ڈھیر ہو جائے گی"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ شلاٹر گروپ کے ذریعے براہ راست وہ فارمولا حاصل کر لیں"...... بیلی نے کہا۔

"اس کا میں نے پہلے ہی بندوبست کر لیا ہے جن دو سائنس دانوں نے اس فارمولے پر کام کیا ہے انہیں میں نے ایک بم دھماکے میں ہلاک کرا دیا ہے"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

" لیکن تم اس طرح کب تک چھپ کر یہاں بیٹھو گے تمہیں خود باہر نکل کر ان کا خاتمہ کرنا چاہئیے"...... بیلی نے کہا۔

" نہیں اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ صرف مجھے معلوم ہے کہ وہ فارمولا کہاں ہے اور جب تک مجھ پر یہ قابو نہ پالیں اس وقت تک وہ لاکھ ٹکریں ماریں انہیں فارمولے کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا اور یہاں ہیڈکوارٹر میں وہ کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اگر میں باہر گیا تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت یہ لوگ مجھ پر قابو پالیں"۔

رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی رونالڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رونالڈ نے کہا۔

" بوفیلو آپ سے بات کرنا چاہتا ہے چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بوفیلو اچھا ٹھیک ہے بات کراؤ"...... رونالڈ نے چونک کر کہا۔

" ہیلو چیف میں بوفیلو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے بوفیلو کیسے فون کیا ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

" چیف کیا آپ کال ڈائریکٹ کر سکتے ہیں یا کوئی ایسا فون نمبر جو ڈائریکٹ ہو ایک انتہائی اہم بات کرنی ہے"...... بوفیلو نے کہا تو رونالڈ کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

" سپیشل فون پر بات کر لو"...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اس کا نمبر مجھے معلوم نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رونالڈ نے اسے نمبر بتا دیا۔

" اوکے میری کال کا انتظار کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رونالڈ نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ بوفیلو کیا بات کرنا چاہتا ہے"...... رونالڈ نے میز کی دراز

کھول کر اس میں سے ایک کارڈلیس فون پیس نکال کر باہر رکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص بات ہی ہوگی یہ آدمی تو بے حد تیز ہے"...... بیلی نے کہا اور رونالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد فون پیس میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی تو رونالڈ نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دو میں بھی یہ گفتگو سننا چاہتی ہوں"۔ بیلی نے کہا تو رونالڈ نے ایک اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو بوفیلو بول رہا ہوں"...... دوسرے لمحے بوفیلو کی آواز کمرے میں گونجی۔

"یس رونالڈ بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف آپ کا کوئی اہم فارمولا ریڈ لیبارٹری میں موجود ہے"۔ دوسری طرف سے بوفیلو نے کہا تو رونالڈ اس طرح کرسی پر اچھلا جیسے اسے اچانک الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو۔

"کیا مطلب تمہیں کسی فارمولے کے بارے میں کیسے علم ہوا"۔ رونالڈ کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ شدید تشویش کا عنصر نمایاں تھا۔

"آپ کی لیبارٹریوں کو جو فرم سامان وغیرہ سپلائی کرتی ہے انیڈی ٹوائے کارپوریشن اس کے اسسٹنٹ مینجر مورس کے پاس اچانک بڑی رقم نظر آئی حالانکہ دو روز پہلے وہ جوئے میں اپنی ساری جمع پونجی ہار چکا تھا تو مجھے اس پر شک سا گزرا میں نے اسے پکڑا اور پھر تھوڑے سے

تشدد پر اس نے زبان کھول دی ہے اس نے بتایا ہے کہ اس کے پاس فلاڈلفیا سے دو آدمی مائیکل اور رانسن آئے تھے۔ انہوں نے یہ رقم اس لئے دی ہے کہ وہ اس فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے جس کی فائل آپ نے پاکیشیا سے حاصل کی تھی اور جس پر شلائر گروپ نے کام کیا ہے اس مورس کی گرل فرینڈ آپ کی سیکرٹری کویٹی ہے اس نے کویٹی کو چکر دے کر اور اسے تفریح کرانے کا وعدہ کر کے یہ معلوم کر لیا ہے کہ یہ فارمولا مونٹانا کے شہر ہلینا میں واقع ریڈ لیبارٹری میں بھجوا دیا گیا ہے اور اس نے انہیں اس لیبارٹری کا محل وقوع اور راستے کے بارے میں بھی معلومات مہیا کی ہیں اس لئے میں نے آپ سے ڈائریکٹ فون کی بات کی تھی تاکہ کویٹی یہ بات سن نہ لے"...... بوفیلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ اس مورس سے ان دونوں آدمیوں کے حلیئے معلوم کرو"...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے معلوم کر لئے ہیں"...... بوفیلو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیئے دوہرا دیئے۔

"اس مورس کو موت کی سزا دے دو"...... رونالڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سپیشل فون کا بٹن آف کر دیا اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس کویٹی نے غداری کی ہے میں اسے انتہائی عبرت ناک سزا دوں گا"...... رونالڈ نے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میرے پاس آؤ"...... رونالڈ نے کہا اور رسیور ایک جھٹکے سے کریڈل پر پٹخ دیا۔

"تم اس کویٹ سے زیادہ ان لوگوں کی فکر کرو رونالڈ"...... بیلی نے جواب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی رونالڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے اب خود ان کے مقابلے پر جانا پڑے گا"...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"اینڈی ٹوائے کمپنی کا اسسٹنٹ مینیجر مورس تمہارا دوست ہے"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"۔ لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے صرف تفریح کرانے کے وعدے پر اسے وہ راز بتا دیا جس سے ریڈ کرافٹ کو کروڑوں اربوں ڈالرز کا نقصان ہو سکتا ہے تم نے غداری کی ہے"...... رونالڈ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی کھلی دراز سے ریوالور اٹھایا اور پھر اس سے پہلے کہ کویٹ کوئی جواب دیتی کمرہ ریوالور کے دھماکے اور کویٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا کویٹ چیختی ہوئی اچھل کر نیچے فرش پر گری تو رونالڈ نے اٹھ کر اس پر ایک بار پھر فائر کھول دیا اور جب تک کویٹ کا جسم ساکت نہیں ہوا وہ غصے کی شدت سے اس پر مسلسل گولیاں

برساتا رہا۔ بیلی اس دوران خاموش بیٹھی رہی اس کا چہرہ سپاٹ تھا کویٹ کے ہلاک ہونے پر رونالڈ نے ریوالور واپس دراز میں رکھا اور پھر بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس مرفی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آؤ اور کویٹ کی لاش اٹھا کر لے جاؤ اور اسے برقی بھٹی میں ڈال دو اس لڑکی نے غداری کی ہے اور میں نے اسے موت کی سزا دے دی ہے اور سنو اس کی اسسٹنٹ میگی کو اس کی جگہ دے دو"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں مرفی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور رونالڈ نے رسیور رکھ دیا تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس نے رونالڈ اور بیلی دونوں کو سلام کیا اور پھر جھک کر فرش پر پڑی ہوئی کویٹ کی لاش اٹھا کر اس نے کاندھے پر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اب مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا سوچا ہے"...... بیلی نے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ اب میں خود ان لوگوں کے مقابلے پر نکل کر سامنے آؤں گا یہ لوگ میری توقع سے کہیں زیادہ تیز اور فعال ہیں میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ اس طرح معلوم کر لیں گے کہ فارمولا اس وقت کہاں موجود ہے"...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے

ہوئے کہا اس کے چہرے پر ابھی تک غصے کے تاثرات موجود تھے۔

" لیکن کیا تمہاری ریڈ لیبارٹری غیر محفوظ ہے"...... بیلی نے کہا تو رونالڈ چونک پڑا۔

" غیر محفوظ نہیں وہ تو ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور میں نے ڈاکٹر ولیم کو بھی احتیاطاً کہہ دیا تھا کہ وہ لیبارٹری کو سیل کر دے وہاں تو وہ لوگ کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے لیکن اب میں مزید ان لوگوں کو کھلی چھٹی نہیں دے سکتا"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تم وہاں جا کر کیا کرو گے "...... بیلی نے کہا۔

" میں ہلینا آفس میں خود بیٹھ کر انہیں تلاش کروں گا اور ان کا خاتمہ کراؤں گا"...... رونالڈ نے کہا۔

" اگر میں ایک تجویز دوں تو کیا تم اس پر عمل کرو گے "...... بیلی نے کہا تو رونالڈ چونک پڑا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں بتاؤ"۔رونالڈ نے کہا۔

" تم ان لوگوں کے لئے باقاعدہ کوئی ٹریپ تیار کرو یہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں جب کہ تم انہیں عام لوگوں کی طرح ٹریٹ کر رہے ہو یہ بغیر ٹریپ کے تمہارے ہاتھ نہیں آسکتے "...... بیلی نے کہا۔

" کیسا ٹریپ"...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" لیبارٹری کے کسی آدمی کو چارے کے طور پر استعمال کرو"۔ بیلی نے کہا تو رونالڈ چونک پڑا۔

" اوہ لیکن اس طرح تو وہ لوگ اندر داخل ہو جائیں گے "۔رونالڈ

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی تو ٹریپ ہوگا ایک بار وہ اندر آگئے تو پھر زندہ باہر نہ جا سکیں گے "...... بیلی نے کہا۔

" لیکن یہ معاملہ خطرناک بھی تو ہو سکتا ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

" کیسے خطرناک ہو سکتا ہے مجھے ریڈ لیبارٹری کے حفاظتی اقدامات کا علم ہے میں اور تم بذات خود وہاں موجود رہیں گے"...... بیلی نے جواب دیا۔

" لیکن اس آدمی کا رابطہ ان سے کیسے ہو گا"...... رونالڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" اس بات کو تم مجھ پر چھوڑ دو میں ان سے مل کر خود انہیں لیبارٹری تک لے جاؤں گی"...... بیلی نے کہا۔

" لیکن تم ان سے رابطہ کیسے کرو گی"...... رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں معلوم تو ہے ہلینا میں میری ذاتی تنظیم بھی موجود ہے میں انہیں تلاش کر لوں گی یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو"...... بیلی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" اگر تم انہیں تلاش کر سکتی ہو تو پھر انہیں لیبارٹری میں لے آنے کی کیا ضرورت ہے تم ان کا خاتمہ باہر بھی کر سکتی ہو"...... رونالڈ نے کہا۔

" میں نے بتایا تو ہے کہ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں عام لوگ نہیں اس

لئے ان کا خاتمہ بھی عام انداز میں نہیں کیا جا سکتا"...... بیلی نے کہا۔

"تم کھل کر بات نہیں کر رہیں کھل کر بات کرو یہ ریڈ کرافٹ کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بن چکا ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"دیکھو رونالڈ ریڈ کرافٹ کا اصل کام انتہائی خوفناک اور پیچیدہ جنگی ہتھیار تیار کر کے فروخت کرنا ہے اور ریڈ کرافٹ کا سارا سیٹ اپ ہی اس طرز پر بنایا گیا ہے آج سے پہلے شاید کبھی ریڈ کرافٹ کا واسطہ کسی سیکرٹ ایجنسی سے نہیں پڑا یہی وجہ ہے کہ تم یہاں چھپ کر بیٹھے ہوئے ہو اور تمہاری تنظیم اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہی ہے اور وہ سیکرٹ ایجنٹ مسلسل آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری ریڈ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات بھی انہیں نہ روک سکیں گے اور وہ نہ صرف فارمولا لے جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری ریڈ لیبارٹری ہی تباہ کر دیں تم سے بنیادی غلطی اس وقت ہوئی جب تمہارے آدمیوں نے انہیں ٹریس کر لیا لیکن تم نے انہیں فوری طور پر ہلاک کرانے کی بجائے صرف نگرانی کرنے کے لئے کہہ دیا تم نے ابھی تک ان کی کارکردگی کا تجزیہ نہیں کیا تم نے محسوس نہیں کیا کہ وہ لوگ یہاں تمہارے ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہوئے اور نہ ہی انہوں نے یہاں داخل ہونے کی کوشش کی ہے کیوں۔ اس لئے کہ انہیں صرف اپنے مقصد سے غرض ہے وہ فضول کاموں میں وقت ضائع نہیں کیا کرتے ان کا ٹارگٹ فارمولے کا حصول ہے اور وہ اس کے پیچھے کام کر رہے ہیں اب انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا

یڈ لیبارٹری میں ہے اس لئے اب ان کا ٹارگٹ ریڈ لیبارٹری ہو گا اور م نے دیکھا کہ انہوں نے کس طرح یہ بات معلوم کر لی کہ فارمولا ہاں موجود ہے سیکرٹ ایجنٹ اسی انداز میں کام کرتے ہیں وہ صرف پنے مقصد کے پیچھے دوڑتے ہیں عام مجرموں کی طرح ذاتی انتقام اور فضول قتل و غارت میں نہیں الجھتے اس لئے اگر تم واقعی اپنا فارمولا ن سے بچانا چاہتے ہو تو تمہیں بھی ان کے انداز میں اپنا دفاع کرنا ہو گا"...... بیلی نے پوری تقریر کر ڈالی۔

"تمہاری بات واقعی درست ہے اور مجھے اعتراف ہے کہ آج سے پہلے میرا کبھی سیکرٹ ایجنٹوں سے واسطہ نہیں پڑا تھا لیکن تمہارے ذہن میں اپنے دفاع اور ان کے خاتمے کے لئے کیا تجویز ہے اس تجویز کو کھل کر بتاؤ"...... رونالڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تو طے ہے کہ فارمولا ہلینا میں واقع ریڈ لیبارٹری میں ہے اور انہیں بھی اس ریڈ لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے اس لئے لامحالہ یہ لوگ ہلینا پہنچیں گے یا پہنچ چکے ہوں گے اور ان کا ٹارگٹ ریڈ لیبارٹری ہی ہو گا اب رہ گئی یہ بات کہ یہ لوگ ریڈ لیبارٹری میں کیسے داخل ہوں گے تو جس طرح انہوں نے یہاں تمہاری سیکرٹری کو یٹی سے کسی بھی انداز میں اصل بات اگلوا لی ہے اسی طرح یہ لوگ لیبارٹری کے کسی بھی آدمی سے کسی بھی انداز میں رابطہ قائم کریں گے"...... بیلی نے کہا۔

"جب ان کا رابطہ ہو ہی نہیں سکے گا تو کیسے کریں گے یہی بات تو

میری سمجھ میں نہیں آ رہی "...... رونالڈ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ یہی انداز اختیار کریں جو انہوں نے ریڈ لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے کیا ہے لیبارٹری میں بہر حال انسان رہتے ہیں وہاں خوراک بھی جاتی ہو گی سائنسی سامان بھی جاتا ہو گا اور دیگر ضروریات بھی جاتی ہوں گی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس سپلائی لائن کے ذریعے لیبارٹری میں موجود کسی آدمی سے رابطہ کر لیں"...... بیلی نے کہا تو رونالڈ کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں

"اوہ اوہ واقعی ۔ تم درست کہہ رہی ہو مجھے تو اس بات کا اندازہ تک نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے ویری بیڈ میں تو اس لئے مطمئن تھا کہ لیبارٹری سیلڈ ہے"...... رونالڈ نے کہا تو بیلی مسکرا دی ۔

"میں نے کچھ عرصہ سیکرٹ ایجنسیوں میں ملازمت کی ہے گو میری ملازمت کا تعلق فیلڈ سے نہ تھا لیکن میں ان لوگوں کی کارکردگی دیکھتی رہتی تھی"...... بیلی نے کہا تو رونالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا کرنا چاہیے"...... رونالڈ نے کہا۔

"وہی ٹریپ ۔ ایسا ٹریپ تیار کرو کہ وہ لوگ سیدھے اس میں پھنس جائیں انہیں شک ہی نہ ہو کہ کوئی ٹریپ ہے"...... بیلی نے کہا۔

"لیکن کیسا ٹریپ ۔ کیسے رابطہ ہو گا کچھ بتاؤ بھی تو سہی" ۔ رونالڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارے بس کا نہیں ہے ۔ تم ایک کام کرو وائٹ اینجلز

والوں کی خدمات حاصل کرو وہ سب کچھ خود ہی کر لیں گے"...... بیلی نے کہا۔

"وائٹ اینجلز تمہارا مطلب ہے وہ تنظیم جس سے تم وابستہ ہو" ۔ رونالڈ نے چونک کر کہا۔

"ہاں اس تنظیم میں ایک گروپ ایسا ہے جس میں انتہائی منجھے ہوئے سابقہ سیکرٹ ایجنٹ کام کرتے ہیں اس گروپ کو تو بعض اوقات حکومت ایکریمیا بھی اپنے کسی خاص مقصد کے لئے ہائر کر لیتی ہے اس گروپ کا نام ہارڈ گروپ ہے اس کا انچارج ایک منجھا ہوا سابقہ سیکرٹ ایجنٹ جان ڈیو ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ جان ڈیو اس عمران سے پہلے ٹکرا بھی چکا ہو"...... بیلی نے کہا۔

"اوکے پھر تم خود ہی اس سے رابطہ کرو جو معاوضہ تم طے کرو گی مجھے منظور ہو گا"...... رونالڈ نے کہا تو بیلی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھی اور اس نے میز پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھانے سے پہلے اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا اس طرح فون ڈائریکٹ ہو گیا تھا اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"بلیک روز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"جان ڈیو سے بات کراؤ میں بیلی بول رہی ہوں"...... بیلی نے کہا ۔

"یس میڈم ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جان ڈیو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بیلی بول رہی ہوں جان ڈیو"...... بیلی نے کہا۔

"اوہ بیلی تم کہاں سے بول رہی ہو۔ بڑا عرصہ ہوا ملاقات ہی نہیں ہوئی"۔ اس بار دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"شاکن سے بول رہی ہوں تمہارے لئے ایک کام ہائر کیا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے کسی علی عمران کو جانتے ہو"...... بیلی نے کہا۔

"علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس یہ نام تمہاری زبان پر کیسے آ گئے۔ تمہارا ان سے کیا تعلق ہے"۔ جان ڈیو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ریڈ کرافٹ نامی تنظیم کو جانتے ہو"...... بیلی نے کہا۔

"ہاں جدید اسلحہ تیار کر کے فروخت کرنے والی تنظیم ہے تم کھل کر بات کرو"...... جان ڈیو نے کہا۔

"ریڈ کرافٹ کا چیف رونالڈ میرا گہرا دوست ہے وہ آج کل پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس علی عمران کے ہاتھوں پریشان ہے اس نے ایک ابتدائی فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا۔ پھر ایک سائنسی گروپ سے اس پر کسی جدید ہتھیار کا فارمولا تیار کرایا اب عمران اور اس کے ساتھی یہ فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں ریڈ کرافٹ تنظیم کو چونکہ سیکرٹ ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے کا تجربہ نہیں ہے اس لئے میری تجویز پر رونالڈ ہارڈ گروپ کو یہ کام دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔ بولو کام

کرو گے"...... بیلی نے کہا۔

"یہ فارمولا کہاں موجود ہے"...... جان ڈیو نے کہا۔

"پہلے تم ہاں یا ناں میں جواب دو باقی تفصیلات تمہیں بتا دی جائیں گی"...... بیلی نے کہا۔

"دیکھو بیلی یہ سروس دنیا کی انتہائی خطرناک ترین سروس سمجھی جاتی ہے خاص طور پر اس عمران کو تو موت کا فرشتہ کہا جاتا ہے بظاہر یہ شخص انتہائی معصوم بھولا بھالا اور مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرنے والا آدمی ہے لیکن یہ حقیقت میں شوگر کوٹڈ زہر کا کیپسول ہے اس لئے اس کا مقابلہ ہمارے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بن جائے گا میں نے اس کے خلاف تین چار سرکاری مشنز میں کام کیا ہوا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہارڈ گروپ ان کے خلاف کام کر لے گا لیکن اس کے لئے ہم معاوضہ اپنی مرضی کا لیں گے"...... جان ڈیو نے کہا۔

"اگر معاوضہ تمہیں تمہاری مرضی کا مل جائے تب"۔ بیلی نے کہا

"تو ہم تیار ہیں"...... جان ڈیو نے جواب دیا۔

"کتنا معاوضہ لو گے"...... بیلی نے کہا۔

"یہ پورے گروپ کی زندگی اور موت کا مشن ہے اس لئے معاوضہ ایک کروڑ ڈالر ہو گا اور وہ بھی کیش اور ایڈوانس"...... جان ڈیو نے جواب دیا۔

"سنو جان ڈیو معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر ملے گا آدھا ایڈوانس اور آدھا کام کے بعد اگر تمہیں منظور ہو تو ٹھیک ورنہ میں کسی اور سے بات کر

لیتی ہوں"....... بیلی نے کہا۔

"چلو تم کہتی ہو تو ہم پچھتر لاکھ لے لیں گے اس کم نہیں ہو گا"۔ جان ڈیو نے کہا۔

"اوکے منظور ہے لیکن مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں چاہئیں"....... بیلی نے کہا۔

"مل جائیں گی فکر نہ کرو اگر وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے تو ہارڈ گروپ بھی کسی سے کم نہیں ہے"....... جان ڈیو نے کہا۔

"گڈ پھر میں خود تمہارے آفس میں آرہی ہوں آدھا معاوضہ بھی ادا کر دوں گی اور مزید تفصیلات بھی بتا دوں گی"....... بیلی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"معاوضہ تو زیادہ ہے لیکن ٹھیک ہے اگر اتنی رقم میں یہ لوگ لاشوں میں تبدیل ہو جائیں تو یہ سودا مہنگا نہیں ہے"....... رونالڈ نے کہا تو بیلی مسکرا دی۔

"فکر مت کرو ہارڈ گروپ ہر صورت میں ان کا صحیح مقابل ثابت ہو گا"....... بیلی نے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ ہی جا کر اس جان ڈیو سے ملوں گا تا کہ مجھے بھی معلوم ہو سکے کہ یہ سیکرٹ ایجنٹ کیسے ہوتے ہیں"۔ رونالڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ضرور چلو"۔ بیلی نے ہنستے ہوئے کہا تو رونالڈ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ریاست مونٹانا کے سب سے بڑے شہر ہلینا کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ ان لوگوں کو ولنگٹن سے ہلینا پہنچے ہوئے ابھی کچھ زیادہ دیر نہ ہوئی تھی۔ ہلینا ایئرپورٹ پر اترتے ہی عمران نے ایک پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے یہ رہائش گاہ اور دو کاریں حاصل کر لی تھیں اور اب وہ لوگ یہاں موجود تھے۔

"اب کیا پروگرام ہے"....... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھ سے پروگرام مت پوچھا کرو۔ میرا تو ہمیشہ سے ایک ہی پروگرام ہوتا ہے۔ تم اپنی بات کیا کرو"....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم سے پروگرام اس لئے پوچھنا پڑتا ہے کہ ہر جگہ پہنچ کر تمہارا پروگرام بدل جاتا ہے مجھے تو یوں لگتا ہے کہ تم اس مشن میں صرف اندھیرے میں ہاتھ پیر مار رہے ہو"....... جولیا نے بگڑے ہوئے لہجے

میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میری امیدیں میری خواہشیں سب اندھیرے میں ہیں۔ اس اندھیرے میں روشنی تم پھیلا سکتی ہو لیکن تم نے نجانے کیوں روشنی کو ڈھانپ رکھا ہے"...... عمران نے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے اور جولیا ان کے مسکرانے پر چونک پڑی۔

"تو تم یہ دوسرے انداز کی بکواس کر رہے تھے میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں"...... جولیا نے زیادہ بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے شاید پہلے عمران کی بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"جولیا تم خواہ مخواہ عمران صاحب پر بگڑ رہی ہو جب کہ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب اپنے مشن میں کامیابی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہمارا مشن فارمولا حاصل کرنا ہے اور فارمولا ہلینا میں موجود ہے اور ہم بھی یہاں پہنچ گئے ہیں"...... صالحہ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تو مجھے بھی معلوم ہے لیکن کیا یہ فارمولا بذریعہ ڈاک ہمارے پتے پر خود بخود پہنچ جائے گا"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا کی بات درست ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے یہاں پہنچ کر کیا کرنا ہے"...... صفدر نے جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس عمران بول رہا ہوں"...... عمران کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"الفرڈ بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"فون پر رپورٹ نہیں دی جا سکتی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس آ جاؤں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے آ جاؤ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ الفرڈ کون ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہاں کے ایک مخبر گروپ کا چیف ہے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر ولنگٹن میں ہے۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے ان سے بات کی تھی تاکہ یہاں موجود ریڈ کرافٹ کی لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اسے اس فون نمبر کا کیسے علم ہو گیا جب کہ یہ رہائش گاہ تو ہم نے یہاں پہنچنے کے بعد حاصل کی ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہی بات تو ان کی فیور میں جاتی ہے کہ یہ لوگ بے حد ہوشیار اور تیز ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"صفدر باہر جا کر الفرڈ کو لے آؤ۔ اس نے یقیناً کوئی اہم بات معلوم کر لی ہے اس لئے وہ فون پر بات نہیں کرنا چاہتا"...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تقریباً پندرہ منٹ کے بعد صفدر ایک مقامی نوجوان کے ساتھ واپس آیا۔ نوجوان کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا اور وہ اپنے چہرے مہرے اور آنکھوں میں تیز چمک کی بنیاد پر خاصا مستعد ہوشیار اور ذہین آدمی نظر آرہا تھا۔

"آؤ بیٹھو الفرڈ میرا نام عمران ہے"...... عمران نے کہا تو الفرڈ مسکراتا ہوا عمران کے سامنے ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے جس طرح یہاں ہماری رہائش اور ہمارا فون نمبر ٹریس کر لیا ہے اس سے مجھ پر تمہاری کارکردگی کا اچھا اثر پڑا ہے"...... عمران نے کہا تو الفرڈ ہنس پڑا۔

"ہمارے ہیڈ کوارٹر نے آپ کی حفاظت کا بھی ہمیں حکم دیا تھا اس لئے ہم لوگ یہاں آپ کی آمد کے پہلے سے منتظر تھے۔ ہمارے آدمی اب بھی اس کوٹھی کے گرد موجود ہیں"...... الفرڈ نے جواب دیا۔

"لیکن ایسا تو کوئی معاہدہ تمہارے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ نہیں ہوا تھا"...... عمران کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ ہمارے ہیڈ کوارٹر کے علم میں آیا ہے کہ ہارڈ گروپ کو یہاں آپ کے خلاف ہائر کیا گیا ہے اور ہارڈ گروپ انتہائی تیز فعال اور خطرناک گروپ ہے"...... الفرڈ نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"ہارڈ گروپ وہ کون لوگ ہیں اور کس نے انہیں ہمارے خلاف ہائر کیا ہے"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا میں ایک خفیہ تنظیم ہے وائٹ اینجلز۔ یہ ہر قسم کے دھندوں میں ملوث رہتی ہے۔ اس نے سابقہ سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ایک خفیہ گروپ بنایا ہوا ہے جس کو ہارڈ گروپ کہا جاتا ہے۔ اس کا سربراہ جان ڈیو ہے جو ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ ہمارے ہیڈ کوارٹر سے جب آپ نے ریڈ کرافٹ کی لیبارٹری کے لئے معاہدہ کیا تو ہمارے ہیڈ کوارٹر نے اپنے اصول کے تحت فوری طور پر کام شروع کر دیا۔ چونکہ ریڈ کرافٹ کا ہیڈ کوارٹر ولنگٹن کے نواح میں واقع قصبہ سٹاکن میں ہے اس لئے وہاں سے اس لیبارٹری کے بارے میں حتمی معلومات اکٹھی کرنے کے لئے کام شروع ہوا تو ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی کہ ریڈ کرافٹ کا سربراہ رونالڈ وائٹ اینجلز کی ایک عورت بیلی کے ہمراہ ہارڈ گروپ کے سربراہ جان ڈیو سے ملنے گیا ہوا ہے۔ یہ انتہائی چونکا دینے والی بات تھی اس لئے ہمارے مخبروں نے وہاں صورت حال کو چیک کیا تو معلوم ہوا کہ رونالڈ نے آپ لوگوں کے خلاف اس بیلی کے کہنے پر ہارڈ گروپ کو ہائر کیا ہے اور ہارڈ گروپ کی ٹیم یہاں پہنچنے والی ہے۔ جس پر ہیڈ کوارٹر نے مجھے بریف کیا اور ساتھ ہی حکم دے دیا کہ جب تک ہمارا مشن مکمل نہیں ہو جاتا اس وقت تک آپ لوگوں کی حفاظت کی جائے۔ یہ ہماری تنظیم کا اپنا اصول ہے۔ چنانچہ ہمارے آدمی ایئر پورٹ پہنچ گئے اور پھر آپ جب یہاں پہنچے تو انہوں نے یہاں کی حفاظت شروع کر دی۔ اسی دوران میں نے لیبارٹری کا کھوج لگا لیا۔ اس لئے اب تفصیلی رپورٹ

دینے آیا ہوں ۔ اس رپورٹ کے بعد ہمارا معاہدہ ختم ہو جائے گا ۔ اس کے بعد آپ اپنی حفاظت یا نگرانی چاہیں گے تو آپ کو ہمارے ساتھ نیا معاہدہ کرنا ہو گا ورنہ آپ کی مرضی "...... الفرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ لیبارٹری کے بارے میں کیا رپورٹ ہے " ۔ عمران نے پوچھا تو الفرڈ نے جیب سے ایک ہاتھ سے بنا ہوا نقشہ نکالا اور اسے کھول کر عمران کے سامنے میز پر بچھا دیا ۔ یہ ہلینا کا تفصیلی نقشہ تھا اور اس پر سرخ پنسل سے نشانات بنائے گئے تھے ۔

" یہ دیکھئے اس جگہ پر موتاتا سٹیڈ فارم اور اس کے گودام دکھائے گئے ہیں ۔ لیبارٹری اس کے نیچے ہے "...... الفرڈ نے ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ الفرڈ کی بات پر وہ کنفرم ہو گیا تھا ورنہ وہ اینڈی ٹوائے کارپوریشن کے اسسٹنٹ منیجر مورس سے پہلے ہی اس بارے میں معلوم کر چکا تھا لیکن عمران کنفرمیشن چاہتا تھا اور اب جب کہ الفرڈ نے بھی وہی جگہ بتائی تھی تو اس طرح وہ کنفرم ہو گیا تھا ۔

" اس کا راستہ کدھر سے ہے "...... عمران نے کہا ۔

" اس کا راستہ ہلینا فال کے قریب ایک چھوٹے سے زرعی فارم سے جاتا ہے ۔ یہ دیکھئے یہ جگہ ہے "...... الفرڈ نے ایک اور جگہ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا ۔

" یہ کس کا فارم ہے "...... عمران نے پوچھا ۔

" یہ فارم لارڈ پوٹیلا کا ہے لیکن دراصل لارڈ کا نہیں ہے بلکہ ریڈ کرافٹ کی ملکیت ہے صرف نام لارڈ پوٹیلا کا لیا جاتا ہے ۔ یہاں چار دیواری بنی ہوئی ہے ۔ وہاں مسلح افراد بھی جنہیں لارڈ پوٹیلا کے ذاتی محافظ کہا جاتا ہے موجود رہتے ہیں اور وہاں خونخوار کتے بھی ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات بھی ہیں "...... الفرڈ نے ایک بار پھر مورس کی بتائی ہوئی باتوں کو کنفرم کرتے ہوئے کہا ۔

" لارڈ پوٹیلا فرضی شخصیت ہے یا اصل آدمی ہے "...... عمران نے پوچھا ۔

" اصل آدمی ہے ۔ یہ اراضی پہلے اسی کی ملکیت تھی اس سے ریڈ کرافٹ نے خرید لی ۔ لارڈ پوٹیلا بہت بوڑھا ہے اور بیمار رہتا ہے ۔ اپنی آبائی حویلی میں رہتا ہے ۔ چلنے پھرنے سے معذور ہے "...... الفرڈ نے جواب دیا ۔

" اب اصل بات کی رپورٹ دو کہ اس کے اندر جانے کے لئے کوئی طریقہ "...... عمران نے کہا ۔

" جی ہاں ایک آدمی سے رابطہ کر لیا گیا ہے ۔ اس کا نام انتھونی ہے ۔ یہ اس لیبارٹری میں سٹور کیپر ہے ۔ اس سے ایک لاکھ ڈالر کی رقم طے ہوئی ہے جو آپ نے ادا کرنی ہے "...... الفرڈ نے جواب دیا ۔

" یہ آدمی کیا کرے گا "...... عمران نے پوچھا ۔

" یہ ایک خفیہ راستے سے آپ کو اندر لے جائے گا "...... الفرڈ نے جواب دیا ۔

"کہاں ہے یہ خفیہ راستہ اور اس سے کیسے رابطہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ کو یہ رقم قبول ہے تو میں آپ کے سامنے اس سے بات کر لیتا ہوں۔ رقم کی گارنٹی میں اسے دے دوں گا۔ باقی باتیں آپ خود اس سے طے کر لیں"...... الفرڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے کر لیتے ہیں لیکن اب اس ہارڈ گروپ کے بارے میں بتاؤ کہ وہ یہاں آ کر کیا کرے گا۔ تمہارے ہیڈ کوارٹر نے کیا رپورٹ دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہارڈ گروپ اس راستے کے گرد نگرانی کرے گا اور آپ وہاں گئے تو وہ آپ کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے علاوہ اس گروپ کے افراد آپ کو یہاں ٹریس کریں گے اور آپ کا خاتمہ باہر ہی کرنے کی کوشش کریں گے۔ ویسے عمران صاحب یہ ہارڈ گروپ انتہائی تیز اور فعال گروپ ہے اس لئے آپ کو بہرحال اس سے محتاط رہنا ہو گا"۔ الفرڈ نے کہا۔

"کوئی ایسا طریقہ ہے کہ ہم خود اس ہارڈ گروپ سے رابطہ کر سکیں"...... عمران نے کہا تو الفرڈ چونک پڑا۔

"آپ خود اس سے رابطہ کریں گے کیوں اس طرح تو آپ اس کے سامنے آ جائیں گے"۔ الفریڈ نے حیران ہو کر کہا۔

"میں یہی چاہتا ہوں کہ پہلے اس گروپ سے نمٹ لوں اس کے بعد لیبارٹری کا رخ کروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں میں ذاتی طور پر آپ کو بتا سکتا ہوں کہ ہارڈ گروپ کے چیف جان ڈیو کی ایک دوست یہاں ہلینا میں رہتی ہے۔ اس کا نام پامیلا ہے وہ یہاں کے ایک ہوٹل میں اسسٹنٹ مینجر ہے۔ اس ہوٹل کا نام پام ڈیو ہے اس لئے جان ڈیو جب بھی ہلینا آتا ہے اسی ہوٹل میں ٹھہرتا ہے۔ یا اگر وہ نہ بھی ٹھہرے تب بھی پامیلا کو بہرحال اس کا علم ہوتا ہے۔ کیونکہ جان ڈیو بغیر پامیلا سے ملے کسی صورت بھی ہلینا سے واپس نہیں جاتا"...... الفرڈ نے جواب دیا۔

"آپ نے اس جان ڈیو کو دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں نہ صرف دیکھا ہوا ہے بلکہ اس سے کئی بار ملاقات بھی ہو چکی ہے کیونکہ وہ بھی اپنے کاموں کے سلسلے میں ہماری ہی خدمات حاصل کرتا ہے"...... الفرڈ نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے اب بھی وہ ہمیں ٹریس کرنے کے لئے آپ کی ہی خدمات حاصل کرے"...... عمران نے کہا تو الفرڈ مسکرا دیا۔

"بالکل ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم بے اصولی نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں اس سے صرف معذرت کر لوں گا"...... الفرڈ نے جواب دیا۔

"کیا کہیں گے اسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کے ذہن میں جو کچھ آ رہا ہے وہ میں سمجھتا ہوں۔ لیکن آپ فکر نہ کریں ہمیں یہاں طویل عرصہ ہو گیا ہے کام کرتے ہوئے اور آج تک کسی پارٹی نے ہماری شکایت نہیں کی۔ میں اسے یہ نہیں کہوں گا کہ ہم چونکہ پہلے سے آپ کے ہاتھ بک ہیں اس لئے ہم معذرت خواہ

ہیں بلکہ میں اس سے کہوں گا کہ ہیڈ کوارٹر کے ایک مشن کی وجہ سے ہم نے بکنگ طے کر رکھی ہے اور پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے اس لئے وہ اس بارے میں جانتا ہے اس لئے وہ اصرار نہیں کرے گا"...... الفرڈ نے کہا۔

"اوکے آپ اب اس انتھونی سے رابطہ کرا دیجئے تاکہ معلوم تو ہو کہ وہ کیا کہتا ہے"...... عمران نے کہا تو الفرڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک جدید ساخت کا لیکن چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔

"ہیلو ہیلو الفرڈ کالنگ اوور"...... الفرڈ نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے کال دینا شروع کر دی۔

"یس انتھونی اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"انتھونی جس پارٹی کے بارے میں تم سے بات ہوئی تھی اس نے تمہارا معاوضہ ایک لاکھ ڈالر کنفرم کر دیا ہے اس لئے اب تم اس پارٹی کے لئے کام کرو گے اوور"...... الفرڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے رابطہ کراؤ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور الفرڈ نے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ہیلو پرنس سپیکنگ اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس انتھونی اٹنڈنگ اوور"...... دوسری طرف سے انتھونی نے

جواب دیا۔

"مسٹر انتھونی آپ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں ذرا تفصیل سے بتائیں اوور"...... عمران نے کہا۔

"مجھ سے بات ہوئی ہے کہ میں چند افراد کو اس طرح لیبارٹری کے اندر پہنچا دوں کہ یہاں کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے اور چونکہ ایک راستہ ایسا ہے جو خفیہ ہے اور اندر سے ہی کھلتا ہے۔ میں اسے کھول دوں گا اور آپ اندر آ جائیں۔ اندر آنے کے بعد آپ کیا کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ کیا ہوتا ہے اس کا میں ذمہ دار نہ ہوں گا اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ خفیہ راستہ کہاں ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ راستہ زرعی فارم کے عقب میں تقریباً ڈیڑھ سو گز کے فاصلے پر ایک اور زرعی فارم سے نکلتا ہے۔ اس زرعی فارم میں پہرہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ راستہ صرف خصوصی حالات میں ہی کھولا جاتا ہے ورنہ بند رہتا ہے اوور"...... انتھونی نے کہا۔

"یہ راستہ کہاں جا کر ختم ہوتا ہے میرا مطلب ہے ہم اس راستے سے لیبارٹری میں کہاں پہنچ جائیں گے اوور"...... عمران نے کہا۔

"سپر سٹور میں۔ یہ راستہ سپر سٹور کے لئے خصوصی مشینری کے لئے ہی بنایا گیا ہے اوور"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب آپ بتائیں کہ آپ سے مزید رابطہ کیسے ہو سکے گا اور یہ راستہ آپ کب کھولیں گے اوور"...... عمران نے کہا۔

"رابطہ اب نہیں ہو سکے گا کیونکہ میں اس وقت سپیشل ٹرانسمیٹر پر ہی موجود ہوں ۔ مسٹر الفرڈ سے کال کے لئے یہی وقت طے ہوا تھا۔ اس کے بعد رابطہ نہیں ہو سکے گا۔ البتہ آپ مجھے بتا دیں کہ میں کب راستہ کھول دوں ۔ راستہ آپ کو کھلا ہی ملے گا اوور"...... انتھونی نے کہا۔

"آپ آج شام کو راستہ کھول دیں اور مزید تفصیل بھی بتا دیں اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے اس زرعی فارم پر سپر فارم کا بورڈ لگا ہوا ہے ۔ اس کے اندر صرف دو محافظ ہوتے ہیں جن پر آپ آسانی سے قابو پا سکتے ہیں اس کی درمیانی گیلری کے اختتام پر سیڑھیاں ہیں یہ سیڑھیاں نیچے ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچتی ہیں ۔ اس تہہ خانے کی مغربی دیوار میں راستہ کھلتا ہے وہ آپ کو کھلا ملے گا اوور"...... انتھونی نے کہا۔

"کیا ایسا ممکن ہو کہ آپ رات کو اس فارم میں ہمیں ملیں تاکہ آپ سے اندرونی حالات معلوم کر سکیں اوور"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب ویری سوری ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ شام کو ہمیں اپنے مکانوں میں جانا پڑتا ہے ۔ ہم صبح تک اس کالونی سے باہر آ ہی نہیں سکتے ۔ آج کل یہ خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں اوور"...... انتھونی نے کہا

"شام کے بعد کیا لیبارٹری کلوز کر دی جاتی ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"نہیں صرف سائنس دان کام کرتے ہیں ۔ ان کی رہائش گاہیں اندر ہی ہیں جب کہ ہماری رہائش گاہ علیحدہ ہٹ کر بنی ہوئی ہے ۔ سائنس دان اور ان کے اسسٹنٹس کے علاوہ باقی سب ملازمین کو شام کو اس کالونی میں جانا پڑتا ہے اوور"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"او کے پھر یہ طے ہو گیا کہ آپ شام کو راستہ کھول دیں گے اوور"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ہماری ڈیوٹی آٹھ بجے آف ہوتی ہے ۔ میں ساڑھے سات بجے دروازہ کھول دوں گا اوور"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"او کے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے"...... الفرڈ نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"آپ اس جان ڈیو کا حلیہ تفصیل سے بتا دیں پھر آپ کو اجازت"...... عمران نے کہا تو الفرڈ نے حلیہ بتایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"نگرانی کے بارے میں کیا حکم ہے"...... الفرڈ نے کہا۔

"ابھی فی الحال نگرانی کی ضرورت نہیں ہے آپ اپنے آدمی واپس لے جا سکتے ہیں"...... عمران نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"او کے گڈ بائی"...... الفرڈ نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران کے اشارے پر صفدر اس کے پیچھے چل پڑا۔

"عمران صاحب کیا اس انتھونی پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"...... چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہمیں باقاعدہ ٹریپ کیا جا رہا ہے کیپٹن شکیل اور اس ٹریپنگ میں الفرڈ بھی شامل ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ یہ اندازہ آپ نے کیسے لگا لیا"...... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میری الفرڈ کے ہیڈ کوارٹر کے سربراہ فلپ سے بات ہوئی تھی۔ فلپ میرا پرانا دوست ہے۔ اس نے میرے سامنے الفرڈ سے بات کی تھی کہ کیا وہ ریڈ لیبارٹری کے بارے میں کچھ جانتا ہے۔ لیکن فلپ کو الفرڈ نے بتایا تھا کہ اس نے صرف نام سنا ہوا ہے۔ البتہ وہ اسے ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اب چند گھنٹوں میں سب کچھ اسے کس طرح معلوم ہو گیا ہے۔ انتھونی سے بھی رابطہ ہو گیا ہے اور ٹرانسمیٹر پر بھی بات ہو گئی ہے۔ یہ سب اندازہ بتا رہا ہے کہ ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی ہے اور ظاہر ہے فلپ اس میں شامل نہیں ہو گا۔ یہ الفرڈ اس میں شامل ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اگر ایسی بات ہے تو اس ہارڈ گروپ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اتنی لمبی پلاننگ کرے وہ اس کوٹھی پر بھی ریڈ کر سکتے تھے"۔ صالحہ نے کہا۔

"وہ سیکرٹ ایجنٹوں کا گروپ ہے مجرموں کا نہیں۔ وہ ہر پہلو کو سامنے رکھ کر پلان بناتے ہیں۔ یہاں ریڈ کرنے سے ضروری نہیں کہ

ہم ان کے ہاتھ آ جائیں اور اگر ہم ایک بار ان کی نظروں سے نکل گئے تو پھر انہیں ہماری تلاش کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑیں گے جب کہ وہاں لیبارٹری میں داخل ہونے کے بعد ہم کہیں بھی نہ جا سکیں گے اور ریڈ کرافٹ پر بھی رعب ڈالا جا سکتا ہے کہ اگر ہارڈ گروپ نہ ہوتا تو ہم لیبارٹری میں داخل ہو چکے تھے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب تمہارا کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم اسی طرح کریں گے جس طرح کہ ٹریپ تیار کیا گیا ہے۔ اس طرح کم از کم ہم لیبارٹری میں تو داخل ہو جائیں گے پھر وہاں کیا ہوتا ہے یہ بعد کی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ خواہ مخواہ کی پلاننگ وغیرہ کرنے کی۔ جب لیبارٹری کا پتہ چل گیا ہے اور ٹریپ کا بھی تو اسلحہ لے کر اس پر ریڈ کر دیتے ہیں"۔ تنویر نے جو اب تک خاموش تھا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر انہیں ذرا بھی شک پڑ گیا کہ کوئی گڑبڑ ہے تو ہمارے لئے انتہائی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کا ٹریپ انہی کے خلاف استعمال کیا جائے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ لوگ وہاں ہمیں فوری ہلاک نہیں کر دیں گے"۔ صالحہ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر حیرت ہو رہی ہو۔

"دیکھو صالحہ اپنے ذہن کو اوپن رکھ کر بات کیا کرو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم احمقوں کی طرح منہ اٹھائے وہاں پہنچ جائیں گے۔ الفرڈ اور جان ڈیو احمق ہیں۔ وہ مجھے یقین دلانے کے چکر میں ایک اہم کلیو مجھے دے گئے ہیں اور وہ کلیو ہے لیبارٹری کی خصوصی فریکونسی کا۔ اگر وہ میرے سامنے یہ فریکونسی ایڈجسٹ نہ کرتا تو پھر میں کچھ اور سوچتا۔ اب میں اس فریکونسی سے فائدہ اٹھاؤں گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آگیا۔

"عمران صاحب اب ہم نے وہاں جانے سے پہلے کیا کرنا ہے"۔ صفدر نے آتے ہی کہا۔

"آرام کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ الفرڈ کے بارے میں مطمئن ہیں جب کہ مجھے یہ آدمی مشکوک لگ رہا تھا"...... صفدر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور صفدر حیرت سے انہیں دیکھنے لگا جیسے اسے ان کے ہنسنے کی وجہ سمجھ میں نہ آئی ہو۔ جب صالحہ نے اسے اس کی عدم موجودگی میں ہونے والی بات چیت سے آگاہ کیا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"لیکن عمران صاحب آپ اس فریکونسی سے کیا فائدہ اٹھائیں گے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑا ہوا فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ریڈ ہال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جان ڈیو بول رہا ہوں چیف آف ہارڈ گروپ جناب رونالڈ سے فوری بات کرنی ہے۔ لیکن ان کا خصوصی نمبر میرے پاس نہیں ہے کیا آپ ان سے رابطہ کرا سکتی ہیں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کا رابطہ منیجر رچرڈ سے کرا دیتی ہوں۔ آپ ان سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رچرڈ بول رہا ہوں منیجر ریڈ ہال"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہارڈ گروپ کا چیف جان ڈیو بول رہا ہوں۔ جناب رونالڈ کا ایک اہم مشن ہمارے پاس ہے اور اس سلسلے میں ایک ایمرجنسی بات کرنی ہے لیکن ان کا خصوصی نمبر میرے پاس نہیں ہے کیا آپ ان سے رابطہ کرا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کافی دیر تک لائن پر خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں"...... منیجر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جان ڈیو بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ خیریت کیسے یہاں فون کیا ہے۔ کہاں سے فون کر رہے ہیں آپ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہلینا سے بات کر رہا ہوں مسٹر رونالڈ۔ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس بھی کر لیا ہے اور ان کے خلاف ایک ٹریپ بھی تیار کر لیا ہے اور ہمیں کامیابی کی سو فیصد امید ہے لیکن آپ سے اس مرحلے پر یہ پوچھنا تھا کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنا پسند کریں گے یا نہیں اور اگر پسند کریں گے تو کہاں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ تو ڈاکٹر ولیم سے آپ کی بات نہیں ہوئی۔ میں نے تو اسے کہہ دیا تھا کہ وہ آپ کو بتا دے کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو ہلینا کی برکلے کالونی کی کوٹھی نمبر ون ون زیرو۔ اے بلاک میں پہنچا دیں۔ وہاں ایک آدمی نارمنڈ ہو گا آپ اسے ریڈ ہال کا حوالہ دیں گے تو وہ آپ سے پورا تعاون کرے گا اور جب لاشیں وہاں پہنچ جائیں گی تو نارمنڈ مجھے کال کر کے رپورٹ دے گا۔ میں اسی وقت وہاں پہنچ جاؤں گا"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ولیم نے تو بتایا تھا۔ میں نے سوچا کہ آپ سے کنفرم کر لوں اوکے تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ اب اس کوٹھی پر چلیں۔ باقی کھیل وہیں جا کر کھیلیں گے"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کھڑا ہو گیا۔ باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"کیا تم جان ڈیو کو پہلے سے جانتے تھے کہ اس کی آواز اور لہجے کو نقل کر لیا اور رونالڈ بھی نہ پہچان سکا حالانکہ الفریڈ کی رپورٹ کے مطابق وہ اس سے مل چکا ہے"۔ جولیا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ہاں اس سے کئی بار ملاقات بھی ہو چکی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سر سیڈ فارم سے کچھ فاصلے پر چھ افراد درختوں کے ایک ذخیرے میں موجود تھے۔ان سب کی نظریں اس زرعی فارم کے لکڑی کے گیٹ پر لگی ہوئی تھیں۔

" باس کیا یہ لوگ اسی طرح سیدھے بغیر کچھ سوچے آ جائیں گے "...... اچانک ان میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لمبے قد کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ آدمی چونک پڑا۔

" کیا کہنا چاہتے ہو تم کھل کر بات کرو جیکسن یہ انتہائی اہم معاملہ ہے "...... اس لمبے قد والے نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" باس جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے اور یہ ٹریپ ایسا ہے کہ کوئی احمق ہی اس میں پھنس سکتا ہے "۔ جیکسن نے کہا۔

" وہ کس طرح تم نے ایسا کیوں سوچا ہے "...... باس نے ہونٹ

بھینچتے ہوئے کہا۔

" دیکھیں باس جس طرح انتھونی نے خفیہ راستہ کھولنے کی بات کی ہے یہ انتہائی غیر معمولی بات ہے۔عام طور پر ایسا نہیں ہوتا اس لئے میں کہہ رہا ہوں "...... جیکسن نے کہا۔

" نہیں الفرڈ بے حد سمجھدار آدمی ہے اس نے اس عمران کی براہ راست انتھونی سے بات کرائی اور عمران نے اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد اسے کہہ دیا کہ وہ راستہ کھول دے۔اس لئے اب عمران کو زیادہ سے زیادہ یہی شک ہو سکتا ہے کہ نجانے راستہ کھلا ہو گا یا نہیں۔ البتہ یہاں تک وہ بڑے اطمینان سے پہنچے گا "...... باس نے کہا۔

" باس ایک اور بات میرے ذہن میں آ رہی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اندر جا کر رات کے وقت کیا کریں گے جب کہ انہیں بھی معلوم ہو گا کہ رات کے وقت لیبارٹری کلوز ہو جاتی ہے "...... ایک اور آدمی نے کہا۔

" یہی بات عمران نے انتھونی سے پوچھی تھی اور میرے ذہن میں بھی تھی لیکن انتھونی نے اسے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ سائنس دان اور ان کے اسسٹنٹ رات گئے تک کام کرتے رہتے ہیں اس لئے وہ آئے گا اس کے سوا اس کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے "۔ باس نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوئی اچانک باس کے ہاتھ میں موجود چھوٹے سے ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور باس نے جلدی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو انتھونی کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"یس جان ڈیو اٹنڈنگ یو اوور"...... باس نے کہا۔

"میں نے آپ کے حکم کے مطابق بیرونی وے کھول دیا ہے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا آپریشنل یونٹ آن کر دیا ہے ناں اوور"...... جان ڈیو نے پوچھا۔

"یس سر اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے اب تم اطمینان سے واپس چلے جاؤ اب باقی سب کچھ ہم سنبھال لیں گے اوور"...... جان ڈیو نے جواب دیا۔

"او کے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جان ڈیو نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نجانے یہ لوگ کس وقت آئیں"...... جیکسن نے کہا۔

"وہ کسی بھی وقت آسکتے ہیں اس لئے ہمیں پوری طرح محتاط رہنا ہو گا"...... جان ڈیو نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہوں نے دور سے ایک جیپ کے ہیولے کو اندھیرے میں مارک کر لیا اور وہ سب چوکنا ہو گئے۔ جیپ کی تمام لائٹیں بند تھیں اور وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس فارم کے گیٹ کی طرف بڑھی چلی آرہی تھی۔

"وہ لوگ آگئے۔ اب ہم نے محتاط رہنا ہے"...... جان ڈیو نے کہا۔

اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جیپ گیٹ کے سامنے آکر رک گئی پھر اس میں سے دو افراد اترے جن کے جسموں پر سیاہ لباس تھے اس لئے وہ اندھیرے کا جزو معلوم ہو رہے تھے۔ پھر وہ بڑے محتاط انداز میں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد ان میں سے ایک اچھل کر چھوٹی سی دیوار سے اندر کود گیا۔ اس کے بعد دوسرا بھی اندر کودا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ جان ڈیو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی اور دونوں سائے باہر آئے جیپ ایک بار پھر آگے بڑھی اور فارم کے اندر جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

"آؤ"...... جان ڈیو نے کہا اور وہ سب درختوں کے اس جھنڈ سے نکل کر بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ کھلا ہوا تھا اور اندر کھڑی جیپ صاف نظر آرہی تھی۔ وہ آہستگی سے اندر داخل ہوئے اور پھر بڑے ماہرانہ انداز میں بکھر کر جیپ کی طرف بڑھنے لگے۔ جیپ خالی تھی۔ جان ڈیو نے اشارہ کیا اور ان میں سے دو آدمی اس کے ساتھ آگے بڑھے جب کہ باقی وہیں رک گئے۔ جان ڈیو درمیانی راہداری سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ان کا انداز بے حد محتاط تھا۔ اندھیرے کے باوجود انہیں سب کچھ اس طرح نظر آرہا تھا جیسے وہ روشنی میں دیکھ رہے ہوں کیونکہ وہ اس سارے فارم کو اچھی طرح دن میں دیکھ چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ انتہائی محتاط انداز میں سیڑھیاں اترتے ہوئے تہہ خانے میں پہنچے تو تہہ خانے کی ایک دیوار

میں خلا موجود تھا۔جان ڈیو نے ہاتھ اٹھایا اور اپنے ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا۔اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا آلہ نکال کر اس نے اس پر موجود ایک بٹن کو پریس کیا تو ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار میں موجود خلا برابر ہو گیا۔اس کے ساتھ ہی جان ڈیو نے پہلے بٹن سے ذرا نیچے لگا ہوا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔اس بٹن کے دبتے ہی آلے کے اوپر سرخ رنگ کا ایک بلب چند لمحوں کے لئے جلا پھر بجھ گیا تو جان ڈیو نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

"لو بھئی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس عمران صاحب کا خاتمہ بالخیر ہو گیا"...... جان ڈیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس ان کی تعریفیں تو بہت سنی تھیں لیکن یہ لوگ تو چوہوں کی طرح مارے گئے ہیں"...... جیکسن نے کہا تو جان ڈیو بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو لوگ زیادہ عقلمند بنتے ہیں وہ اسی طرح چوہوں کی طرح ہی مارے جاتے ہیں"...... جان ڈیو نے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹارچ جلاؤ تاکہ میں ڈاکٹر ولیم سے بات کروں"...... جان ڈیو نے کہا تو جیکسن نے جیب سے ایک ٹارچ نکال کر جلائی۔ٹارچ کی روشنی ہوتے ہی تہہ خانہ تیز روشنی سے منور ہو گیا۔جان ڈیو نے جیب سے وہی ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔فریکوئنسی

ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو جان ڈیو کالنگ اوور"...... جان ڈیو نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس ڈاکٹر ولیم اٹنڈنگ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ولیم دشمن ایجنٹوں کو زیرو سرکل میں قید کر کے آرگینم گیس سے ہلاک کر دیا گیا ہے اوور"...... جان ڈیو نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ کیا وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں اوور"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں انتہائی زود اثر آرگینم گیس کی وجہ سے ان کی ہلاکت سو فیصد ہے۔اب آپ سپیشل وے کھلوائیں تاکہ ان کی لاشیں باہر نکالی جا سکیں اوور"...... جان ڈیو نے کہا۔

"او کے میں کھلواتا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جان ڈیو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔پھر تقریباً دس منٹ بعد سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار میں بند ہو جانے والا خلا دوبارہ نمودار ہو گیا۔

"آؤ"...... جان ڈیو نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"لیکن باس گیس کے اثرات"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں وہ سپیشل وے کھلتے ہی ختم ہو گئے ہیں آؤ"...... جان ڈیو نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اس کے ساتھی اس کے عقب میں

اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک طویل راستہ تھا جس کا اختتام ایک کمرے میں ہوا اور پھر ٹارچ کی روشنی میں جان ڈیو اور اس کے ساتھیوں نے چار افراد کو فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے دیکھا۔ یہ چاروں مقامی تھے ان کے جسموں پر سیاہ لباس تھے۔

"یہ عمران کی لاش ہے"...... جان ڈیو نے آگے بڑھ کر ایک آدمی کے جسم کو ٹھوکر مارتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر عمران کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یہ ہلاک ہو چکا ہے باقی کو بھی چیک کر لو"...... جان ڈیو نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے باقی افراد کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"یہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن باس اس گروپ میں دو عورتیں بھی شامل تھیں جب کہ یہاں صرف چار مرد ہیں"...... جیکسن نے کہا۔

"عورتوں نے اس مشن میں حصہ نہ لیا ہوگا۔ اصل اہمیت اس عمران کی تھی۔ اس کے خاتمے کے ساتھ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سب کچھ ختم ہو گیا"...... جان ڈیو نے کہا اور پھر اس کے حکم پر ان چاروں لاشوں کو اٹھا کر اس کے ساتھیوں نے کاندھوں پر ڈالا اور واپس چل پڑے۔ جیپ ابھی تک زرعی فارم کے احاطے میں کھڑی تھی لیکن جان ڈیو اسے نظر انداز کرتا ہوا احاطے سے باہر آگیا اور پھر وہ لوگ درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھ گئے۔ جھنڈ کے عقب میں ان کی دو بڑی جیپیں موجود تھیں۔ لاشوں کو ان جیپوں میں منتقل کر دیا گیا۔

"اب باس برکلے کالونی چلنا ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"ہاں"...... جان ڈیو نے جواب دیا اور دونوں جیپیں سٹارٹ ہو کر تیزی سے مڑیں اور پھر آگے بڑھ گئیں۔ تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ برکلے کالونی کی اس عظیم الشان کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے جس کا پتہ ڈاکٹر ولیم نے انہیں دیا تھا۔ جان ڈیو نیچے اترا اور اس نے گیٹ پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی آدمی باہر آگیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... جان ڈیو نے اس سے پوچھا۔

"نارمنڈ"...... باہر آنے والے نے جواب دیا۔

"ریڈ ہال"...... جان ڈیو نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں آیئے اندر آجایئے"...... نارمنڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر واپس چھوٹے پھاٹک میں ہی غائب ہو گیا۔ جب کہ جان ڈیو مطمئن انداز میں سر ہلاتا ہوا دوبارہ جیپ میں سوار ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور دونوں جیپیں اندر داخل ہو گئیں۔ پورچ میں جیپیں رکتے ہی جان ڈیو اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے نارمنڈ کوٹھی کا پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں پہنچ گیا۔

"آیئے"...... نارمنڈ نے کہا تو جان ڈیو نے اپنے ساتھیوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں باہر نکالنے کے لئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جان ڈیو کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس بڑے کمرے کے فرش پر رکھ دیں۔

"میں چیف کو کال کرتا ہوں"...... نارمنڈ نے کہا اور ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نارمنڈ بول رہا ہوں برکلے کالونی ہلینا سے۔ چیف سے بات کراؤ"...... نارمنڈ نے کہا۔

"ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رونالڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"نارمنڈ بول رہا ہوں چیف چھ افراد چار لاشوں سمیت یہاں پہنچے ہیں۔ انہوں نے ریڈ ہال کا حوالہ دیا ہے"...... نارمنڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان سے میری بات کراؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان ڈیو نے آگے بڑھ کر نارمنڈ کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"ہیلو جان ڈیو بول رہا ہوں چیف آف ہارڈ گروپ"...... جان ڈیو نے کہا۔

"رونالڈ بول رہا ہوں مسٹر جان ڈیو کیا ہوا مشن کا"...... دوسری طرف سے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"ہمارا ٹرپ سو فیصد کامیاب رہا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی

لاشیں اس وقت یہاں موجود ہیں"...... جان ڈیو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ویری گڈ ویسے آپ نے کنفرم تو کر لیا ہوگا کہ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی ہاں یہ کنفرم شدہ ہے"...... جان ڈیو نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد جواب دیا۔

"اوکے میں آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کتنی دیر میں پہنچیں گے"...... جان ڈیو نے پوچھا۔

"میں اپنے خصوصی تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر آؤں گا۔ زیادہ سے زیادہ بیس پچیس منٹ لگیں گے"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے آجائیں ہم انتظار کر رہے ہیں"...... جان ڈیو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس یہ لوگ میک اپ میں ہیں۔ ان کا میک اپ تو صاف ہونا چاہئے"...... جیکسن نے جان ڈیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہو جائے گا۔ ویسے میں اس عمران کے قدوقامت کو اچھی طرح پہچانتا ہوں"...... جان ڈیو نے بااعتماد لہجے میں جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسرت موجود تھی۔ کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ عمران کس قدر خطرناک اور فعال سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور اس کی اس طرح ہلاکت اس کے لئے انتہائی زبردست کامیابی تھی۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ہیلی کاپٹر کوٹھی کے وسیع

دعریفیں لان کے اندر بنے ہوئے ایک ہیلی پیڈ پر اترا تو جان ڈیو لے
ساتھیوں سمیت وہاں موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر سے رونالڈ کے ساتھ سا
بیلی بھی باہر آ گئی۔ ان دونوں کے چہروں پر بے پناہ مسرت تھی۔

"کامیابی مبارک ہو"...... رونالڈ نے انتہائی مسرت بھرے لے
میں جان ڈیو کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو بھی مبارک ہو مسٹر رونالڈ"...... جان ڈیو نے مسکرا
ہوئے جواب دیا۔

"نارمنڈ ہیلی کاپٹر میں جدید میک اپ واشر موجود ہے وہ ا
لاؤ"...... جان ڈیو نے ایک طرف کھڑے ہوئے نارمنڈ سے مخاطب
کر کہا۔

"یس چیف"...... نارمنڈ نے کہا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طر
بڑھ گیا جب کہ رونالڈ بیلی جان ڈیو اور اس کے ساتھیوں کے سا
اس بڑے کمرے میں پہنچ گیا جہاں چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ تھو
دیر بعد نارمنڈ ایک جدید ساخت کا میک اپ واشر اٹھائے کمرے
داخل ہوا۔

"ان کے چہروں سے میک اپ واش کرو"...... رونالڈ نے کہ
نارمنڈ نے کارروائی شروع کر دی۔

"اس عمران کو میں تو نہیں پہچانتا کیا آپ پہچانتے ہیں"...... رو
نے جان ڈیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں میرا اس سے کئی بار ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ یہ لاش عمرا

ہے"...... جان ڈیو نے ایک لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے اس کا میک اپ صاف کرو"...... رونالڈ نے نارمنڈ سے
مخاطب ہو کر عمران کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... نارمنڈ نے جواب دیا اور پھر اس نے لاش کا
میک اپ واش کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس لاش کے
چہرے پر چڑھایا ہوا کنٹوپ ہٹایا گیا تو رونالڈ کی آنکھوں میں چمک ابھر
آئی۔ کیونکہ اب وہاں ایک ایشیائی چہرہ صاف نظر آ رہا تھا۔

"یہی عمران ہے"...... جان ڈیو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
اس کا چہرہ عمران کا چہرہ دیکھتے ہی کھل اٹھا تھا کیونکہ بہرحال اس کے
ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا کہ کہیں اس کے ساتھ کوئی دھوکہ نہ ہوا
ہو۔ لیکن جیسے ہی میک اپ واش ہونے کے بعد عمران کا چہرہ سامنے آیا
اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ بے پناہ مسرت کی چمک ابھر
آئی۔

"دوسرے افراد کا میک اپ بھی واش کرو"...... رونالڈ نے کہا تو
نارمنڈ نے وہی کارروائی دوسری لاشوں پر دوہرائی اور پھر باقی لاشوں
کے چہروں پر موجود ایکریمین میک اپ واش ہو گیا۔ اب ان کے بھی
ایشیائی چہرے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"گڈ شو اس کا مطلب ہے کہ بیلی نے آپ لوگوں کے متعلق جو کچھ
بتایا تھا وہ درست ثابت ہوا"...... رونالڈ نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ ہارڈ گروپ کبھی ناکام نہیں ہو سکتا"...... بیلی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جان ڈیو مسکرا دیا۔

"اب ہمیں اجازت دیجئے"...... جان ڈیو نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب آپ جا سکتے ہیں۔ بے حد شکریہ"...... رونالڈ نے کہا لیکن اسی وقت فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نارمنڈ نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ سب چونک کر فون کی طرف دیکھنے لگے کیونکہ اس وقت یہاں کسی کے فون آنے کا کوئی جواز ان کے ذہنوں میں نہ تھا۔

"یس"...... نارمنڈ نے کہا۔

"کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں نارمنڈ بول رہا ہوں"...... نارمنڈ نے کہا۔

"چیف رونالڈ یہاں ہیں میں ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یس سر۔ بات کیجئے"...... نارمنڈ نے کہا۔

"ڈاکٹر ولیم صاحب ہیں اور آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ نارمنڈ نے مڑ کر رونالڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا"...... رونالڈ نے کہا اور بڑھ کر رسیور لے لیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس وقت رات کو ڈاکٹر ولیم کے فون کا کوئی جواز اسے نظر نہ آ رہا تھا۔

"یس رونالڈ بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے کہا۔

"چیف میں نے پہلے ہیڈ کوارٹر فون کیا وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ آپ یہاں کے لئے روانہ ہوئے ہیں تو میں نے یہاں فون کیا۔ جان ڈیو صاحب سے آپ کی ملاقات ہو گئی ہو گی وہ لاشیں لے کر یہاں سے گئے ہیں"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"ہاں اور ان لاشوں کا میک اپ بھی واش کر دیا گیا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اب سارا معاملہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب آپ اطمینان سے اپنا کام کرتے رہیں اور مجھے جلد از جلد یہ فارمولا مکمل کر دیں تاکہ میں اس پر تیزی سے کام شروع کرا سکوں"...... رونالڈ نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے فون کیا ہے چیف کہ اب جب کہ یہ لوگ ختم ہو چکے ہیں تو اب آپ فارمولا ہمیں فوراً واپس بھجوا دیں تاکہ ہم اس پر دوبارہ کام شروع کرا سکیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم نے کہا تو رونالڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ فارمولا بھجوا دوں کیا مطلب فارمولا تو آپ کے پاس ہے"...... رونالڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ نے خود ہی ٹرانسمیٹر پر کال کر کے مجھے حکم دیا تھا کہ میں فارمولا برکلے کالونی کی کوٹھی میں موجود آپ کے آدمی نارمنڈ کو فوراً پہنچا دوں تاکہ وہ محفوظ رہ سکے اور میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فوراً خود پہنچ کر فارمولا کی فائل نارمنڈ کے حوالے کر دی تھی"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ میں نے تو آپ کو نہ ہی کوئی کال کی

ہے اور نہ کوئی حکم دیا ہے"...... رونالڈ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"نارمنڈ یہاں موجود ہے آپ اس سے پوچھ لیں"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"نارمنڈ کیا فارمولا تمہارے پاس ہے"...... رونالڈ نے مڑ کر نارمنڈ سے کہا۔

"یس چیف ڈاکٹر ولیم صاحب فائل دے گئے تھے وہ میں نے سیف میں محفوظ کر دی ہے" .... نارمنڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو رونالڈ کے انتہائی پریشان چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوکے ڈاکٹر ولیم میں فائل آپ کو بھجوا دیتا ہوں"...... رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے جب میں نے کوئی کال ہی نہیں کی تو پھر"۔ رونالڈ نے رسیور رکھ کر بیلی اور جان ڈیو کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ بھی ہوا ہے بہرحال فارمولا تو محفوظ ہے"...... بیلی نے کہا۔

"جی ہاں بالکل محفوظ ہے۔ آپ لوگ قطعی فکر نہ کریں"۔ اچانک نارمنڈ نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب یہ تمہارا لہجہ"...... رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ مسٹر رونالڈ کہ میرا نام نارمنڈ نہیں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... اس بار نارمنڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رونالڈ اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

کرسیوں پر رونالڈ، بیلی، جان ڈیو اور اس کے پانچ ساتھی رسیوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے جب کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ان کے سامنے کرسیوں پر موجود تھا۔

"اب انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ ریڈ کرافٹ اور ہارڈ گروپ دونوں سے بیک وقت مذاکرات ہو سکیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا تو صفدر نے اٹھ کر جیب سے ایک لمبی گردن والی نیلے رنگ کی بوتل نکالی اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس نے چند لمحوں کے لئے باری باری سب کی ناک سے لگانی شروع کر دی سب سے آخر میں موجود آدمی کی ناک سے بوتل لگا کر جب اس نے ہٹائی تو ساتھ ہی اس کا ڈھکن لگایا اور اسے جیب میں رکھتے ہوئے واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی ان سب کے جسموں میں حرکت کے تاثرات ابھرنے شروع ہو گئے اور پھر ایک ایک کر کے وہ

سب ہوش میں آگئے۔ ہوش میں آتے ہی ان سب نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئے۔

"تم۔ تم لوگ۔ مگر وہ لاشیں۔ وہ کن کی تھیں"...... جان ڈیو کے منہ سے سب سے پہلے حیرت بھری آواز نکلی کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اصل چہروں میں نظر آرہے تھے۔ جان ڈیو کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"وہ لاشیں بھی انسانوں کی ہی تھی۔ مجھے قطعی یہ یقین نہ تھا کہ تم اس حد تک چلے جاؤ گے کہ انہیں فوری طور پر اس قدر زہریلی گیس سے ہلاک کر دو گے۔ میرا خیال تھا کہ تم انہیں صرف بے ہوش کرو گے اور پھر یہاں لا کر رونالڈ کو بلاؤ گے اور پھر ان کا خاتمہ کرو گے۔ اس طرح ہم انہیں بچا لیں گے لیکن مجھے ان کی موت پر دلی صدمہ ہوا ہے۔ میرے اندازے کی غلطی کی وجہ سے ان چار جیتے جاگتے انسانوں کو موت کے گھاٹ اترنا پڑا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر تم تو..... تم تو......" جان ڈیو نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے فقرہ مکمل نہ ہو سکا اس لئے وہ ہکلاتے ہوئے آخر کار خاموش ہو گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہنا چاہتے تھے۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ تم نے الفرڈ کے ساتھ مل کر ہمارے لئے جو ٹریپ تیار

کیا تھا اس کا ہمیں اندازہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ الفرڈ اس قدر ذہین نہ تھا جس قدر وہ اپنے آپ کو سمجھتا تھا۔ بہر حال ہم نے اس ٹریپ سے بھی اپنے آپ کو بچانا تھا اور فارمولا بھی حاصل کرنا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس رونالڈ کو بھی اس کے ہیڈ کوارٹر سے باہر نکالنا تھا اور تم لوگوں کو بھی اس بات کا احساس دلانا تھا کہ ہارڈ گروپ چاہے جس قدر بھی ہارڈ ہو۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے وہ بڑے سے بھی نرم ثابت ہو گا۔ چنانچہ ان سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے جوابی پلاننگ کی لیکن اس پلاننگ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ رونالڈ کی آواز اور لہجے کا مجھے علم نہ تھا جب کہ جان ڈیو تم سے میں پہلے کئی بار ٹکرا چکا ہوں۔ اس لئے تمہارا نام سننے کے بعد میرے ذہن میں تمہاری آواز اور لہجے کا خاکہ آ گیا تھا۔ چنانچہ میں نے ریڈ ہال فون کیا اور اپنے آپ کو جان ڈیو کہہ کر اس کے ذریعے رونالڈ سے رابطہ قائم کر لیا۔ رونالڈ نے تمہاری آواز میں کوئی فرق محسوس نہیں کیا۔ رونالڈ سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس نے تمہیں ہمیں اس برکلے کالونی کی کوٹھی میں لانے کا کہا ہوا ہے۔ اس طرح دو باتیں میرے سامنے آ گئیں۔ رونالڈ کی آواز اور لہجہ بھی معلوم ہو گیا اور یہ کوٹھی بھی۔ چنانچہ ہم سب سے پہلے اس کوٹھی میں پہنچے۔ یہاں کا آدمی نارمنڈ میرے قدوقامت کا تھا۔ اس لئے میں نے اس کا خاتمہ کر کے خود اس کی جگہ لے لی۔ الفرڈ نے چونکہ میرے سامنے ٹرانسمیٹر پر انتھونی سے بات کی تھی اور انتھونی نے تمہارے پلان کے مطابق یہی جواب دیا تھا کہ وہ چونکہ اس وقت

ٹرانسمیٹر پر موجود ہے اس لئے بات کر رہا ہے پھر نہ کر سکے گا۔ اس طرح ریڈ لیبارٹری کے ٹرانسمیٹر کی فریکونسی میں نے چیک کر لی۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے اس فریکونسی پر رونالڈ کی آواز اور لہجے میں ڈاکٹر ولیم کو کال کیا۔ پھر ڈاکٹر ولیم نے مجھے تمہارے پلان کے متعلق خود ہی بتا دیا کیونکہ وہ صرف ایک سائنس دان ہے۔ اسے سیکرٹ ایجنٹوں کے معاملات کا علم ہی نہ ہے۔ وہ یہ ساری بات اپنے چیف کو بتا رہا تھا اس پر میں نے اسے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ پلان ناکام ہو جائے یا کوئی اور بات سامنے آ جائے اس لئے وہ فوری طور پر فارمولا کی فائل برکلے کالونی کی اس کوٹھی میں میرے آدمی نارمنڈ کو پہنچا دے اس طرح فارمولا محفوظ رہے گا۔ بات ڈاکٹر ولیم کے بھی سمجھ میں آ گئی کہ اصل بات فارمولے کی حفاظت ہے اس لئے اس ٹریپ کے دوران اگر فارمولا لیبارٹری میں موجود ہی نہ ہو گا تو ٹریپ کا جو بھی نتیجہ نکلے بہر حال فارمولا محفوظ رہے گا۔ چنانچہ وہ خود یہاں آیا اور میں نے نارمنڈ کے طور پر اس سے فارمولا وصول کر لیا اور اسے پوری طرح مطمئن کر کے واپس بھجوا دیا۔ گو فارمولا جو میں چاہتا تھا وہ میرے پاس پہنچ گیا تھا اور میں چاہتا تو فوری طور پر یہاں سے اپنے ساتھیوں سمیت نکل جاتا لیکن مجھے سیکرٹ ایجنٹوں کی کارکردگی کا علم ہے۔ لامحالہ جان ڈیو نے ٹریپ کی ناکامی کی صورت میں متبادل پلاننگ ذہن میں رکھی ہو گی اور اس کے آدمی لامحالہ ایئر پورٹ اور یہاں سے نکلنے کے دوسرے راستوں پر موجود ہوں گے اور ٹریپ کی ناکامی پر جان ڈیو ہم پر بھی ہاتھ ڈال سکتا

تھا اس لئے جان ڈیو اور اس کے ساتھیوں کی یہاں آمد اس انداز میں ہونی چاہئے کہ وہ اپنے ٹریپ کی کامیابی پر خوش ہوں تاکہ وہ اپنے آدمیوں کو کسی قسم کی ہدایات نہ دے سکے۔ اس کے لئے مجھے چار ایسے آدمیوں کی ضرورت تھی جو ہماری جگہ پر وہاں داخل ہو سکیں۔ چنانچہ یہاں کے ایک مقامی گروپ سے میں نے چار افراد ہائر کئے اور خاص طور پر ایسے چار افراد منتخب کیے جن کے قدوقامت میرے اور میرے ساتھیوں سے ملتے ہوں۔ پھر میں نے ان پر ڈبل میک اپ کیا۔ پہلے اپنا اور پھر اوپر مقامی۔ اس ڈبل میک اپ سے میرا مقصد یہ تھا کہ وہاں انہیں بے ہوش کرنے کے بعد اگر تم لوگ اطمینان کے لئے ان کا میک اپ واش کرو تو ہمارا میک اپ ہی سامنے آئے اس طرح تم لوگ پوری طرح مطمئن ہو جاؤ گے اس کے ساتھ ہی میں نے ان میں سے ایک آدمی کے لباس کے اندر استر میں ایک خصوصی ٹیلی ویو آلہ چھپا دیا تاکہ وہاں ہونے والی ساری کارروائی کا مجھے یہاں علم ہو سکے۔ مجھے اس وقت بے حد افسوس ہوا جب تم نے زہریلی گیس کا فائر کر کے ان چاروں کو ہلاک کر دیا۔ لیکن بہرحال یہ آلہ کام کرتا رہا۔ اس کے بعد کی کارروائی تم جانتے ہو کہ تم بغیر ان کے میک اپ چیک کیے انہیں اٹھائے سیدھے یہاں پہنچ گئے۔ ہمیں اس آلے کی وجہ سے تمہاری آمد کا علم تھا لیکن اس رونالڈ کو اس کے بل سے نکالنا تھا۔ اس لئے مجبوراً مجھے نارمنڈ کے روپ میں تمہارے سامنے آنا پڑا۔ جب کہ میرے ساتھی نیچے تہہ خانے میں رہے۔ پھر جب رونالڈ اپنی دوست

بیلی کے ساتھ یہاں آیا تو اچانک ڈاکٹر ڈلیم کا فون آگیا۔ اس طرح فارمولا یہاں پہنچنے کی بات سامنے آگئی۔ چونکہ تم سیکرٹ ایجنٹ ہو اس لئے تمہیں فوری طور پر مطمئن کرنا ضروری تھا اس لئے میں نے حامی بھر لی کہ فارمولا موجود ہے۔ میری جیب میں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس کا کیپسول موجود تھا اسے میں نے جب جیب سے نکال لیا تو میں نے اصل لہجے میں بات کر دی اور پھر اس کیپسول کے ٹوٹتے ہی تم سب بے ہوش ہو گئے جب کہ میں نے سانس روک لیا۔ اس کے بعد میرے ساتھی جو تہہ خانے میں ایک لحاظ سے قید ہو گئے تھے باہر آ گئے"...... عمران نے بڑے مطمئن انداز میں پوری تفصیل بتا دی۔

"تم۔ تم میری توقع سے کہیں زیادہ ذہین ثابت ہوئے ہو۔ بہرحال میں تمہارے مقابلے میں اعتراف شکست کرتا ہوں"...... جان ڈیو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس اعتراف شکست سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ تم اعتراف شکست کے بعد مجھے اور میرے ساتھیوں کو چھوڑ دو گے"...... جان ڈیو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی یہاں سے جانے کے بعد پھر ہمیں روکنے کی کوشش نہیں کریں گے"۔

عمران نے کہا۔

"میں حلف دینے کے لئے تیار ہوں"...... جان ڈیو نے جواب دیا۔

"لیکن تم کس استحقاق کی بنیاد پر یہ رعایت طلب کر رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میں اور میرے ساتھی سیکرٹ ایجنٹ رہے ہیں اور تم بھی سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ کم از کم اس مناسبت سے تم خیال کرو گے"...... جان ڈیو نے کہا۔

"یہ مناسبت اس وقت تمہارے ذہن میں کیوں نہ آئی جب تم نے ہمیں انتہائی زہریلی گیس سے ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کی تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ۔ وہ اصل بات یہ تھی کہ میں بہرحال تم اور تمہارے ساتھیوں سے خوفزدہ تھا"...... جان ڈیو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے سیکرٹ ایجنٹوں کی طرح رویہ ہی نہیں اپنایا جان ڈیو اور پھر تمہارے اس اقدام سے چار آدمی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اس لئے آئی ایم سوری"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم معاف کر دو۔ پلیز معاف کر دو"...... جان ڈیو نے یکلخت گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک شرط پر معافی مل سکتی ہے کہ تم اپنے آدمیوں کو میرے سامنے ہماری چیکنگ سے روک کر واپس بھجوا دو"...... عمران نے کہا تو جان ڈیو کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"...... جان ڈیو نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتاؤ"...... عمران نے جیب سے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالتے ہوئے کہا تو جان ڈیو نے جلدی سے فریکوئنسی بتا دی۔ عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر ساتھ بیٹھے صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے ٹرانسمیٹر لیا اور اٹھ کر وہ جان ڈیو کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے اس کے قریب جا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو جان ڈیو کالنگ اوور"...... جان ڈیو نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس جوائس اٹنڈنگ یو باس اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر آواز سنائی دی۔ اوور کے لفظ پر صفدر خود ہی بٹن پریس کر دیتا تھا۔

"جوائس ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب اپنے تمام ساتھیوں کو کال کر کے واپس چلے جاؤ۔ اب نگرانی کی ضرورت باقی نہیں رہی اوور"...... جان ڈیو نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ باس مشن کی کامیابی مبارک ہو اوور"...... دوسری طرف سے جوائس نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"تھینک یو اب کل تم سے ملاقات ہو گی اوور اینڈ آل"...... جان ڈیو نے کہا تو صفدر نے بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب تم سے بات ہو جائے مسٹر رونالڈ"...... عمران نے

رونالڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم مجھے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے بھی اعتراف ہے کہ تم لوگوں سے میرا کوئی مقابلہ نہیں ہے فارمولا تمہیں مل چکا ہے اس لئے اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسٹر رونالڈ مجھے معلوم ہے کہ اس فارمولے کو تم نے ہر حالت میں واپس حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور جس طرح تم نے پہلے منڈوپ گروپ کی خدمات حاصل کی تھیں اس طرح اب بھی تم کسی اور گروپ کی خدمات حاصل کر سکتے ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تم پاکیشیا کے لئے مسلسل دردِ سر بنے رہو"...... عمران نے کہا۔

"میں حلف دیتا ہوں کہ میں اس فارمولے کو ذہن سے نکال دوں گا"...... رونالڈ نے جلدی سے کہا۔

"ایک صورت میں تمہیں معافی مل سکتی ہے کہ تم اپنے ان سائنس دانوں کو جنہوں نے اس فارمولے پر کام کیا ہے ہلاک کرا دو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ تم جیسے کہو گے مجھے ویسے ہی منظور ہے"...... رونالڈ نے جلدی سے کہا۔

"سوچ لو۔ اس طرح تمہیں پوری ریڈ لیبارٹری کو تباہ کرانا پڑے گا۔ کیونکہ مجھے تو یہ معلوم نہیں ہے کہ وہاں کن کن سائنس دانوں نے اس پر کام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تیار ہوں۔ لیبارٹریاں اور بھی بن جائیں گی۔ سائنس دانوں

کا کیا ہے وہ مجھ سے بھاری رقومات لیتے ہیں۔ وہ اور ہائر کئے جا سکتے ہیں میں تیار ہوں تم جیسے کہو گے میں ویسے ہی کروں گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"مس بیلی مجھے معلوم ہے کہ تم نے رونالڈ کو ہارڈ گروپ ہمارے خلاف ہائر کرنے کا مشورہ دیا تھا اس لئے تم ہماری سب سے بڑی دشمن ہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں بیلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ۔ وہ تو میں نے رونالڈ کی پریشانی دیکھ کر اسے مشورہ دیا تھا۔ جب یہ رونالڈ اپنی جان بچانے کے لئے لیبارٹری اور سائنس دان تباہ کرانے پر تیار ہے تو میرا کیا تعلق۔ میں بھی معافی مانگ لیتی ہوں۔ ویسے بھی میرا تمہارے ساتھ کوئی براہ راست تو رابطہ ہی نہیں ہے"۔ بیلی نے جواب دیا۔

"تنویر کیا خیال ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ سب ہمارے دشمن ہیں۔ انہوں نے ہماری ہلاکت کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی اس لئے ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں جانا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ لوگ اس وقت جان بچانے کے لئے حلف کی بات کر رہے ہیں آزاد ہوتے ہی یہ پاگل کتوں کی طرح ہمارے پیچھے دوڑ پڑیں گے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس رونالڈ کو تو واقعی موت کی سزا ملنی چاہئے کیونکہ اس نے جس

طرح صرف اپنی جان بچانے کے لئے سائنس دانوں کے خاتمے کی بات کی ہے ۔ ایسے آدمی کو تو زندہ نہیں رہنا چاہئے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رونالڈ کوئی جواب دیتا عمران نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی رونالڈ کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت دھڑام سے پشت کے بل نیچے جا گرا ۔ وہ اسی حالت میں چند لمحے تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔

" یہ جان ڈیو اور اس کے ساتھی تو سیکرٹ ایجنٹ ہیں یہ اس بنا پر رعایت کے طلب گار ہیں"...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے خود ہم سے کون سی رعایت کی ہے"...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں بھی سائیلنسر لگا مشین پسٹل نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ پے در پے چیخوں سے گونج اٹھا ۔ تنویر نے جان ڈیو اور اس کے ساتھیوں پر ایک لمحہ ہچکچائے بغیر فائر کھول دیا تھا ۔ وہ اس وقت تک گولیاں برساتا رہا جب تک وہ سب ساکت نہ ہو گئے ۔ بیلی جو ایک سائیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اس طرح اپنے ساتھیوں کو مرتے دیکھ کر چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی ۔

" ہونہہ رعایت چاہتے ہیں نانسنس"...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم نے اس بیلی کو گولی نہیں ماری ۔ اس کی کوئی خاص وجہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر سے پوچھا۔

" یہ عورت ہے اس لئے اس کا فیصلہ مس جولیا کر سکتی ہیں"۔ تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" جولیا کی بجائے اس کا فیصلہ میں زیادہ آسانی سے کر سکتا ہوں ۔ آخر ہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے متبادل صورت تو بہرحال ہمیں سامنے رکھنی ہی پڑتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اسے گولی مار دو"...... جولیا نے بھڑک کر تنویر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ کرسی پر بے ہوش پڑی ہوئی بیلی کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔

" ارے ارے یہ تو بے ہوش ہے کم از کم اسے ہوش میں تو لے آؤ"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ظاہر ہے گولی تو عمران کی بات سن کر نہ رک سکتی تھی چنانچہ بیلی گولی کھا کر کرسی سمیت نیچے گری ۔ اور چند لمحے اسی حالت میں تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی ۔

" میں تمہاری متبادل صورت کو بے ہوشی کے دوران ہی ختم کرانا بہتر سمجھتی تھی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ جولیا نے کیوں اچانک بیلی کی موت کا فیصلہ دے دیا تھا۔

"اس بار تو واقعی قتل عام کرنا پڑا ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جس گروپ سے میں نے وہ چار افراد ہائر کئے تھے انہیں جب اپنے آدمیوں کی لاشیں ان سب کے ساتھ ملیں گی تو کم از کم وہ ہمیں ان کی موت کا ذمہ دار نہ سمجھیں گے"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ویسے عمران صاحب اگر آپ اپنی خداداد ذہانت سے یہ سارا سیٹ اپ نہ کرتے تو یہ فارمولا واپس ملنا تقریباً ناممکن سا ہو گیا تھا"۔ صالحہ نے کہا۔

"اس کی ذہانت ہی تو چیف کو مجبور کر دیتی ہے کہ اسے ٹیم کا لیڈر بنائے ورنہ اس میں سرخاب کے پر تو نہیں لگے ہوئے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میری اسی ذہانت نے تو ساری گڑ بڑ کر رکھی ہے ورنہ اب تک نجانے کتنے ٹیاؤں ٹیاؤں میرے آگے پیچھے پھر رہے ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی گڑ بڑ کہ خواتین کسی عقلمند کو اپنا شوہر بنانا پسند نہیں کرتیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو ہر موقعہ پر یہ فضول باتیں اچھی نہیں لگتیں"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بے موقعہ فضول باتیں کرنا تو اس کی عادت بن چکی ہے"۔ تنویر نے فوراً ہی جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے باموقعہ باتیں کر کے کون سا تیر مار لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس دیئے۔

"عمران صاحب اب واپسی کا کیا پروگرام ہے سہلینا سے تو ظاہر ہے کوئی بین الاقوامی پرواز نہیں جاتی اور صبح کو تو لامحالہ ان لاشوں کا پتہ چل جانا ہے اور اس کے بعد جان ڈیو کے آدمیوں نے واقعی پاگل کتوں کی طرح ہمارا پیچھا شروع کر دینا ہے"...... صفدر نے اچانک بات بدلتے ہوئے کہا۔

"باہر رونالڈ کا ہیلی کاپٹر موجود ہے اور اس میں اتنی گنجائش موجود ہے کہ ہم سب اس میں سوار ہو کر ولنگٹن پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ہم آسانی سے ایکریمیا سے نکل سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ پھر آپ نے جان ڈیو سے خصوصی طور پر اس کے آدمیوں کو کیوں کال کرائی تھی"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"اس لئے کہ وہ فوراً یہاں نہ پہنچ جائیں کیونکہ ظاہر ہے یہاں سے ہی جان ڈیو نے انہیں کال کر کے مشن کے بارے میں ضروری ہدایات دینی تھیں اور کال نہ کرنے کی صورت میں ظاہر ہے انہوں نے یہاں کا

فوری رخ کرنا تھا اور بہرحال وہ بھی سیکرٹ ایجنٹ ہی ہوں گے چاہے سابقہ ہی سہی وہ ولنگٹن میں اپنے کسی گروپ کو ہمارے پیچھے لگوا سکتے تھے اور ایسے اندھیرے کے تیروں سے بچنا بھی نصیبوں کی بات رہ جاتی ہے اس لئے میں نے انہیں مطمئن کر دیا ہے ۔ اب وہ کل دوپہر سے پہلے حرکت میں نہ آسکیں گے اور اس دوران ہم بہرحال براعظم ایکریمیا سے نکل کر شمالی بحر اوقیانوس بھی کراس کر چکے ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے کہ خواتین ذہین افراد کو پسند نہیں کرتیں"...... صالحہ نے انتہائی متاثر ہو جانے والے لہجے میں اچانک کہا۔

"صفدر مجھ سے بھی زیادہ ذہین ہے۔ یقین نہ آئے تو بے شک پوچھ لو"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جب کہ صفدر کھسیانی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

ختم شد